A TEXT-BOOK OF

KHAT-I-SHIKAST

OR

MAKTOOBAT-I-AKHGAR

BY

Mohammad Tahir Faruqi, M. A.

Dabir-i-Kamil (Luck.); Fazil, Kamil, L. E. A. U. (Alld.)
H. P. A., Honours in Urdu (Panj.)
Professor of Urdu and Persian
Agra College, AGRA.

AND

Maulvi Sayed Tawakkul Husain Rizvi

AKHGAR-BILGRAMI

AGRA

Lakshmi Narain Agarwal

EDUCATIONAL PUBLISHER

Price As. -/10/-

دیباچہ

طرزِ تحریرِ اُردو

دیکھا جاتا ہے کہ اُردو عام طور پر دو طریقہ سے لکھی جاتی ہے (۱) نستعلیق (۲) خطِ شکست۔ نستعلیق تحریر کے معنی یہ ہیں کہ صاف صاف اور آہستہ آہستہ خوشخطی لکھی جاوے اور بلا کسی دقت کے نہایت آسانی کے ساتھ پڑھ لیجائے۔ جسقدر کتابیں چھپی ہوئی ملینگی وہ عام طور پر ایسی ہی خوشخط ملیں گی۔

شکستہ اس تحریر کو کہتے ہیں جو نستعلیق کی طرح نہ لکھی جاوے بلکہ جلد جلد گھسیٹواں لکھی جاوے اور پڑھنے میں بھی مشکل ہو۔ اس قسم کی تحریر میں عام طور پر دائرہ اور کھینچاوٹ کا سلسلہ زیادہ ہوتا ہے بوجہ عجلت بروقت تحریر دوائر کو پورا نہیں بناتے نہ نقاط کا کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جب تک اس کے پڑھنے کی کافی مشق نہ کیجاویگی ہرگز

ہرگز وہ پڑھنے میں نہیں آسکتی۔

فی زمانہ جسقدر عدالتی اور تجارتی وخانگی خطوط ودستاویزات وغیرہ لکھے جاتے ہیں وہ سب اسی تحریر میں ہوا کرتے ہیں۔

اصلی شان تحریر اور ہے اور بناوٹی اور ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ حقیقی تحریر طلباء کے سامنے پیش کیجاوے تاکہ انکی واقفیت میں اضافہ کا موجب ہو۔

کتاب ہذا صرف تحریر شکستہ کے متعلق ہے اور اس سے مدعا ومقصود صرف طلباء کو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے۔ اسلئے اسمیں صرف شکستہ ہی کے متعلق سارا بیان ہے۔

خط شکستہ کے متعلق چند ہدایات بھی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں جس سے طلبہ کو جن کو خط شکستہ کے استادوں نے اسکے لئے مقرر فرمایا ہے جو طلبہ کو بیحد مفید اور کارآمد ہونگی

احقر العباد

سید توکّل حسین آخگر بلگرامی عفی عنہٗ

فہرست مضامین کتاب ہذا

باب اوّل

خط شکست کی حروف تہجّی

ا ب س ج د ر ز س ش ص ط ع ف ق ک

ک گ م ر ل ام ن ی ہ و ہ لا ی ے

مفرد حروف کا بیان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ "الف" جب کسی لفظ کے شروع میں یا آخر آتا ہے تو نستعلیق میں اپنے سے بعد کے حرف سے ملاکر ہرگز نہیں لکھا جاتا۔ مگر خط شکست میں اسکو ملاکر لکھتے ہیں جیسے

آج احمد آدمی الحال وغیرہ

آج احمد آدمی الحال وغیرہ یہ نستعلیق ہیں:-

اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلا حرف د۔ ڈ۔ ذ۔ ر۔ ڑ۔ ز ژ۔ و ہوتا ہے تو نستعلیق میں ملاکر کبھی نہیں لکھا جاتا مگر شکستہ میں ان حروف سے بھی ملا دیتے ہیں جیسے

نستعلیق:- دادا - دوا- سزا- جدا وغیرہ

شکستہ:- دادا دوا سزا جدا وغیرہ

ہم شکل حروف

کچھ حرف ایسے ہیں جنکی صورتیں ایک سی ہیں مگر نقاط کے ردّ و بدل سے اُن میں فرق ہو جاتا ہے ایسے حروف کو ہم شکل یا متشابہ حروف کہتے ہیں:-

(۱) متشابہ کشش (۲) متشابہ دوائر- (۳) متشابہ بین الحال-

(۱) متشابہ کشش وہ حروف ہیں جن میں کشش کے اوصاف پائے جاویں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

ب پ ت ٹ ث

یہ حروف جب لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو مثل نستعلیق کے ملائے اور لکھے جاتے ہیں البتہ جب آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف "الف" ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں ملا کر لکھتے ہیں:- جیسے

شکستہ:- خباب باپ - ذات جواب

نستعلیق:- خباب باپ ذات جواب

(۲) ہمشکل دائرہ :۔ وہ حروف ہیں جن میں دائرہ کی صفت پائی جاوے اور وہ یہ ہیں جیسے

ج چ ح خ س ش ص ض ع غ

ان میں سے "ج چ ح خ" جب کسی لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف

ا۔ د۔ ر یا و ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر تحریر کرتے ہیں جیسے

شکستہ :۔ آج ۔ ہیچ ۔ شرح ۔ موج

نستعلیق۔ آج ہیچ شرح موج

باقی حروف کی صورتیں نستعلیق اور شکستہ دونوں میں خواہ وہ لفظ کے شروع یا درمیان

یا آخر میں آئیں۔ تبدیل نہیں ہوتی جیسے :۔

شکستہ :۔ آس ۔ آتش ۔ اشتہار ۔ اغراض

نستعلیق :۔ آس ۔ آتش ۔ اشتہار ۔ اغراض

(۳) متشابہ بین الحال :۔ وہ حروف کہلاتے ہیں جن میں نہ تو کشش کی صفت

پائی جاوے اور نہ دائرہ کی ط ظ ۔ د ۔ ڈ ۔ ذ ۔ ر ۔ ڑ ۔ ز ۔ ژ ۔

اِن میں سے د ۔ ڈ ۔ ذ جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے بعد کا حرف

ا ۔ ک ۔ گ ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ و ۔ یا ہ ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برعکس لکھتے ہیں جیسے

شکستہ :۔ دال ۔ ڈگری ۔ ذوق ۔ دم ۔ دنے

نستعلیق:- دال - ڈگری - دل - دم - دن -

اور جب لفظ کے آخر مین آتے ہیں تو شکستہ مین اکثر اپنے سے پہلے حرف سے ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- عدد - سود - مدد - آرد - داد

نستعلیق:- عدد سود مدد آرد داد

اور جب ان حروف کے اول یا آخر میں الف یا ی ہو تو اس طرح لکھتے ہیں جیسے:-

شکستہ:- ادا - شادی - دادی - بادی

نستعلیق:- ادا شادی دادی بادی

ر - ڑ - ز - ژ - یہ حروف لفظ کے شروع مین آتے ہیں یا درمیان ہیں یا آخر میں شکستہ مین عموماً اپنے سے بعد کے حرف ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے -

شکستہ:- دار - مزار - زیادہ - زار

نستعلیق:- دار مزار - زیادہ زار

ط - ظ - ان حروف کی شکل نستعلیق اور شکستہ دونوں مین ایک سی رہتی ہے البتہ جب ر یا د کے بیچ میں آتے ہیں تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- شرط - مضبوط - مشروط

نستعلیق:- شرط مضبوط مشروط

ف ق ک گ

یہ حروف جہاں کہیں آتے ہیں تو شکستہ میں بھی مثل نستعلیق کے اپنی صورت الگ ظاہر کرتے ہیں سوائے ک بیانیہ کے کہ وہ شکستہ میں اس طرح بھی لکھا جاتا ہے

شکستہ :- فراق - صاف - عینک - یکایک - گرد

نستعلیق :- فراق صاف عینک یکایک گرد

ل م ن

جب لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف ا۔ د۔ یا و ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے :-

شکستہ :- خیال دل دم مضمون

نستعلیق :- خیال دل دم مضمون

و

یہ حرف نستعلیق اور شکستہ دونوں میں ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے البتہ اگر کسی لفظ میں حرف الف سے پہلے آتا ہے تو شکستہ میں ملا کر بھی لکھدیتے ہیں جیسے :-

شکستہ :- واجب واصل وارد

نستعلیق :- واجب واصل وارد

ہ

یہ حرف جب لفظ کے آخر مین آتا ہے تو اس سے پہلا حرف د - ر - یا و ہوتا ہے
تو شکستہ مین اکثر ملا کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے :-

شکستہ :- گروہ - کمرہ - وہ - وغیرہ

نستعلیق :- گروہ کمرہ وہ وغیرہ

ی - ے

یائے معروف اور یائے مجہول شکستہ مین قریب قریب یکسان لکھے جاتے ہین جیسے

شکستہ :- شادی گرمی بادی سرائے

نستعلیق :- شادی گرمی بادی سرائے

الفاظ برائے مشق

رخ دل ڈر رہ اس - دو - دم رت فن

رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن

سچ جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

سچ جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

شام کام نام خشکی تری دال راج پاس شرق

شام کام نام خشکی تری دال راج پاس شرق

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

سراغ داغ حریص شریف بھوک دانگ ٹانگ

سراغ داغ حریص شریف بھوک دانگ ٹانگ

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

فقرات برائے مشق

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے — اُستاد کا ادب کرو — سبق خوب یاد کرو

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے — اُستاد کا ادب کرو — سبق خوب یاد کرو

کسرت بہت اچھا ہے — صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے — کسیکو گالی نہ دو

کسرت بہت اچھا ہے — صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے — کسیکو گالی نہ دو

بڑوں کی عزت کرو — ماں باپ کا حکم مانو — صفائی سے رہنا اچھا ہے

بڑوں کی عزت کرو — ماں باپ کا حکم مانو — صفائی سے رہنا اچھا ہے

یہ غیر ممکن ہے — بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے — بہت ملائم لہجہ میں بولا کرو

یہ غیر ممکن ہے — بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے — بہت ملائم لہجہ میں بولا کرو

دولت بڑی تجارت ہے — دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہے — آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہیں

دولت بڑی تجارت ہے — دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہے — آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہیں

طرح طرح کے نقش و نگار ہیں — کہ شاید و باید — دریا کی سیر کرتے ہیں

طرح طرح کے نقش و نگار ہیں — کہ شاید و باید — دریا کی سیر کرتے ہیں

گزارش ہے — معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا

گزارش ہے — معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا۔

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

سال یا سنہ

سال عیسوی - یکم جنوری سے شروع ہوکر ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

سال عربی یا مسلمانی - یکم محرم سے شروع ہوکر ذی الحجہ کی آخر تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔

سال ہندی یا سمبت بکرمی چیت سدی پڑوا سے شروع ہوکر اگلے سال چیت میں اماوس کو ختم ہوتا ہے۔

سال حسابی - یکم اپریل سے شروع ہوکر ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

سال زراعتی - یکم جولائی سے شروع ہوکر ۳۰ جون کو ختم ہوتا ہے۔

سال فصلی - یکم اکتوبر سے ۳۰ ستمبر تک مانا جاتا ہے۔

رقوم

نمبر	[illegible]	نمبر	[illegible]	نمبر	[illegible]	نمبر	[illegible]	نمبر	[illegible]	نمبر	[illegible]
۱	[illegible]	۱۷	[illegible]	۳۳	[illegible]	۴۹	[illegible]	۶۵	[illegible]	۸۱	[illegible]
۲	[illegible]	۱۸	[illegible]	۳۴	[illegible]	۵۰	[illegible]	۶۶	[illegible]	۸۲	[illegible]
۳	[illegible]	۱۹	[illegible]	۳۵	[illegible]	۵۱	[illegible]	۶۷	[illegible]	۸۳	[illegible]
۴	[illegible]	۲۰	[illegible]	۳۶	[illegible]	۵۲	[illegible]	۶۸	[illegible]	۸۴	[illegible]
۵	[illegible]	۲۱	[illegible]	۳۷	[illegible]	۵۳	[illegible]	۶۹	[illegible]	۸۵	[illegible]
۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۳۸	[illegible]	۵۴	[illegible]	۷۰	[illegible]	۸۶	[illegible]
۷	[illegible]	۲۳	[illegible]	۳۹	[illegible]	۵۵	[illegible]	۷۱	[illegible]	۸۷	[illegible]
۸	[illegible]	۲۴	[illegible]	۴۰	[illegible]	۵۶	[illegible]	۷۲	[illegible]	۸۸	[illegible]
۹	[illegible]	۲۵	[illegible]	۴۱	[illegible]	۵۷	[illegible]	۷۳	[illegible]	۸۹	[illegible]
۱۰	[illegible]	۲۶	[illegible]	۴۲	[illegible]	۵۸	[illegible]	۷۴	[illegible]	۹۰ ۹۱	[illegible] [illegible]
۱۱	[illegible]	۲۷	[illegible]	۴۳	[illegible]	۵۹	[illegible]	۷۵	[illegible]	۹۲	[illegible]
۱۲	[illegible]	۲۸	[illegible]	۴۴	[illegible]	۶۰	[illegible]	۷۶	[illegible]	۹۳ ۹۴	[illegible] [illegible]
۱۳	[illegible]	۲۹	[illegible]	۴۵	[illegible]	۶۱	[illegible]	۷۷	[illegible]	۹۵ ۹۶	[illegible] [illegible]
۱۴	[illegible]	۳۰	[illegible]	۴۶	[illegible]	۶۲	[illegible]	۷۸	[illegible]	۹۷	[illegible]
۱۵	[illegible]	۳۱	[illegible]	۴۷	[illegible]	۶۳	[illegible]	۷۹	[illegible]	۹۸ ۹۹	[illegible] [illegible]
۱۶	[illegible]	۳۲	[illegible]	۴۸	[illegible]	۶۴	[illegible]	۸۰	[illegible]	۱۰۰	تمام

۲۰۰ = ماا	۲۰۰۰ = اعـــ///	۲۰۰۰۰ = عـــ///
۳۰۰ = سا	۳۰۰۰ = سمـــ///	۳۰۰۰۰ = ســـ///
۴۰۰ = اما	۴۰۰۰ = للعمـــ///	۴۰۰۰۰ = للعـــ///
۵۰۰ = صما	۵۰۰۰ = صمـــ///	۵۰۰۰۰ = صـــ///
۶۰۰ = سام	۶۰۰۰ = سمـــ///	۶۰۰۰۰ = ـــ///
۷۰۰ = لما	۷۰۰۰ = معمـــ///	۷۰۰۰۰ = معـــ///
۸۰۰ = لما	۸۰۰۰ = ـــ///	۸۰۰۰۰ = لـــ///
۹۰۰ = لعما	۹۰۰۰ = لعمـــ///	۹۰۰۰۰ = لعـــ///
۱۰۰۰ = الســـ	۱۰۰۰۰ = عـــ///	۱۰۰۰۰۰ = یک لاکھ

نوٹ:- ایک پیسہ ـــ/ ۲ پیسہ ۔/ ۳ پیسہ ـــ/

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی رقم معہ روپیہ آنہ پائی لکھنا ہو تو روپیوں کو تو رقم میں اور آنہ پائی کو ہندسوں میں لکھتے ہیں جیسے تمسکہ بارہ روپیہ پانچ آنہ نو پائی لکھنا ہیں تو اسطرح لکھنا چاہیئے

عـــ/ ۹/۵ یا عـــ/ ۵/۹

چند مثالیں بغرض ذہن نشین ہونے درج کیجاتی ہیں

پندرہ روپیہ چھ آنہ چھ پائی — ۶/۶ یا عـــ/ ۶۰

گیارہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی	لعہ ۱۱ر۳	یا	لعہ ۱۱ر
چوراسی روپیہ تیرہ آنہ تین پائی =	للعلہ ۱۳ر۳	یا	للعلہ ۱۳ر
دوسو پچاس روپیہ چار آنہ ۹ پائی =	مالہ ۹	یا	مالہ
چار سو ترانوے روپیہ دو آنہ چھ پائی =	اماللعہ ۲ر۶	یا	اماللعہ ۲ر

گز اور گرہ

گز اور گرہ کی تعداد بھی رقم مین ہی تحریر کیجاتی ہے البتہ گز کی تمیز کے لئے رقم کیساتھ (درعہ) اور گرہ کی تمیز کے لئے عندسہ کے ساتھ (+) یہ نشان بنا دیتے ہیں جیسے۔

للعہ درعہ	سے درعہ
+ ۵	+ ۴

بیگہ - بسوہ - وغیرہ

بیگہ۔ بسوہ۔ بسوانسی وغیرہ کی تعداد بھی رقم مین ظاہر کی جاتی ہے مگر بیگہ کے لئے آخرین (سے) موڑنے کے بجائے (گہ) علامت بیگھہ بناتے ہیں۔ بسوہ بسوانسی وغیرہ کی تعداد عندسہ کے بعد لفظ بسوہ۔ بسوانسی۔ لکھہ دیتے ہیں جیسے۔

عگہ	دعگہ
۶ بسوہ	۳ بسوہ

اکائی کی تعداد تک بیگھہ اس طرح لکھتے ہین

لہ سابا ؁ ۲ سے ۳ للعہ ۴ ۵ سے ۶ معہ ۸ لعہ ۹

من - سیر - چھٹانک وغیرہ

اکائی کی تعداد یعنی ۹ من تک رقم کے ساتھ لفظ من لکھتے ہیں جیسے ۲ من ۵ من وغیرہ اس کے بعد رقم کے آخر میں موڑنے کے بجائے (عـ) یہ نشان بنا دیتے ہیں جیسے عـ ۱۰ عـ ۲۰ - عـ ۵۰ وغیرہ

سیر کے لئے ہندسہ کے ساتھ لفظ سیر یا یہ نشان (۱/) بناتے ہیں جیسے ۲ من ۱۰ سیر ۲ من ۱۰/۱ وغیرہ -

آدھی چھٹانک سے تین پاؤ تک اسطرح لکھتے ہیں -

آدھی چھٹانک	ر/	سوا پاؤ =	۔ر/
ایک چھٹانک	رر/	ڈیڑھ پاؤ =	۔ر/
دو چھٹانک یا آدھ پاؤ	۔/	آدھ سیر =	۸/
ڈھائی چھٹانک	ررر/	ڈھائی پاؤ =	۸ر/
تین چھٹانک	۔ررر/	تین پاؤ =	۱۲/
چار چھٹانک یا پاؤ بھی	۔/	ساڑھے تین پاؤ =	۱۴ پاؤ
		ایک سیر =	۱ تا ر

ایک رتی ۔ ایک ماشہ ۔ ایک شاشہ ۔ ایک تولہ ۔ ایک تولہ

نوٹ :- حکما کے یہاں ستی کو سرخ کہتے ہیں بہ موجب لفظ اوزان میں سرخ سے مراد رتی ہے

جدید طریقہ خطوط نویسی

خط کو مکتوب اور لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جائے اوسے مکتوب الیہ
کہتے ہیں۔ خط کے شروع میں جو عبارت مثلاً میرے قبلہ و کعبہ یا پیارے رحمت۔ برادر عزیز وغیرہ
مکتوب الیہ کا رتبہ یا درجہ ظاہر کرنے کے لئے لکھے جاتے ہیں بالکل القاب اور اسکے بعد جو الفاظ مثلاً
السلام عرض ہے تسلیم۔ دعا لکھتے ہیں اس کو آداب کہتے ہیں

ہدایات ضروری

(۱) جو وقت خط لکھنے بیٹھو تو سب سے پہلے کاغذ یا کارڈ (جس پر خط لکھنا ہو) کی داہنی سر پر
سب سے اوپر اس مقام کا نام جہاں سے تم خط لکھ رہے ہو اور بائیں سر پر تاریخ تحریر، ماہ و سنہ لکھو جیسے

۱۲ جون ۱۹۳۲ء

اله آباد

(۲) مکتوب الیہ کے درجہ یا رشتہ کے مطابق مختصر القاب و آداب لکھو۔

(۳) القاب و آداب لکھنے کے بعد جو کچھ تم کو لکھنا ہو وہ نہایت مختصر عام فہم اور جامع
عبارت میں لکھو۔ خطوط نویسی کا اصلی جوہر یہی ہے کہ القاب اور عبارت کو طول نہ ہو۔

(۴) اس بات کا خاص لحاظ رکھو کہ تمام عبارت مکتوب الیہ کے درجہ کے مطابق ہو ایسا نہ ہو کہیں وہ الفاظ
استعمال ہوں جو بڑوں کو لکھتے ہیں وہ کہیں ایسے جو چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔

(۵) اگر ایک خط میں کئی باتیں لکھنی ہوں تو ایک ایک نمبر ڈال کر لکھو تاکہ ہر بات جدا سمجھ میں آجائے

(۶) اگر کسی خط کے جواب میں خط لکھنا ہو تو آئے ہوئے خط کو سامنے رکھ کر لکھو تاکہ کوئی بات جواب لکھنے سے نہ رہ جاوے۔ خط کے خاتمہ پر اپنا نام لکھو۔

(۷) اس بات کا خیال رکھو کہ خط میں کاٹ چھانٹ نہ ہو اور خوشخط لکھا جاوے خوشنویسی ایک ایسا آلہ ہے جو دل کو خواہ مخواہ اپنی جانب مائل کر لیتا ہے۔

باب دوم

نقشہ القاب و آداب

بڑوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
باپ کو	جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلکم	بعد القاب عرض یہ ہے
دادا یا نانا کو	قبلہ کونین و کعبہ دارین دام مجدکم	〃 〃
چچا۔ تایا۔ ماموں۔	معظمی و مکرمی جناب چچا صاحب یا تایا صاحب یا	〃 〃
خالو کو	ماموں صاحب یا خالو صاحب مدظلہ	〃 〃
بڑی بھابی یا بڑی سالی یا	برائے تسلیم ہمشیرہ سلمہا۔	〃 〃
بڑی پھوپھی کو	الطاف مکرمہ سلامت	〃 〃
استاد۔ ماسٹر۔ پیر	منبع کمالات جامع فیوضات جناب مولوی صاحب	〃 〃

آداب	القاب	نام رشتہ
" "	ماسٹر صاحب زید فیضکم - پیر و مرشد فیض ضمیر [illegible]	گرو کو -
" "	جناب زبدۃ الحسب صاحب قبلہ دام فیضکم	ہمدست جن کو
تسلیمات خاکسار کا سلام قبول فرمائیے	ملاذی و مربی نعمت سلامت	آقا کو
تسلیم - مزاج شریف	مخدوم بندہ - جناب والا	کسی بڑے معزز آدمی کو
بعد تسلیم عرض پرداز ہوں	مخدومہ مکرمہ جنابہ صاحبہ دامت مد ظلہا	ماں بہن تائی چچی یا پھوپھی خالہ وغیرہ کو
بعد آداب شوق عرض پرداز ہوں	جنابہ ہمشیرہ صاحبہ دام محبتکم	بڑی بہن یا سالی کو
	برابر والوں کو	
تسلیم	بھائی صاحب	بھائی سالے یا ساڑھو کو
تسلیم	میرے پیارے دوست - مکرم بندہ - مشفق من - شفیق بندہ	دوست کو
تسلیم	ہمشیرہ صاحبہ - پیاری عزیز بہن	بہن یا سالی کو
خدا آپ کو زندگی و سلامت رکھے	میرے سرتاج میرے مالک	خاوند کو
اشتیاق ملاقات [illegible] معلوم کرو	محرم راز [illegible]	بیوی کو

چھوٹوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
بیٹے کو	نورِ چشم میرے سلمہ	دعائے ترقی عمر و دوام اقبال بعد معلوم ہو کہ
"	برخوردار میرے سلمہ	دعائے بعد
پوتے نواسے۔ بھتیجے بھانجے کو	میرے نورِ چشم نورِ نظر۔ لختِ جگر	بعد دعا معلوم ہو
چھوٹے بھائی کو	عزیز از جان میرے سلمہ	بعد دعائے درازیٔ عمر معلوم ہو
بیٹی۔ پوتی۔ نواسی بھانجی۔ بھتیجی وغیرہ کو	نورِ چشم سلمہا۔ پیاری بیٹی	خوش رہو۔ جیتی رہو
چھوٹی بہن یا چھوٹی سالی کو	ہمشیرہ عزیزہ سلمہا	خدا تم کو خوش رکھے

بڑوں کے نام خطوط

(۱) باپ کو

لکھنؤ

مئی ۱۹۳۷ء

جناب قبلہ گاہ صاحب دام ظلکم۔ آداب بندگی کے بعد عرض ہے کہ الحمد

امتحان کا نتیجہ سنا دیا گیا میں اپنی جماعت میں اول نمبر پاس ہوا۔ یہ سب آپ ہی کی دعاؤں کا اثر ہے میں ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں سے کل روانہ ہوں گا۔ اور ایک روز آگرہ میں خواجہ بشیر صاحب کے یہاں قیام کرتا ہوا ۱۸ تاریخ کو کسی وقت حاضر ہوں گا۔

جناب والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام۔ الحمد۔ بھائی بھتیجوں کو دعا پیار

آپ کا فرمانبردار بیٹا۔ سید آقا حسن

(۲) دادا کے نام

جونپور جنوری ۱۹۳۷ء

قبلہ مکرم و معظم جناب دادا صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم گذارش ہے کہ

والا نامہ عالی صادر ہو کر باعث مسرت و عزت افزائی ہوا جواباً گذارش ہے کہ

(۱) آپ کے سلسلہ علالت سے میں اور تمام عزیز متفکر ہیں پروردگار عالم جلد آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) موہن لال اوپر جو والد صاحب نے حکم دیا ہے اس کی نسبت والد صاحب کی رائے ہے کہ ان سے ایک دفعہ اور کہلا دیا جائے اگر وہ روپیہ دیدیں تو بہتر ہے ورنہ پھر ان پر دعویٰ کرا دیا جائے

(۳) میں نے رخصت کی درخواست دیدی ہے منظور ہو جانے پر حاضر ہوں گا۔ سب کو علی قدر مراتب سلام و دعا۔ بہنوں بھتیجوں کو دعا

آپ کا فرمانبردار۔ زین العابد

(۳) نانا کو

فتحپور سیکری آگرہ

۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

قبلہ و کعبہ جناب نانا صاحب دام ظلہم۔ آداب کے بعد عرض ہے کہ آپ کی
دعا سے میں امتحان میں پاس ہو گیا۔ اس سال دسویں میں آ گیا ہوں۔ لہذا
خاکسار کے واسطے کتب جو اس درجے کے لئے منظور ہیں جلد از جلد خرید فرما کر مرحمت
فرمائیے جائیں تاکہ اطمینان سے پڑھنے کی کوشش و محنت کر سکوں۔ فقط

آپ کا نواسہ سلام احمد شاد

(۴) چچا کو

بلگرام

۲۲ جون ۱۹۳۷ء

مخدوم و مکرم جناب چچا صاحب آداب کے بعد عرض کرتا ہوں کہ الہ آباد سے
بی۔ اے۔ کا نتیجہ آگیا۔ اس میں آپ یہ دیکھ کر الحمد للہ اول درجے میں پاس ہوں
ایک بجیدیت سے ہی سب کی طرف سے ہدیہ مبارکباد قبول فرمائیے اور مٹھائی بھیج دیجئے
دادی صاحبہ اور پھوپھی صاحبہ کو خدمت میں آداب کہئے۔ آپ کا بھتیجا حضور احمد

―――

(۵) خالو کو

سندیلہ — ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

مخدوم مکرم جناب خالو صاحب - آداب کے بعد عرض ہے کہ گرامی نامہ عالی صادر ہوا
انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ دسمبر کو شادی سے چار یوم قبل جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے پہونچ
جاؤں گا۔ جناب خالہ صاحبہ سلام قبول فرماویں اور بھائی و بہنوں کو دعائیں۔ آپ کا غلام ریاض الدین

(۶) ماموں کو

جناب ماموں صاحب قبلہ دام ظلہ

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے کہ جناب والدہ صاحبہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں اور آپ کے
دیدار کی زیادہ مشتاق ہیں لہذا آپ جلد تشریف لائیے اور ان کو اپنے دیدار سے مسرور فرمائیے
حیات بے ثبات کا کوئی اعتبار نہیں ناحق حسرت ان کے دل میں کیوں باقی رہے۔

والصفیہ آداب -

از خلیل آباد ۶ نومبر سنہ ۳۲ء

پھوپھا کو

بلگرام ضلع ہردوئی — ۱۸ مارچ سنہ ۳۶ء

جناب پھوپھا صاحب قبلہ دام ظلکم

بعد تسلیم و آرزوئے قدم بوسی کے التماس ہے کہ والا نامہ صادر ہوا۔
حالات سے آگاہی ہوئی میں جناب کے حکم کے مطابق عمل کروں گا کیونکہ مجھکو اپنے امتحان کا خیال ہے

اور ہر وقت اس خالق اکبر کے درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ اے رب اپنے فضل وکرم سے اپنی
میں بھی میاں کو سبق انہی کی طرف سے محنت کرتے ہیں کوئی کمی نہیں کرتے۔ غرض یہ ہے کہ سارا وقت
اسی میں لگا رہتا ہوں نہ خوشی کی پرواہ نہ غم کا خیال اسی سے ہی خوشی ہے۔ آپ بھی دعا
فرمائیے کہ اللہ میری محنت ٹھکانے لگے فقط زیادہ آداب۔

خاکسار علی خان سید حسین درجہ دہم

بڑے بھائی کے نام

کنڈال ۱۷ فروری ۳۲ء

برادر بلند و معظم زید کرم سلامت

السلام علیکم و نیاز۔ جس روز سے جناب والا تشریف لے گئے ہیں کوئی والا نامہ صادر نہیں ہوا اس سبب گھر والوں کو بہت فکر ہے کہ حال کیا ہے جناب مخدومہ والدہ صاحبہ کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ آج ایک ہفتہ ہوا الحمد للہ کہ کھانا تک نہیں کھایا طبیعت بگڑ گئی۔ ہیضہ ہر چہار جانب پھیلا ہوا ہے موت کا بازار گرم ہے لوہار اشہر قریب قریب خالی ہو گیا ہے اور روزانہ خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ امید ہے براہ کرم آپ حال سے فوراً بذریعہ تحریر بخیریت کی جلد اطلاع فرمائیں گے جناب ہمشیرہ صاحبہ آپکو بہت بہت دعا کہتی ہیں فقط

خاکسار عنایت حسین عفی عنہ

بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

بیٹے کو

الہ آباد — ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نورِ چشم سلمہٗ — دعا — تمہارا خط کچھ کل ملا۔ پڑھ کر سخت افسوس ہوا
تمہاری تندرستی کی خرابی کا سبب معلوم نہیں ہوتا اور کیا ہے۔ رات دن کتابوں کا کیڑا
ہونے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کھیل کے وقت شریک ہوا کرو۔ ورزش کا شغل
روزانہ رکھو۔ فٹ بال وغیرہ میں پوری پوری دلچسپی لو جس سے کھانا معقول طور پر
ہضم ہو جایا کرے۔ ذرا علاج کرنے کا ایک علاج ورزش ہے تم نے پڑھا ضرور ہو گا
لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سوتے وقت تم معمولاً صبح سیر
ضرور کیا کرو اور رات کو کھانا کم کھاؤ صبح کو پاخانہ صاف ہو جایا کرے کیونکہ تندرستی کا قیام ہر ایک
مسئلہ پر ہے۔ تعجب ہے کہ تندرستی ابھی نہیں ہے تو ابھی ہی لیکن لگے نہیں ہے۔ ایک شعر کہا
ہے ۔ تنگدستی اگر نہ ہو سالک ۔ تندرستی ہزار نعمت ہے

فقط والسلام

دعا گو غضنفر حسین

بھتیجے کو

دہرہ دون
۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

نور نظر سلمہ دعا۔ آج تمہارا خط ملا۔ ایک ٹیچر کا اور تمہاری قابلیت معلوم کرکے بیحد سرور ہوا۔ شاباش بیٹے شاباش۔ اچھے میری نصیحت پر خوب عمل کیا۔ ہونہار اور صالح نیک لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تم کو جلد از جلد بام ترقی پر پہنچا دے اور ایک دن مجھے اپنی زندگی کے زمانہ میں تم کو اعلیٰ عہدے پر دیکھنا نصیب ہو۔ زیادہ بجز دعا کے اور کیا تحریر کروں۔ فقط دعا۔

تمہارا چچا — سجاد حسین

نواسے کو

الٰہ آباد
۲۰ اگست ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہ

دعائیں لو۔ چند وسائل سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ فیروز آباد میں ہیضہ سخت جاری ہے۔ روزانہ ۱۵-۱۵ بیس بیس آدمی ضائع ہو رہے ہیں۔ لہٰذا تم دیکھتے ہی خط ہذا کے درخواست رخصت دیکر میرے پاس چلے آؤ۔ اگر زندگی رہی تو بہت پڑھ لکھ جاؤ گے۔ بہت ممکن ہے کہ اسکول بھی بند ہو گیا ہو۔ لیکن اگر ایسی صورت ہو تو سمجھ لینا کہ پھر درخواست وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ فقط زیادہ دعا۔

تمہارا نانا — ناظم حسین

چھوٹے بھائی کو

بریلی ۳ نومبر سنہ ۳۷ء

برادر عزیز سلمہٗ دعا۔ بموجب تمہاری تحریر میں بریلی پہونچا وہاں
خانصاحب کلکٹر بہادر سے ملا۔ خانصاحب نے نہایت تسلی آمیز جواب دیئے
اور فرمایا کہ آپ نے کیوں تکلیف کی مجھکو خود خیال تھا۔ آخر میں یہ طے فرمایا کہ
میں دو چار روز میں آپ کے واسطے تعیناتی کا مقام تجویز کروں گا۔ جہانتک
ہوگا آپکو وہی مقام پر بھیجوں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ غرضکہ جب صاحب موصوف
نے مجھکو ہر طرح پر مطمئن کر دیا۔ تو وہاں سے واپس آیا۔ اطلاعاً تمکو تحریر کرتا ہوں

زیادہ دعا۔ تمہارا بھائی آل رضا

چھوٹی بہن کو

بدایوں ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

ہمشیرہ عزیز سلمہا اللہ تعالیٰ دعا۔ تم نے مجھ سے چلتے وقت وعدہ کیا تھا کہ
میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس بدایوں سے پہونچوں گی مگر افسوس کہ تم تحریر کرتی
ہو۔ سال تمام ہوا لیکن خالہ والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ بہت انتظار کرتی ہیں کیونکہ
کتنا زمانہ ہو گیا تمکو دیکھے ہوئے اگر تم آجاؤ گی تو سب لوگ بہت خوش ہونگے

تبدیل آب و ہوا میں رہے اب اس وقت یہاں سخت گرمی پڑتی ہے اور
وہاں کیا کیا رہنا۔ خصوصیت کے ساتھ صبح و شام تو وہ لطف رہتا ہے جو کہ بیان سے باہر
ہے لہذا تم تاریخ آمد سے فی الفور مطلع کرو تاکہ ساتھ لیکر تم کو چلیں ورنہ ہم لوگ
لوگ انتظار تمہاری رہی نبیتی تک چلے جاویں گے بچوں کو دعا پیار

دعاگو - قاسم رضا

شاکرہ کو

لاں ریلی

۲۴ - جولائی ۱۹۳۶ء

عزیزم سلطان میاں کو دعا میں تم کو اطلاع دیتا ہوں کہ اب ہم لوگ
۳۱ جولائی کو روانہ ہونگے صبح دم وقت اعظم گڑھ پہونچینگے لہذا تمہارا
سید صاحب القدر کا نام لیا جاتا ہے اس سرکاری لیکن خود ملتفت ہیں لہذا تم آ جانا اور مکان کی کنجی
کنجی بابو پیاری لال سکنڈ ماسٹر پاس ہے لیکن بلوا کے مزدور لیکر صاف
کرا دینا۔ امید کہ کوئی چیز ضائع نہ ہوئی ہوگی تمہاری موجودگی ہر وقت ضرورت ہے
میں امید کرتا ہوں کہ جملہ کام مطابق تحریر اپنی سالوں منشی کا ہو گیا ہوگا

فقط والسلام

دعاگو

سید شوکت حسین

خطوط برابر والوں کے نام

(۱)

پیلی بھیت — ۲ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

مہربانم — سلام و شوق — شفقت نامہ نے ورود فرمایا جس کا شکر
گذار ہوں نور چشم سلمہ کے متعلق میری کیا تجویز ہو سکتی ہے۔ آپ بہتر رائے قائم
کر سکتے ہیں کیونکہ آپ وقت کے طرز عمل کو دیکھ کر نتیجہ صحیح صحیح نکال سکتے ہیں
نجار کا کام واقعی بہتر کام ہے ہر وقت جاری آپ پاس مصدق حسین اور بھی
ہاتھ میں رہتا ہے بلکہ یوں کہئے اس دستکار عجیب و غریب چیز ہے۔ اگر نور چشم کی طبیعت
اس طرف مائل نہیں ہے تو وہ جو کام آپ چاہیں بخوشی کر سکتے ہیں اور اسی طرف آپ جس توجہ
فرمائیں بقیہ گفتگو بروقت ملاقات انشاء اللہ بشرط یاد دلیکم فقط والسلام

نیاز کیش — سید عبد الحسین

(۲)

پیہانی — ۲۷ جون سنہ ۱۹۳۷ء

عنایت کرم فرمائے بزرگ سید صاحب۔ سلام و شوق و اشتیاق ملاقات
مزاج مبارک۔ آپ کے احسانات اور عنایات کا میں کس زبان سے شکریہ ادا
کروں یہ آپ کی سچی محبت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں
جو کسی بیکس کے وقت باپ سے بھی بڑھ کے اور کسی یتیم کے اوپر دست شفقت رکھ کر

بلکہ کہیں کہیں نیا ذوق - الا یہ کہ جناب مجھے کو پایا - آپ کی تعلیم نے اُن کی قابلیت و لیاقت
میں چار چاند لگا دیے تو یہ سچ ہے کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے مجھ فقیر کو اس قابل بنا دیا اور
چار پیسے کا دیا ہیں تو نہیں لیکن تو رحم تمام عمر آپ کو دُعا دیتا رہیگا فقط
والسلام - نیاز مند - سرفراز حسین عفی عنہ

(۳)

بلیا
۱۵ جولائی ۳۲ء

کرم فرمائے بندہ جناب مجالی لائق سنگھ صاحب زاد لطفہ - السلام علیکم
عرض ہے کہ [illegible] محبت نامہ وصول ہوا - آپ کی تشریف آوری اور میری عدم موجودگی سے بہت ہی رنج
مجھکو ملال ہے کہ [illegible] میرا آپکا کرم اور خادم کی سعادت مندی الٰہی میں ہے
اور مجھ سے زیادہ آپ خدمت گذار ہیں وقت صرف کی آپ کی تحریر سے
مجھکو بہت بڑی خوشی ہوئی اور ان کا رکھنا بہت مطلوب ہے بھلا اس
سمجھ کام [illegible] واسطے جناب کی تشریف لانا صرف ایک شخص ملازم کا نہ تھا بھلا مجھکو
ان معاملے میں کیا عذر ہو سکتا تھا یہ رسم تھی پہلا درجہ نہیں ہے جس کا کسی اور پتہ
لیکن [illegible] اسم میں جن جی اُستاد ضرور ہی تھوڑا لاگ ہے تو مطلع فرمائیے
لگ جائے گی مجھے ہو سکے تو حاضری دی گئی ہے سیتا پور کی خدمت اور سن زیادہ کیجئے گا والسلام
نیاز مند - ثاقب [illegible]

شوہر کی طرف سے بیوی

میرٹھ — ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

عصمت مآب بی بی دام عصمتہا - اشتیاق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ حسب تحریر تمہارے مبلغ بیس روپیہ بغرض اخراجات خانگی روانہ ہیں حالات خیریت و رسید مبلغ سے مطلع کرو۔ آئندہ ماہ میں برسات شروع ہے ترتیب برسات وغیرہ کے واسطے اور خرچ روانہ کرونگا - حتی الامکان اپنے مکان کی مرمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھنا ایسا نہ ہو کہ تساہل و تغافل سے کام لیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خود کو سخت تکلیف ہوگی اور مکان تلف ہو جائیگا گھر کی خیریت اور ضرورت ہو تو فوراً لکھنا میں بھیج دونگا بچوں کی تعلیم کی طرف سے غفلت نہ کرنا اگر ممکن ہوا تو میں دسہرہ کی تعطیل میں آؤنگا فقط

راقم سید لطیف الحسن

بیوی کی طرف سے شوہر کو

جونپور — ۵ اگست سنہ ۳۷ء

مخدوم و مطاع دام الطافکم - بعد تمنائے حصول ملاقات و اشتیاق واضح ہو کہ میں بخیریت ہوں آپ کی خیر و عافیت خدا سے خواستگار ہوں۔ زمانہ عید الفطر عنقریب ہے آپ نے قبل عید تشریف لانے کی بابت تحریر فرمایا تھا لہذا حسب تحریر ضرور عید میں تشریف لائیے

اور کم از کم ایک تھان گلبدن کے اور کچھ عدد کپڑے برائے حصہ بیٹہ و دیگر حفیظ پاپوش ضرور ہمراہ لائیے گا اگر جناب عیدین میں تشریف نہ لاوینگے تو مجھکو بیحد ملال ہوگا فقط زیادہ شوق ملاقات

عریضہ شفیقۃ النساء

حکیم کے نام

جونپور

۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ارسطوئے زمن جناب حکیم صاحب قبلہ زاد عنایتکم

تسلیم۔ مزاج شریف۔ نور چشم الطاف حسین کے لئے جو نسخہ جناب نے تجویز فرمایا تھا وہ روزانہ دیا جاتا ہے لیکن مرض میں سر مو تفاوت نہیں ہے بلکہ ضعف اور زیادہ ہوتا جاتا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ میں مریض کو تیسرے روز دیکھ لیا کرونگا چنانچہ حسب الحکم جناب سواری کسی دن پر آج تین روز سے برابر جاتی ہے اور برابر خالی واپس آتی ہے سخت پریشانی ہے اور کیا کیا جاوے مجبوراً یہ خط رفیق ملازم کے بدست بھیجا جاتا ہے امید فرمائیگا جناب اسکے ہمراہ تشریف لاویں والسلام۔ خادم ازلی۔ سید فرزند علی

میر صاحب یا سید صاحب کے نام

غازی آباد

۴ نومبر سنہ ۳۵ء

مکرم فرمائے بندہ میر زمان جناب میر صاحب زاد لطفکم۔ تسلیم۔ مزاج شریف بخیر جناب

۲ رمضان ہو رمضان ۱۳۵۱ھ تک کوئی خط نہیں آیا روزانہ انتظار میں گذرتا مگر آج خدا خدا کر کے یوسف میں سے خط آیا کھولکر پڑھا تو جان کو جان آئی کہ اس قدر سستی ہوئی کہ حال جو کچھ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کا ہونا لازمی امر ہو گیا یہ آپ کی کوشش اور دعا کا باعث ہے حضرت مولوی صاحب قبلہ کو کہیں یہ خبر کے سنا دیجئے۔ کام باقی یہاں ہے اس طرح خیریت ہے

فقط والسلام

نیاز مند۔ عبد الحسین

خطوط ملازمین کے نام

ضلعدار کو

۲ جولائی ۱۹۳۷ء

سلامت

بلاکی منت زمین صاحب سلیم۔ آپ نے اول وقت پر نہ تو کاشتکاروں میں غلہ ہر روانہ کیا اور نہ روپیہ اس غیر معمولی تاخیر کا سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اسلئے تم کو لازم ہے کہ فی الفور غلہ اور روپیہ روانہ کرو اور جملہ حالات سے بواپسی مطلع کرو۔ عارف شہنشاہ حسین

خدمتگار کو

۶ جولائی ۱۹۳۶ء

خیر دین

میاں الٰہی بخش۔ تم اس وقت تک کہاں غائب ہو گئے ہو کہ ابتک واپس نہیں آئے حالانکہ بر وقت

روانگی تاکید کردی گئی تھی اگر ایک ہفتہ سے زائد نہ رخصت میں اضافہ تاریخ ماہ حال کو فیض آباد جاؤ گے اور تمکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا اسلئے فی الفور تمکو لکھنؤ میں میرے پاس پہونچ جانا چاہیے ورنہ تکلیف ہوگا تم ہو اور حسینی

باب سویم

شادی کے خطوط

(۱) رقعہ بتقریب شرکت دعوت ولیمہ

مخدوم بندہ
تسلیم

بتقریب شادی خانہ آبادی برخوردار سید آغا حسین سلمہٗ جناب عالی الطاف کریمانہ سے متوقع ہوں کہ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۶ء بوقت نو بجے صبح شرکت دعوت ولیمہ سے مجھے ممنون فرمائیں گے فقط والسلام

نیازمند سید شوکت حسین بلگرام ضلع ہردوئی

(۲) رقعہ شرکت رسومات شادی

مکرمی تسلیم۔ خدا کے فضل و کرم سے برخوردار نور الابصار سید اظہار حسینی سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء قرار پائی ہے بارات بہ دولتخانہ جناب سید ضیاء الحسین صاحب سب جج رئیس قصبہ سانڈی ہمراہی جاویگی چونکہ شادی زیب و زینت عزیزوں کی شرکت سے ہوتی ہے لہذا مستدعی ہوں کہ بروز مذکور بارات میں تشریف لاکر شرکت فرماکے بندہ کو ممنون فرمائیں گے۔

نیازکیش۔ سید اکبر حسین۔

(۳۱) رقعہ دعوت تقریب تولد فرزند

مکرم بندہ ۔ تسلیم ۔ میرے واسطے بڑی مسرت کا باعث ہوگا اگر جناب والا از راہ کرم آج شام کو غریب خانہ پر تشریف لا کر تقریب تولد فرزند میں شرکت فرمائیں ۔ فقط

الراقم خالق داد حسین عفت منزل بلگرام

کاروباری خط و کتابت

(۱) کسی دکاندار سے کوئی چیز منگانے یا کسی حساب و کتاب کی بابت جو خط و کتابت کی جاتی ہے اسے کاروباری خط و کتابت کہتے ہیں ۔

(۲) کسی چیز منگانے کے لئے دکاندار کو جو خط لکھتے ہیں اسے آرڈر یا فرمائش کہتے ہیں ۔

(۳) دکانداروں کو وہ القاب و آداب لکھتے ہیں جو برابر والوں کو لکھا کرتے ہیں ۔

جناب من ۔ تسلیم   ۲ مہربان من ۔ تسلیم   ۳ مکرم بندہ ۔ تسلیم

نمونے کے خطوط

کسی سوداگر کے نام

دریا کیول رتن لال الکحول ... ضلع آگرہ

۱۲ اگست ۱۹۳۷ء

جناب من ۔ تسلیم ۔ مہربانی فرما کر حسب ذیل کتب بذریعہ ڈاک خانہ بصیغہ وی پی

پارسل سے بھیجکر مشکور فرمائیے ۔ عین نوازش ہوگی ۔

لغات اردو حصہ چہارم یک جلد

جغرافیہ ہندوستان مصنفہ بابو آتما رام صاحب یک جلد

خط شکست مرتبہ سید توکل حسین یک جلد

نیاز کیش ۔ [illegible] خاں متعلم درجہ ہفتم

کسی اخبار کے منیجر کے نام

اسلامیہ اسکول اعتماد پور

۱۰ر اگست ۱۹۳۷ء

محترم ۔ تسلیم ۔ مہربانی فرما کر اخبار "غنچہ" ایک سال کے واسطے میرے نام جاری فرما دیجئے اور چندہ بذریعہ وی پی وصول فرمائیے ۔

نیاز مند محمد عثمان خاں طالب العلم درجہ چہارم

فرمائش آرڈر

اعظم گڑھ

۲۲ر جولائی ۳۷ء

جناب منیجر صاحب [illegible] لکھنؤ

تسلیم ۔ حسب ذیل سامان مطابق آرڈر منسلکہ براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ مال گاڑی روانہ فرما کر ممنون فرمائیے ۔ پیکنگ کا خاص لحاظ رکھا جائے ۔

پیشتر پیکنگ بھیڑ صاحب ان مع بعث یا مال خراب ہو گیا تھا جسکی اسی وقت آپکو ذریعہ رڈ
نمبری 876 مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۶ء اطلاع دیجا چکی ہے اسی آپکی
صورت در پیش نہ آئیگی فقط

تفصیل مال مطلوبہ

کاغذ سپر سفید 20x26	20 پونڈ	۱۰۰ رم	
کاغذ فلس کیپ پر چھاپہ	6 پونڈ	۱۰۰ رم	
" " "	8 "	۱۰۰ رم	
کاغذ البرٹ 10x22	10 "	۵۰ رم	
کاغذ بادامی 18x22	24 "	۱۰۰ رم	

راقم ظہور الحسنی
منیجر ظہور پریس چوک بازار اعظم گڈھ

جواب آرڈر

لکھنؤ ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

جناب منیجر صاحب ظہور پریس اعظم گڈھ زاد لطفہ
تسلیم حسب آرڈر آنجناب مال پیکنگ کرکے نہایت احتیاط سے روانہ کیا

روانہ کر دیا گیا ہے بلٹی بذریعہ بنک روانہ کی گئی ہے امید ہے آپ تحقیقات پر
اس کو جلد پہنچا دیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت زیادہ صرف ہو جانے سے
ہرجانہ لگ جائے گذشتہ ہدایات کا پورے طور پر اس بار لحاظ رکھا گیا ہے فقط
زیادہ والسلام ۔ نیاز مند گوپال کرشن نیجر پیپر ہاؤس

بل

یہ لفظ عام طور پر بولا جاتا ہے حقیقت میں یہ ایک انگریزی کا لفظ ہے جو اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فوراً معنی نکال لیتا ہے کہ کسی دوکاندار کا پرچہ طلب رقم کا ہو گا۔ اس پرچہ میں نیچے لکھے ہوئے خانہ جات ہوتے ہیں۔

بل بنام نواب سکندر مرزا صاحب بہادر

تاریخ ۲۵ر اگست ۳۶ء

تاریخ سپلائی خریداری	نام اشیاء	تعداد	شرح	کل قیمت
۱۲ر اگست ۳۵ء	دفتیہ ٹکٹ بک	۲	۲/ فی	۴/
"	گھڑیاں	چار	۱۲ر روپے	۴۸ روپے
۱۸ر ستمبر ۳۵ء	موٹر	۱	۲۰ روپے	۲۰ روپے
			ٹوٹل کل میزان	۷۲ روپے

حد اکبر پر ارا خراج شیٹ لکھنؤ امین آباد پارک کے

نوٹس یا اشتہار

یہ کاغذ وہ کہلاتا ہے جس میں سے موجودہ زمانہ میں تجارت کی فروغ دینے کے واسطے عوام میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ اس کاغذ میں کسی چیز کی تعریف اور اوصاف درج ہوتے ہیں جس چیز کو پھیلانا منظور ہوتا ہے۔ نوٹس یا اشتہار کا لکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے اس کے واسطے بلکہ اور مشق کی ضرورت ہے۔ خصوصاً امریکن ممالک مثلاً جرمنی یورپ وغیرہ کو اس میں کافی مہارت ہے اور انہیں وجوہ سے انھوں نے خاطر خواہ سرمایہ پیدا کیا۔ اس کاغذ کے نیچے اس چیز کے ملنے کا پتہ بھی تحریر ہوتا ہے۔ نیچے بطور نمونہ نوٹس تین طرح سے درج کئے جاتے ہیں۔

جوتہ چل گیا

لکھنؤ اور دھلی خاص مقامات دار السلطنت سے میں انہیں جوتہ چل جانا کچھ مشکل بات نہیں خصوصاً محکمہ پولیس اور اسکولوں میں۔ یعنی ہم نے بندوق مارکہ ایک جوتہ نہایت مضبوط اپنی فیکٹری سے نکالا ہے جو خود اپنی مثال ہے اس بات کا شرط خصوصیت یہ رکھی گئی ہے کہ ملازمین پولیس اور اسکولوں کے بچوں کے طالب علموں سے اس کی قیمت میں چھٹانک رعایت رکھی گئی ہے جوتہ ہر رنگ اور ہر سائز کا ملیگا ذیل پتہ سے ملاحظہ فرمایئے۔

		عوام سے	رعایتی قیمت
فل بوٹ	۷ و ۸ و ۹ نمبر	معہ	صہ
شوز	"	للعہ	۱۲؍
ڈربی	"	للعہ	۱۲؍
سلیپر	"	۱۲؍	۸؍ عام

آگرہ ھیڈ آفس ھے اور دھلی برانچ آفس ھے

راقم منیجر

آگرہ صدر بازار بندوق مارکہ فیکٹری

دھلی - چاندنی چوک بالمقابل بلی ماران برانچ

باغات اور ان کی زینت

اگر آپ اپنے باغات کو سرسبز و شاداب اور دل پسند بنانا چاہتے ہیں جن سے عجب سی تفریح و نظارہ ہو جاذب نظر اور جس سے آپ خاطر خواہ دولت بھی حاصل کر سکیں تو براہ مہربانی ہمارے کارخانہ سے پورا انتظام کر لیجئے اور جیسا چاہیے منافع حاصل کیجئے۔

نمونہ قلمی آئینہ	ترنج فی درخت	بمبئی	عہ
لنگڑا	عام	سفیدہ	عہ

بوتل ابتر	شتر فی ذخت	بوتل ابتر	شتر فی ذخت		
نمبر فی	عہ	تمتہ تھبت	۶ عام		
طوطا پری	للعمر	باکوشاہ پیند	ســـ ۴		
سپاہی والا	عہ				

ملک الموت واپس ہیضہ کے بیماروں کی جان بچ گئی

ہمالا تیار کردہ عرق ہیضہ کے بیماروں کے واسطے تریاق ہے صرف ایک بوند پیتے ہی بجلی کا سا کام کرتا ہے فوراً جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے بیتابی گھٹنے لگتی ہے۔ غرض یہ ہے اس کے استعمال سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں اور بیماروں نے ظرف سے بیچ بچا کر اس کے لئے آپ بھی فوراً ایک شیشی جس کی قیمت بمقابلہ جان کے کیا ہو سکتی ہے منگا لیجئے تا کہ تجربہ کیجیئے جس کا کم از کم بیچاس مریضوں کے لئے کافی ہو گی۔ خود فائدہ اٹھائیے اور اپنے اہل وطن کو دیجیئے۔ یہ کو اس مہلک مرض کے پنجہ سے بچائیے فقط

منیجر

حفاظت خانہ المتینی - بلیماران - دہلی

(اللہم)

عرضیاں

عرضی برائے معافی فیس

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول اعتماد پور دام اقبالہ

غریب پرور سلامت

جناب عالی گذارش حال فدوی نہایت غریب شخص ہے میری والدہ صرف عہ روپیہ ماہوار تحصیل ہذا سے چپراسی پاتی ہیں میرے گھر میں کل [illegible] شخص کھانے والے ہیں کسی طرح پر گذر بسر نہیں ہو سکتی ہے سخت تنگی ہے بدیں وجہ اگر خاکسار کی فیس معاف فرمائی جاوے تو عین مہربانی متصور ہو گی واجب عرض کیا گیا

فقط زیادہ حد ادب

عرضی
کمترین [illegible] الدین خاں طالب علم درجہ ہفتم الف

تصدیق

جناب والا تصدیق کی جاتی ہے کہ درخواست تحریر [illegible] طالب علم صحیح درست ہے یہ شخص نہایت غریب ہے اگر اس کی فیس معاف کی جاوے تو خاکسار از حد ممنون ہوگا

نیاز علی خاں مدرس [illegible] مدرسہ مڈل بریلی

درخواست برائے رخصت

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول [illegible] دام اقبالہ

جناب عالی گذارش حال یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کی شادی [illegible] تاریخ [illegible]

روانہ ہو کر اور [illegible] میں نے بذریعہ [illegible] امتحان [illegible] مہربانی و غریب پرور

کمترین کو رخصت چھ یوم من ابتداء ۱۲/ اگست ۱۹۳۷ء لغایت ۱۷/ اگست ۱۹۳۷ء

بندہ کو عطا ہو [illegible] سے عطا فرمائی جاوے واجب عرض کیا فقط زیادہ حد ادب ۔

عرضی
کمترین نور الحسن طالب علم درجہ ششم ۹/ اگست ۱۹۳۷ء

عرضی بغرض ملازمت

بحضور جناب صاحب کلکٹر بہادر آگرہ دام اقبالہ

غریب پرور سلامت — جناب عالی گزارش ہے کہ فدوی ایک غریب شخص ہے

[illegible] سال حال میں امتحان [illegible] پاس کر لیا ہے

پیمائش وغیرہ کا کام بخوبی جانتا ہے اور [illegible] اپنے والد کے ساتھ کام انجام دیتا تھا

اس وقت معلوم ہوا ہے کہ موضع [illegible] کی جگہ خالی ہے قصبہ مذکور [illegible]

[illegible] حضور [illegible] بدین وجہ

کمترین کا تقرر [illegible] مطابق [illegible] مذکور پر فرمایا جاوے

[illegible] واجب عرض

کیا گیا فقط زیادہ حد ادب ۔

عرضی
فدوی [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ
نگر ضلع آگرہ — متصل قصبہ فتح پور سیکری

عرضی بغرض تعمیر دیوار جو لب سڑک واقع ہے

بحضور جناب ایگزیکٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ الگڑھ

غریب پرور سلامت

جناب عالی گذارش ہے کہ حال خدوی کا مکان نمبر ۱۸۷۲ واقعہ محلہ ۔۔۔ (حویلی خالصہ) شہر الگڑھ و عام سڑک پر واقع ہے جسکی دیوار بہت کمزور ہے جسکو گرا کر از سر نو تعمیر کرانا ہے لہذا نقشہ بنیاد تیار کرا کر ہمراہی موجود عرضی ہذا کے ہے ملاحظہ فرما لیا جاوے تاکہ آئندہ کسی قسم کی کوئی کاروائی متعلقہ دیوار باقی نہ رہے کیونکہ بسبب عجلت ضروری ہے بارش کا زمانہ سر پر آگیا ہے امید ہے کہ اس عرضی پر بہت جلد غور فرمایا جاوے گی۔

واجب عرض ہے

عرضی

سید ۔۔۔ حسین ۔۔۔ محلہ ۔۔۔ (حویلی خالصہ)

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء

خطوط پر پتہ لکھنے کا طریقہ

لفافہ پر عام طور پر اس طرح لکھتے ہیں سب سے پہلے سطر میں مقام کا نام ۔ ڈاکخانہ و تحصیل و ضلع وغیرہ کا نام اور دوسری سطر میں مکتوب الیہ کا نام وغیرہ جیسے۔

بمقام بھوکا دنے ضلع الگڑھ

بخدمت پنڈت تریبنی ۔۔۔ کے پہونچے

ڈاکخانہ کا پچھلا طریقہ اب تک رائج ہے اور اس طرح پتہ لکھے ہوئے خطوط تقسیم کرنے میں
ڈاک کو بہت دقت ہوتی ہے۔ پتہ لکھنے کا نیا طریقہ یہ ہے۔
پہلی سطر میں مکتوب الیہ کا نام اور دوسری سطر میں مقام و ڈاکخانہ ضلع وغیرہ لکھنا
چاہیے۔ اس کے متعلق جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم صوبہ متحدہ نے بذریعہ
مراسلہ نمبر   محکومہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۰ء خاص طور سے ہدایت جاری کی ہے۔ مدرسین کو لازم ہے
اردو کے پتہ لکھنے کا قاعدہ خاص طور پر طلباء کے ذہن نشین کر دیں تاکہ یہ دقت کم ہو جائے۔

"نمونہ پتہ لکھنے کا"

پوسٹ کارڈ

حال کے لکھنے کی جگہ بجانب ایسر	شر بخدمت جناب مولوی محمد حسین صاحب ناظم مجلہ نائب مدرس مدرسہ اسلامیہ ... آگرہ

خود نویس کارڈ

شر
عزیز از جان میاں سید محمد علی امام سلمہ اللہ تعالیٰ
محلہ ملانکہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

نمونہ رجسٹری لفافہ

۳ر شر
بخدمت شریف جناب تحصیلدار صاحب بہادر دام اقبالہ
تحصیل سندیلہ۔ ہردوئی

نمونہ رجسٹری لفافہ

۱ر | ۳ر

بخدمت شریف سید اشتیاق حسین صاحب زادہ

بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل

علی گڑھ

لفافہ کسی سوداگر کے نام

۱ر

مکرمی بابو لچھمی نرائن صاحب اگروال

بکسیلر و پبلیشر

کالج روڈ۔ آگرہ

عوض کم لفافہ

۱ر

مخدوم فیض گنجور جناب صاحب کلکٹر بہادر سلامہ اللہ تعالیٰ

آگرہ

بھگوتی پرشاد ولد امرت لال

قوم کائستھ ساکن اجمیر ضلع آگرہ

۱ر

بغرض ملاحظہ جناب منیجر صاحب دام لطفہ

رسالہ غنچہ

بجنور

رجسٹری فیس تین آنہ (۲ روپے) خط یا لفافہ پر یا پوسٹ ٹکٹ پر علاوہ اس کے کہ پوسٹ کارڈ یا لفافہ معمولی طور پر کسی کے پاس روانہ کیا جاوے تو احتیاطاً اس واسطے یہ بھی کہا جاتا ہے اور اکثر علیحدہ سادے کاغذ پر مکتوب الیہ کا پتہ لکھ کر جیسا کہ کارڈ یا لفافہ پر لکھا ہو اور وہ پیکٹ ٹکٹ لگا کر پوسٹ ماسٹر صاحب کو پیش کرتے ہیں وہ اپنی ڈاک خانہ کی مہر اس پتہ پر لگا کر دیتے ہیں جس سے یہ مطلب ہے کہ اس پتہ کے مطابق لفافہ یا کارڈ ڈاک خانہ میں چھوڑا گیا

باب چہارم
کاغذات پٹواری

یاد رکھنا چاہیے! کہ بموجب جدید قانون قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء قانونی اصطلاح میں جو زمین کاشت کی غرض سے استعمال کی جائے اسے آراضی اور اس کے مالک کو زمیندار اور جس شخص کو زمیندار آراضی کاشت کے لئے دے اسے **کاشتکار** کہتے ہیں۔ زمین کو کاشت کرنے کے عوض میں جو روپیہ کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے وہ **لگان** اور جو زمیندار گورنمنٹ کو دیتا ہے وہ **مالگذاری** کہلاتا ہے جو آراضی زمیندار اپنے ملازموں کے ذریعہ خود کاشت کراتا ہے وہ **سیر یا خود کاشت** کہلاتا ہے گاؤں کے اس حصہ کو جس کے کاغذات علیحدہ مرتب کئے جائیں اور مالگذاری کا اقرارنامہ بھی علیحدہ لکھا جائے **محال** کہتے ہیں گاؤں کے وہ حصہ دار جن کو گورنمنٹ اس غرض سے مقرر کرتی ہے کہ وہ دوسرے حصہ داروں سے

مالگذاری کا روپیہ وصول کر کے خزانہ میں داخل کرے نمبردار کہلاتا ہے ایک کاشتکار جتنی کھیت کاشت کرتا ہے وہ کل اس کی جوت کہلاتی ہے سرکار کی طرف سے ہر گاؤں میں ایک اہلکار مقرر ہوتا ہے جو کاغذات اراضیات کو حسب ضابطہ تیار رکھتا ہے پٹواری کہتے ہیں۔

تفصیل کاغذات پٹواری

پٹواری جو کاغذات تیار کرتا ہے روزمرہ کے زمینداران اور کاشتکاران کو کام آتے ہیں حسب ذیل ہیں۔ آرڈر ایک دوامی رجسٹر پچاس صفحہ کا ہوتا ہے جس میں پٹواری تمام احکامات و ہدایات متعلقہ قواعد کارروائی یا قواعد دوامی جو اس کو رجسٹرار قانونگو سے ملتے ہیں درج کرتا ہے۔

روزنامچہ:- فارم (پ) ۱ ایک صفحہ کا رجسٹر ہوتا ہے جس میں پٹواری روزانہ کام کی کیفیت لکھی جاتی ہے یہ ہر سال یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ جون کو بند ہوتا ہے اور ۱۳ اگست تک رجسٹرار قانونگو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

نمونہ شجرہ

۱۱۳ ۱۱۲ ۹۵ ۹۹ ۱۰۰
۱۰۱
۱۰۳ ۱۰۲
۱۱۱ مکانات مندر آبادی مسجد
۱۰۴ ۱۰۶
۱۱۰/۱
۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۵

خسرہ ۔ فارم ب ۳ ب کر سو ورق کا ایک جلد کشتوار رجسٹر ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً پٹواری تمام تبدیلیاں جو قطعوں کے شکل میں واقع ہوں اور دیگر تمام واقعات جو کھیتوں یا زراعت نقشہ جات جو تیار کرنے کیلئے درکار ہوں خانہ جات الف تا ۳ کا اندراج کشت اول سے پہلے کیا جاتا ہے اور کاشتکار رو سے و شکمی وغیرہ نام اور فصل خریف سے متعلق اندراجات گشت اول میں ہی اور فصل ربیع میں و فصل زائد کے اندراجات دوسری و تیسری گشت میں کئے جاتے ہیں خسرہ بہ ۳۰ ستمبر تک ختم کیا جاتا ہے اور ہر سال ایک سال پٹواری اپنے پاس رکھتا ہے اور دو سال بعد اسے الگ تحصیل رجسٹرار قانونگو کے دفتر میں داخل کر دیا جاتا ہے

خسرہ کا نمونہ

فارم (ب) نمونہ خسرہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رقبہ اجناسی									رقبہ فصلی		تفصیل آراضی غیر مزروعہ		
									خریف				ربیع			زائد				مطابق خانہ جات ملان خسرہ		
										رقبہ			رقبہ			رقبہ						
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳

زراعتی نقشہ جات جو خسرہ کے متعلق تیار کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں

(۱) نقشہ جنسوار خریف:- اس میں باجرہ - جوار - دہان - ارہر - ارہر - مونگ موٹھ وغیرہ اجناس خوردنی اور مونگ پھلی - سن - کپاس وغیرہ اجناس غیر خوردنی کی آبپاشی اور غیر آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے

(۲) نقشہ جنسوار ربیع:- اس میں گیہوں - جو - بیجڑ - چنا - مٹر - مسور وغیرہ اجناس خوردنی اور افیون - سرسوں - تمباکو - السی وغیرہ اجناس غیر خوردنی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے۔

(۳) نقشہ جنسوار زائد:- اس میں ترکاری اور پھل وغیرہ کی آبپاشی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے۔

(۴) نقشہ میلان خسرہ:- اس نقشہ میں خسرہ کی کل اندراجات کا میزان ہو جاتی ہے ہر قسم کا رقبہ صفحہ وار میزان سے درج ہوتی ہے اور پھر کل میزان کو اس نقشہ میں درج کر کے کل موضع کی میزان سے تیار کیے جاتے ہیں۔

(۵) فرد دورہ و سرحدہ جات:- فرد بموجب نقشہ ذیل تیار کر کے پٹواری خسرہ کے ساتھ چسپاں کرتے ہے۔

نوٹ - نقشہ فرد دورہ و سرحد کے جات کی صحیح نمونہ بموجب قانون کے جدید

قبضہ آراضی ایکٹ سنہ ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہے

کی بابت دیگر کیفیت سے کتابچہ میں جو نمونہ دیا گیا ہے وہ پرانا اور غلط ہے نمونہ یہ ہے

صحیح نمونہ نقشہ فرد تودہ وسرحدہ

نمبر شمار	نام تودے یا سرحد کے	نمبر ہائے خسرہ کے جنہیں یا جن کی مینڈ پر تودے یا سرحد واقع ہے	تشریح تودہ یا سرحد	سرحدی مواضعات	حالت تودے یا سرحد کی مع تاریخ معائنہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

سیاہہ

وہ کاغذ جس میں آمدنی و خرچ متعلقہ زمینداری حسب ضابطہ درج کی گئی ہے [illegible] حقیقی ہوتی ہیں حصہ اول ہے (فارم ۴ پ) میں کل لگان نقدی و جنسی جو زمیندار کو کاشتکار کرنے ہے بموجب دفعہ ۵۶ قانون مالگذاری واجب الادا ہو اور کل آمدنی سوائے کاشتکاری کے علاوہ کاشتکاری نسبت خودکاشت یا کاشتکاری حقدار قبضہ مستقل یا کاشتکار معافیدار کے لگان سے زمیندار کو [illegible] درج کیا جاتا ہے جبکہ لگان جنس [illegible] لیا جاتا ہے تو سیاہہ میں ابتداء اس کی نقد قیمت بھی لکھی ہوگا

حصہ دوم (فارم ا پ) میں خرچ لکھا جاتا جو زمیندار بابت مالگذاری یا دیگر اخراجات دیہی خواہ اپنے خواہ گورنمنٹ یا تیسرے فریق کو ادا کرتے ہیں

سیاہہ کا نمونہ

بموجب قانون قبضہ آراضی الکیٹ سن ۱۹۲۶ء صفحہ آئندہ پر درج ہے

	۷	[illegible]		حصہ اول [illegible]
	۸	[illegible]		
	۴	[illegible]		
	۵	[illegible]		
	۶	[illegible]		
	۳	[illegible]	[illegible]	
	۲	[illegible]		
	۱	[illegible]		
	۷	[illegible]		حصہ دوم [illegible]
	۸	[illegible]		
	۴	[illegible]		
	۵	[illegible]		
	۶	[illegible]		
	۳	[illegible]		
	۲	[illegible]		
	۱	[illegible]		

کھتونی جمعبندی

یہہ حصہ تمام اُن اشخاص سے متعلق ہے جو اراضی کا لگان خود کرتے ہیں یا اور کسی طرح حقیت کا استقرار رکھتے ہیں یہہ فارم (پ ۱۱) پر حسب نمونہ بموجب جدید قانون تیار کئے جاتے ہیں خانہ ہائے الف تا یہ - اسی کیفیت ہے جو خانہ ۷ اس لئے متعلق ہے جو کھتونی اور بقیہ خانہ جات جمعبندی سے ثبت ہیں

بموجب جدید قانون متعلقہ اراضی الکی ۱۳ سے ۱۹۲۶ء کھتونیاں تیار کی جاتی ہیں ایک تفصیل والی اور ایک مختصر -

مفصل کھتونی جمعبندی - جو کہ پہلی مختصر اور مفصل کھتونی سے تیار کی جاتی ہے اور اسی کے بعد تک جب کہ قانونگو کے پاس داخل کی ہی جاتی ہے -

مختصر کھتونی جمعبندی ہر سالانہ تیار کی جاتی ہے اور ہر سال ۱۳ اگست تک جب تک قانونگو کے پاس داخل کی جاتی ہے اس کا استقرار زمیندار اور قبضہ کار کی تفصیل وصول لگان سے بالکل واقع کرے جس سے درج ہوتا ہے

نوٹ :- کھتونی جمعبندی مفصل اور مختصر ایک ہی فارم پر تیار کی جاتی ہیں -

فارم (پ ۱۱)

نمونہ کھتونی جمعبندی

کھتونی											جمعبندی					
نمبر شمار	نام کاشتکار مع ولدیت و قومیت و سکونت	مدت کاشت	نمبران خسرہ	رقبہ		رقبہ غیر مزروعہ شامل جوت	لگان			لگان دیگر کھاتوں کا مع حوالہ کے	کل مطالبہ مع بقایا		وصولات		باقی قسط وار	[illegible]
				بیگہ دیہی	بیگہ بندوبستی یا ایکڑ		نقدی: قانونی مطالبہ	نقدی: زائد مطالبہ	جنسی: تعداد قیمت لگان جنسی		قسط و سنہ	مطالبہ قسطوار	تعداد	تاریخ وصول مع حوالہ رسید		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷

بہی کھاتہ جنس

یہ حصّہ جنسی لگان سے متعلق ہے جو فارم (پ ۱۳) پر تیار کیا جاتا ہے اور ہر سال ۳۱ مئی کو ختم کر کے ۱۳ اگست تک حصّہ قانون گو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

اس میں مع ان اراضی کا ثبت ہوتا ہے جو کم تر ہو یا جن کا لگان جنس لیا جاتا ہو جنسی لگان کی کل مقدار درج کیا جاتا ہے خواہ یہ لگان بٹائی یا بطریق کنکوت یا کسی اور طرح پر لیا جاتا ہو کنکوت کے وقت پٹواری موقعہ پر موجود رہتا ہے اور کنکوت کی قیمت کنکوت کرنے والوں کے تخمینہ کے بموجب اس حصّہ میں درج کرتا ہے اور کنکوت کرنے والوں کے دستخط کرا لیتا ہے

اسی طرح بٹائی کے وقت بھی موقعہ پر موجود رہتا ہے اور جو جنس بٹائی ہوتی جاتی ہے اس کا اندراج کرتا رہتا ہے۔

نمونہ بہی کھاتہ جنس

فارم ب

نمونہ بہی کھاتہ

									پیداوار			مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیے بشرح [illegible]			تخمینی قیمت مقدار مندرجہ خانہ ۱۵ کے			
نام گاؤں - تحصیل - ضلع	نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	رقبہ [illegible]	نام جنس	[illegible]	[illegible]	وزن کل پیداوار	[illegible]	وزن اناج [illegible]	[illegible]	[illegible] اناج	[illegible]	میزان	شرح [illegible]	قیمت	[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹

کھیوٹ

اس حصہ میں ایک محال کے مالکان کے نام درج ہوتے ہیں اور اس کے مالکان کی ملکیت کا رقبہ اور حقوق تشریح وغیرہ لکھی جاتی ہے تحصیلدار اور مرتہنان کے نام بھی معہ ان کی ملکیت کے رقبہ اور حقوق کی تشریح کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

ہر ایک محال کے لئے ایک علیحدہ کھیوٹ تیار کی جاتی ہے خواہ وہ محال مالگذاری کا ہو یا کلاً یا جزاً معافی کا ہو اور اگر کسی محال میں ۵۰ یا زیادہ مواضعات یا حصہ مواضعات شامل ہوں تو ہر ایک موضع یا حصہ ہائے کا ایک علیحدہ کھیوٹ تیار کیا جائے۔ پہلے چار خانوں کی خانہ پری سابقہ کھیوٹ سے کی جائے اور اس میں تمام رد و بدل جن کی اطلاع پٹواری کو گذشتہ سالوں میں رجسٹرار قانون گو سے ملی ہو شامل کئے جائیں۔

جدید کھیوٹ تیار ہونے پر جن رد و بدل کی اطلاع پٹواری کو سالانہ دیہاتی رجسٹرار قانون گو سے ملی ہو گی وہ خانہ جات (۵) لغایت (۷) میں پہلے خانہ جات (۸) لغایت (۱۰) میں دوسرے سال خانہ جات (۱۱) لغایت (۱۳) میں تیسرے سال اور خانہ جات (۱۴) لغایت (۱۶) میں چوتھے سال ختم ہونے پر لکھے جاتے ہیں اور جن خانوں میں کوئی اندراج نہ ہو گا ان کے سامنے سال ختم ہونے کی تاریخ لکھ کر خط کھینچ دیا جائے گا خانہ جات ۷، ۱۰، ۱۳ و ۱۶ میں صرف انھیں کھاتہ جات کی بابت جمع شدہ کا اندراج کیا جائے گا جن میں رد و بدل واقع ہوئے ہوں گے۔

کھیوٹ میں کوئی رد و بدل بغیر ہدایت رجسٹرار قانون گو کے نہ کیا جاوے گا اور ہر اندراج رد و بدل پر رجسٹرار قانون گو کے نام دستخط کئے جائیں گے۔

فارم پڑت چوسالہ — نمونہ کھیوٹ بموجب جدید قانون قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء — پیراگراف ۲۱۵

	نام تھوک و پٹی معہ نام نمبردار	۱
	نمبر شمار حصہ (کھاتہ)	۲
	تعداد حصہ معہ رقبہ و مالگذاری و ابواب	۳
	نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۴
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنے والے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۵
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۶
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار۔	۷
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۸
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو۔	۹
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۰
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۱
	نام منتقل الیہ معہ احوال داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو۔	۱۲
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۳
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۴
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۱۵
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۶
	کیفیت	۱۷

کھاتہ

چونکہ ایک کاشتکار معہ تمام کھیت جن کو وہ کاشت کرتا ہے عموماً پاس پاس نہیں ہوتے اور شجرہ میں تمام کھیتوں کے سلسلہ وار نمبر لگائے جاتے ہیں لہذا اس سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فلاں کاشتکار کے کھیت میں کس قدر نمبرات ہیں اور ایک کا کس قدر رقبہ ہے بہت دشوار ہے اس لئے کاشتکار کی کل ملکیت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کے خاص طور سے حقیقی میزان ایک جز تیار کی جاتی ہے جس کو کھاتہ کہتے ہیں ہر نمبر ایک کاشتکار کا نمبر جن کو وہ کاشت کرتا ہے معہ رقبہ کے ایک جگہ درج کئے جاتے ہیں۔

نمونہ کھاتہ

نمبر کھاتہ	نام کاشتکار معہ ولدیت و قومیت و سکونت	نمبر خسرہ	رقبہ	میزان
۸	دارکا ولد کھڑکا قوم اہیر ساکن دیہہ	۱۴ ۱۲ ۱۱۰	[illegible] بیگہ للعہ // مالہ // ۶ بسوہ	[illegible] بیگہ ۶ بسوہ
۹	سردار خان ولد حفیظ خان قوم پٹھان ساکن لفلہ	۸۲ ۹۳ ۱۷۷	بیگہ ۱۲ بسوہ بیگہ ۸ بسوہ معہ // ۳ بسوہ	بیگہ ۳ بسوہ

تعریف محال

لفظ محال سے مراد ہر رقبہ اراضی ہے جسکی مالگذاری علیحدہ تشخیص ہوئی ہو اور جسکی بابت کاغذات حقوق علیحدہ مرتب ہوئے ہوں الگ اقرار نامہ ادائی مالگذاری علیحدہ لیا جاوے یا وہ رقبہ اراضی ہے جسکی مالگذاری معاف کردی گئی ہو یا دخل اندازی معاف کر دی گئی ہو اور اسکے کاغذات حقوق علیحدہ مرتب ہوئے ہوں

(۲) محالوں کی اقسام اور ان کی تعریف

(۱) محال واحد جسکا ایک ہی مالک ہو۔

(۲) محال بالاشتراک جسمیں چند حصہ دار مالک ہوں اور اسکی اراضی تقسیم نہ ہو

(۳) محال پٹی داری مکمل جسکی کل اراضی حصہ داروں میں تقسیم ہو گئی ہو

(۴) محال پٹی داری غیر مکمل جسکی کچھ اراضی تقسیم شدہ ہو اور کچھ شاملات ہو

(۵) محال بھیاچارہ جسکے کل حصہ دار اپنی اپنی اراضیات مقبوضہ میں قابض و مالک ہوں لیکن محال تقسیم نہ ہو

(۳) نمبردار

نمبردار وہ حصہ دار ہوتا ہے جس سے بندوبست میں اقرار نامہ ادائی مالگذاری سرکار لیا جاتا ہے اور دیہات کی ترقی و اصلاح و مالگذاری سرکار کا ذمہ دار ہوتا ہے

(۴) زمیندار

زمیندار سے وہ شخص ہے جو اپنے حصہ آراضی مقبوضہ پر خود بذریعہ کسی یا حفاظت کے مالکانہ قابض ہو یا کاشتکاروں سے کاشت کرادے اور ان سے لگان وصول کرتا ہو اور اپنے حصہ میں آراضی مقبوضہ میں مالکانہ قسم کا حقیت انتقال بذریعہ وراثت یا رہن و بیع وغیرہ حاصل ہو

(۵) لگان سے مراد

لگان وہ ہے جو کوئی اسامی بابت آراضی کاشت یا باغ و تالاب و حقوق جیل ماہی جنگل ملحقہ وغیرہ استعمال پانی بغرض آبپاشی و سنگھاڑہ وغیرہ مثل مال کو اور کسی حقوق کے بابت نقد یا جنس کے طور پر ادا کرے

(۶) مالگذاری

مالگذاری وہ روپیہ ہے جو زمیندار اقساط معین پر خود یا بذریعہ نمبردار سرکار کو ادا کرے

(۷) لفظ جوت

جوت ایسی یا زائد قطعات آراضی کو کہتے ہیں جو الگ ہو پٹہ یا قرار داد علیحدہ یا کسی کے قبضہ میں ہو

(۸) صراحت لفظ سیر

سیر اس کو کہتے ہیں جو آراضی زمیندار بطور خود کاشت ہو کر کاشت سے بابر دیتے ہیں ہے جو

جس کی ہو یا وہ اراضی جو قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء بارہ برس تک مالکان اراضی نے خود جوتی
یا نوکروں سے مدد لے کر تینوں کے ساتھ کاشت کی آ رہا ہو۔ سیر وہ اراضی جو از روئے رواج دیہہ
بطور خاص جوت کسی حصہ دار کے تقسیم کر دی گئی ہو اور نسبت تقسیم یا الحاق کے حصہ داران سے
اسی طرح عمل میں آتا رہا ہو۔

تصحیح خود کاشت

خود کاشت وہ اراضی ہے جس کو زمیندار خود کاشت کرے یا کراوے اور وہ کاشت کم از کم ایک سال سے ہو

ٹھیکہ دار

ٹھیکہ دار وہ شخص ہے جو زمیندار سے کوئی اراضی کا کچھ معاوضہ دے کر کسی مدت کے لئے حق ملکیت حاصل کرے

معافی دار

معافی دار کہلاتا وہ شخص ہے جو بعوض لگان بذریعہ کسی خدمت یا بطور انعام کے کسی اراضی پر قابض ہو

کاشتکار یا اسامی

اسامی یا کاشتکار وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی اراضی بعوض لگان کے قابل الوصول ہو وے جو بہ اقسام
مندرجہ ذیل ہوتی ہیں۔

تقسیم اقسام کاشتکاران

(۱) کاشتکار حقدار۔ کاشتکار حقدار قبضہ مستقل اراضی کو کہتے ہیں جو

اضلاع ہندوستان کے اجزاء میں کوئی حق منتقل اور قابل انتقال الاراضی علاوہ ٹیبہ
معیاد مقررہ کسی اور طرح پیدا کرے ہندوستان میں برابر اسکے جو شرح پر چلا آتا ہو
جس کی حیثیت دہقانی سے مالک محال اور محال کے قابض ہو اور اسی شرح کا مستحق ہے

(۲) **اسامی شرح معین:** شرح معین وہ ہے جو کسی ضلع یا جز ضلع میں جہاں ہندوستان کے اجزا سے
ہو کسی الاراضی پر وقت ہندوستان کے ایک ہی شرح پر چلا آتا ہو
اور اسکو دخیلکاری کا اس شرح پر رہے

(۳) **کاشتکار ساقط الملکیت:** ساقط الملکیت وہ مالک الاراضی ہے جس کا
حق ملکیت بذریعہ نیلام یا بحکم عدالت یا بذریعہ دیوالی اس کے قبضہ سے منتقل ہو گیا ہو اور اسکا کل یا جز
منتقل ہو یا جس پر اس کو … انتقال اس کے ماشہ بارہ برس سے چلی آتی ہو
اس وجہ سے اسکو حق دخیلکاری حاصل ہے … الاراضی حاصل ہو یا حصہ زمین
محال منتقل نہ ہوئی ہو۔ اسامیان کہ ان کے مقابلہ میں اسامیان غیر دخیلکار … قرب و جوار کے
فی روپیہ ۴ آنہ کم ہو گا۔

(۴) **کاشتکار دخیلکار:** دخیلکار مورد … اس کاشتکار کو کہتے ہیں جو کسی الاراضی پر بارہ سال تک
برابر قابض لیکن بذریعہ پٹہ حسب ضابطہ زائد از سات سال یا بذریعہ ٹھیکہ دار یا بطور اسامی قابض ہو یا کسی
الاراضی سیر یا کسی الاراضی سرکار مثل … وغیرہ پر قبضہ نہ رکھتا ہو۔

(۵) **کاشتکار غیر دخیلکار:** کاشتکار غیر دخیلکار وہ ہے جسکی مدت کاشت بارہ
سال سے کم ہو۔

(۶) کاشتکار شکمی - شکمی کاشتکار وہ ہے جس کو آراضی کا قبضہ منجانب کسی اصل کاشتکار یا سیر زمیندار پر بغرض کاشت کے ملا ہو لیکن ایسے اسامی کاشتکار حقدار قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار کا ہو۔

(۷) پٹواری - پٹواری نوکر ہے زمینداروں اور کاشتکاروں کا محاسب ہوتا ہے اور ان کی تمامی کارروائی متعلق کاشت و زمینداری اپنے کاغذات میں درج کرتا ہے۔

باب پنجم

کاغذات نہری

کاشتکاری کا سب سے زیادہ ضروری جز پانی ہے اگر زراعت کو حسب ضرورت پانی نہ ملے تو خواہ زمین کیسی ہی زرخیز ہو اور تخم بھی کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو ہرگز خاطر خواہ پھل نہیں مل سکتا چنانچہ اگر سال ایسا ہو کہ اگر وقت پر بارش نہیں ہوتی تو کسانوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے سرکار نے اس امر پر غور کر کے گورنمنٹ عالیہ نے محکمہ نہر قائم کر کے اپنی رعایا کو جس قدر فائدہ پہنچایا ہے اس کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔

اس محکمہ کے متعلق چند ضروری اصطلاحات بطور نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن کا روز مرہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو کام پڑا کرتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ بڑی بڑی دریاؤں سے جو نہریں نکالی جاتی ہیں انھیں نہر اور نہر سے جو شاخیں نکالتے ہیں انھیں راجبہہ اور راجبہہ سے جو شاخیں نکالتے ہیں انھیں مائنر کہتے ہیں۔ راجبہوں اور نہروں کی پٹریوں سے آبپاشی کے لئے لوہے یا مٹی کے نل محکمہ نہر کی جانب سے لگائے جاتے ہیں انھیں قلابہ کہتے ہیں اور قلابہ میں جو نالیاں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے لگائی جاتی ہیں انھیں گول کہتے ہیں۔

محکمہ نہر کا سب سے بڑا افسر چیف انجینیر اور ضلع کا سب سے بڑا حاکم اکزیکٹیو انجینیر کہلاتا ہے

پرچہ نہری

اس فارم میں ہر کاشتکار کی آبپاشی کا حساب حلقہ نہر درج کیا جاتا ہے ہر کاشتکار کو لازم ہے کہ تاریخ مندرجہ اشتہار پرچہ منجانب محکمہ نہر جاری کیا جاتا ہے حاضر ہو کر امین نہر سے پرچہ نہری لیوے اور اس کے اندراج کو دیکھ لیوے اور اگر کسی اندراج بابتہ کوئی عذر ہو تو پرچہ ملنے کی تاریخ سے بمیعاد یوم کے اندر کسی حاکم نہر کے حضور میں خود حاضر ہو کر یا بذریعہ ٹکٹ ڈاک اپنا عذر پیش کرے بعد ۳۰ دن گذر جانے کے بعد پھر کوئی عذر نہ سنا جاویگا۔

نمونہ پرچہ نہری یہ ہے

پرچہ آبپاشی بابتہ فصل ____ سنہ ۱۳ فصلی کھاتہ نمبر ____ بنام ____ ولد ____

قوم ____ کاشتکار موضع ____ پرگنہ ____ تاریخ ____ سنہ ۱۹ء کو پرچہ دیا گیا

نمبر کھیت	نام کاشتکار اصلی	[illegible]	[illegible]	آراضی آبپاشی شدہ		[illegible]	[illegible]	کیفیت
				تور	ڈال			
								دستخط پٹواری
								دستخط امین

فارم نمبر ۸ (ڈی) پیشانی

جمعبندی آبپاشی

جمعبندی کا پرچہ جات نہری سے سال وار تیار کی جاتی ہے پٹرول نہر اسکو مکمل کرکے فصل خریف مین آخر ستمبر تک اور فصل ربیع مین آخر مارچ تک ضلعدار نہر کے دفتر مین بھیجتا ہے نمونہ یہ ہے

جمعبندی آبپاشی موضع　　محال و پرگنہ　　ضلع　　بابتہ فصل سنہ ۱۳ فصلی مطابق سنہ ۱۹ء ڈویزن نہر کنگ (بنام وصول کنندگان)

کھیت			کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض					رقبہ توڑ				رقبہ ڈال				محصول آبپاشی ہر کھیت کے لئے			روپیہ ذیلی ہر کاشتکار			محصول ڈیلی مالکان آراضی				کیفیت
نمبر وار خسرہ کا جو اختصار	نمبر کھاتہ	نمبر فرد اوسٹ	نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	رقبہ کل حساب جریبی	جنس	فصل اول	فصل دوم	فصل سوم	فصل چہارم	فصل اول	فصل دوم	فصل سوم	فصل چہارم	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	کھیت کی نمبروار جو پیمائش ہوئی ان کا	روپیہ	آنہ	پائی	

۶۲

چونکہ تاریخ　　لغایتہ　　ماہ　　سنہ ۱۹ء کو　　پٹواری حاضر رہا مستحق پانے مبلغ　　بحساب سیکڑہ ایکڑ ہے نقل جمعبندی پٹواری نے تاریخ　　ماہ　　سنہ ۱۹ء کو

اور تاریخ　　کو پٹواری حاضر نہ رہا اسلئے مبلغ　　جرمانہ وضع کیا گیا۔ خالص واجب فیس پٹواری مبلغ　　ہے۔

العبد ـــــــ دستخط امین　　العبد ـــــــ دستخط پٹواری　　العبد ـــــــ دستخط ضلعدار　　دستخط اگزیکٹیو انجنیر بہادر (بخط انگریزی)

شدہ کار خسرہ آبپاشی

یہ بموجب خسرہ روان کے تیار کیا جاتا ہے نہر کا پٹرول اسکو تیار کرتا ہے نمونہ درج ذیل ہے

موضع پرگنہ ضلع نہر گنگ ڈویژن متعلقہ قلابہ نمبر دہن واقع میل فرلانگ فوٹ پٹری راجبہ تحصیل سنہ ۱۹ م و ۱۳ اف

۱	۲	۳	۴	۵	۶			۷			۸				۹	۱۰				۱۱				۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
					کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض			رقبہ آبپاشی					رقبہ توڑ				رقبہ ڈول							
نمبر کھیت آبپاشی	نمبر کھیت بموجب خسرہ شمار	نمبر چک	نمبر بندوبست	نام مالک کامل مع نام پٹی یا تھوک	نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	[illegible]	کل	عوض	[illegible]	نام جنس آبپاشی اول	اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم	محصول [illegible]	محصول آبیانہ	[illegible]	کیفیت

نوٹ :- زمیندار کاشتکار موروثی کا نام خانہ ۶ میں اور کاشت کرنے والے کا نام خانہ ۷ میں درج ہوتا ہے۔

فارم نمبر ۳۴ (ی)

نقشہ کمی و بیشی موضع   محال   پرگنہ   ضلع   بابت فصل سنہ ۱۳ ف مطابق سنہ ۱۹ ء ڈویژن نہر گنگ ضلعداری حصہ

نام راجہ	نمبر شمار	نمبر بندوبست	نام کاشتکار اصلی معہ ولدیت و قومیت	نام کاشتکار قابض معہ ولدیت و قومیت	رقبہ آبپاشی بروئے بیگہ قبل نظر ثانی	نام جنس	رقبہ توڑہ بعد نظر ثانی				رقبہ ڈوال بعد نظر ثانی				محصول پانی کا ہر کھیت کے لئے				تفاوت محصول دیگی ہر کاشتکار			تفاوت محصول مالکانہ			کیفیت
							قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	بروئے جمعبندی	بعد نظر ثانی	کمی	بیشی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	

نوٹ: - کمی کی رقوم سرخی سے درج ہونگی باقی کل خانہ پری سیاہی سے ہوگی - یہ نقشہ صرف سررشتہ کانگری کو بھیجا جاویگا - کاشتکار کو پرچہ سرخ یا سیاہ دیا جاویگا - اسکا فارم شمل پرچہ نہری کے ہوتا ہے۔

باب ششم

کاغذات ضروری و دستاویزات

رقعہ قرض عند الطلب

مکرمی لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویش اگروالے ساکن سہارنپور زاد لطفہٗ

تسلیم - چونکہ مبلغ عہ؎ سو روپیہ ما؍ کے نصف پچاس روپیہ ما؍ ہوتے ہیں آپ سے بقدر ضرورت

ادائیگی مالگذاری نقد قرض لئے ہیں لہٰذا مبلغ عہ؎ مذکورہ معہ سود ایک روپیہ فیصدی ماہانہ عند الطلب

ادا کروں گا اس واسطے اطمینان آپ کے یہ رقعہ ٹکٹ لگا کر لکھ دیا کہ سند رہے اور بوقت

ضرورت کام آوے فقط   تحریر تاریخ ۸ راکتوبر ۳۲ء

ٹکٹ ۲ ر نونہال سنگھ بقلم خود

العبد

نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار جسن گنج ضلع ایٹہ

نمونہ رسید

ٹکٹ ۱ ر نونہال سنگھ بقلم خود

جو رقعہ کے ساتھ لکھی جاتی ہے

منکہ نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار ساکن جسن گنج ضلع ایٹہ کا ہوں

جو کہ مبلغ عہ؎ سو روپیہ ما؍ جس کے نصف پچاس روپیہ ما؍ ہوتے ہیں بابتہ معاوضہ رقعہ

امروزہ اقراری حسب موصوف لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویشی اگروالے

ساکن سہارنپور سے نقد وصول پائے لہٰذا یہ رسید ٹکٹ لگا کر دی

لکھ دی کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کام آوے المرقوم ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء

بقلم مکرمی لالہ ... کایستھ ساکن نیباپور شہر کلکتہ

[illegible]

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت سید حامد علی رضا صاحب تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	۳؍
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	۳؍
باقی	×
دستخط وصول کنندہ معہ تاریخ	اظہار حسین کارندہ
دستخط یا نشان کرایہ دار	اقبال حسین بقلم خود
کیفیت	×

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت سید حامد علی رضا صاحب تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	۳؍
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	۳؍
باقی	×
دستخط وصول کنندہ معہ تاریخ	اظہار حسین کارندہ بقلم خود
کیفیت	

کرایہ نامہ سرخط

اسٹامپ ۸ر

منکہ رام سروپ ولد ہر سروپ قوم کالستھ ساکن محلہ انور گنج شہر بنارس کا ہوں
جو کہ ایک قطعہ مکان پختہ نمبر ۱۲۴۲ لالہ متھرا پرشاد ولد ہری پرشاد اگروال محلہ انور گنج
منمقر نے پانچ روپیہ ماہواری کرایہ پر واسطے قیام اپنے آج کی تاریخ سے لیا۔ لہذا اقرار
کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ کرایہ مکان مذکور ماہ بماہ مالک مکان کو برابر با اخذ رسید ادا کیا
کرتا رہوں گا باقیدار نہ رہوں گا مرمت شکست و ریخت مکان مذکورہ ذمہ مالک مکان ہوگی اور دیواری و صفائی
مکان مذکور کو وقت ضرورت پیشمی ان سے منمقر خود کیا کروں گا در صورت باقیدار رہنے و عدم ادائے
کرایہ ماہ بماہ مالک مکان مذکور کو اختیار ہوگا کہ مجھ منمقر کو مکان سے بیدخل کر کے قبضہ
لے لیویں و کرایہ باقی مذکور بذریعہ نالش جس طور پر مناسب سمجھیں مجھ سے وصول کر لیویں در صورت
مالک مکان مذکور کو کبھی ضرورت خالی کرانے مکان کی پیش آوے تو ایک ماہ قبل نوٹس دے کر
مجھ کو اطلاع دیویں میں مکان کو اس میعاد کے اندر خالی کر دوں گا لہذا یہ چند کلمہ
بطور کرایہ نامہ کے لکھ دئیے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے

المرقوم ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء بقلم خود

فارغخطی

منکہ بدری پرشاد ولد رامچرن قوم کایستھ ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ بابت خرید ایک قطعہ مکان کے مبلغ ۱۲۵ روپیہ کے مسمی نثار احمد خاں ولد فضل احمد خاں
ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام نے مبلغ پچاس روپیہ کو لیا تھا بعد چھ ماہ کے [illegible] حساب ہو کر
مبلغ [illegible] کے نکلے وہ سب مجھکو وصول ہو گیا اب کچھ باقی نہیں رہا لہذا یہ چند کلمے
بطور فارغخطی کے لکھدیے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۶ جولائی ۱۹۳۲ء
بقلم عبد الرحیم خاں ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام

تمسک

منکہ مانک چند ولد ڈالچند قوم کاچھی ساکن موضع جلال پور پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو مبلغ چالیس روپیہ کہ نصف جس کے بیس روپیہ ہوتے ہیں بدست الہ علی ولد محمد علی قوم شیخ ساکن
قصبہ بلگرام بشرح سود فیصدی ۲ روپیہ ماہوار بضرورت خانگی نقد قرض لیکر اپنے تحت و تصرف میں
لایا لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور مع سود عند الطلب بلا حیلہ و حجت ادا
و بیباق کر دونگا اور جو کچھ روپیہ اصل و سود میں بابت [illegible] ادا کروں گا وہ پشت تمسک ہذا پر حسب
موصوف کے لکھا جاتا ہے [illegible] پشت [illegible] پر بغیر لکھائے روپیہ [illegible] ناجائز و باطل ہوگا اگر روپیہ
[illegible] آوے تو ان کو اختیار ہے کہ کل روپیہ مع سود بذریعہ نالش عدالت
مجاز میری ذات اور جائداد سے جس طرح چاہیں وصول کر لیں مجھکو یا میرے وارثوں کو کچھ عذر نہ
ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطور تمسک کے لکھدیے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے
تحریر بتاریخ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء بقلم [illegible] کاتب

تمسک قسط بندی

منکہ ہرگوبند ولد دلیو بند قوم کورمی ساکن و کاشتکار موضع الولی پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں

جو کہ مبلغ ایک سو پچاس روپیہ نصف جس کے آدھے مبلغ پچہتر روپیہ ہوتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ مبلغ

ایک سو تیس روپیہ اصل اور بیس روپیہ سود قسط بندی مدت کے ماہ بضرورت خریداری بیل

سید یاور علی ولد سید علی بہادر قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے قرض لئے اقرار

کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور بالا بذریعہ قسط بندی دس روپیہ ماہانہ

ہر ماہ میں بلا عذر سید صاحب موصوف کو ادا کرتا رہوں گا اور جو روپیہ قسط وار

ادا کروں گا وصول اس کا پشت تمسک ہذا پر خاص صاحب موصوف سے لکھاتا رہوں گا

در صورت وعدہ خلافی کسی ایک قسط کے ادا نہ کرنے پر اختیار ہوگا کہ کل روپیہ یکمشت

معہ سود عہ فیصدی ماہانہ مجھ سے بذریعہ نالش عدالت مجاز وصول کر لیں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا

لہذا یہ چند کلمے بطریق تمسک قسط بندی لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے فقط

تحریر تاریخ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

بقلم رام رتن کاتب

پٹہ آراضیات

مجہ سید حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی زمیندار موضع صوری نگر نے اراضی مندرجہ ذیل واقعی محال سید حسین موضع صوری نگر پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کو سادھورام ولد سکھورام قوم لودھا ساکن و کاشتکار موضع مذکور کو واسطے مدت تین سال کے من ابتدائی ۲۰ر نومبر ۱۹۳۷ء لغایت ۱۹۴۰ء شرائط ذیل پر پٹہ پر دی ہے۔

دفعہ ۱۔ یہ کہ سالانہ لگان مبلغ للعہ روپیہ حسب ذیل سالانہ اور تاریخہائے ذیل قابل ادا ہوگا۔

مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر اپریل ۱۹۳۸ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر نومبر ۱۹۳۸ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر اپریل ۱۹۳۹ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر نومبر ۱۹۳۹ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر اپریل ۱۹۴۰ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ر نومبر ۱۹۴۰ء پر

جو تم کو تواریخ ہائے مذکور پر بلا عذر میعاد وار و عدم میعاد وار آفت ارضی و سماوی و غیرہ کم ادا کرنا ہوگا۔

دفعہ ۲۔ یہ کہ قسط مذکور کے پر لگان ادا نہ کرو گے تو معہ سود فیصدی مبلغ ۲ روپیہ ماہوار تک وصول کیا جاویگا اور در صورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائیگی لگان اندر میعاد معینہ مذکور کرایا الزام بلا انقضائے پٹہ میعاد پٹہ قابل بیدخلی ہوگی۔

دفعہ ۳۔ یہ کہ بعد انقضائے میعاد مذکور کے اراضی کو اپنی کاشت سے بلا عذر حیلہ و دعوی

کسی قسم کے از خود چھوڑ دینا یا ہو گا کوئی مستحق قبضہ کا تحت دستر حیثیت الاضی وغیرہ کام یا [illegible] ہو گا

دفعہ ۴ - یہ کہ سوائے اپنی کاشت کار حاصل الاضی کو کسی قسم سے کاشت نہ کراویں گے اور کسی کو شریک کاشت نہ کریں گے اور کوئی مکان یا پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا کنواں پختہ یا خام تعمیر نہ کریں گے اور کوئی درخت مثمر یا غیر مثمر نصب نہ کریں گے اگر افعال مذکورہ میں کسی کا بھی سرزد ہونا پایا جاوے گا تو بھی فی الفور بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہوں گے اور تعمیر کردہ کی ملکیت ہماری ہو گی اور مالکان بابت تعمیر کے بھی معاوضہ پانے کے مستحق نہیں ہوں گے اور ذریعہ افعال مذکورہ بالا جو نقصان ہمارا ہو گا [illegible]

دفعہ ۵ - یہ کہ خود درخت نصب شدہ کا [illegible] کھیت یا اندر کھیت کے واقع ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے ان کی حفاظت و خبر گیری بذمہ ہمارے رہے گی کسی قسم کا تصرف ان میں نہ کریں گے اور نہ کسی شخص کو تصرف کرنے دیں گے -

دفعہ ۶ - بصورت خلاف ورزی کسی شرائط مندرجہ پٹہ ہذا کے ہم بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہوں گے اور دستاویز ہذا آئندہ کے لئے کالعدم و فسخ متصور ہو گی -

تفصیل نمبران

۵۷۵ع	رقبہ	۴ بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
۳۸۳ع	رقبہ	[illegible] بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
۱۸۲ع	رقبہ	[illegible] بیگہ ۸ بسوہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

تحریر تاریخ ۲۰ نومبر ۳۷ء

بقلم امجد حسین عرضی نویس

قبولیت

مجھ سادھو رام ولد مادھو رام قوم لوہار ساکن و داشتہ موضع صورت نگر ضلع ہردوئی نے آراضی واقعہ محال سید حسین بموضع صورت نگر پرگنہ بخش بلگرام ضلع ہردوئی سید حسین ولد اعلیٰ حسین صاحب قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے واسطے مدت تین سال من ابتدائی ۲۰ نومبر ۳۷ء لغایت ۲۰ نومبر ۴۰ء بشرائط ذیل پٹہ لیا ہے

دفعہ ۱ — یہ کہ سالانہ لگان مبلغ اسی روپیہ جو اقساط ذیل میں اور تاریخہائے ذیل پر قابل ادا ہوگا یعنی

مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۳۸ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۳۸ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۳۹ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۳۹ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۴۰ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۴۰ء پر

جو تواریخ ہائے مذکورہ پر بلا عذر پیداوار و عدم پیداوار و آفت ارضی و سماوی ادا کرتا رہوں گا

دفعہ ۲ — یہ کہ اقساط مذکورہ بالا پر لگان روانہ کروں گا تو مع سود فیصدی مبلغ (چار) روپیہ ماہوار ادا کروں گا اور در صورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائے زر لگان اندر میعاد معینہ مذکورہ کے بلا انقضائے میعاد قبولیت قابل بیدخلی ہوں گا۔

دفعہ ۳ — یہ کہ بعد انقضاء میعاد مذکورہ کے اراضی کو اپنی خوشی سے بلا عذر و حیلہ حاضر کروں گا کسی قسم کا

فوراً چھوڑ دینا ہوگا کوئی حق قبضہ کاشت یا ترقی حیثیت اراضی غیر کی باقی نہیں رہیگا۔
دفعہ ۴ ۔ میں سوائے اپنی کاشت کے اراضی کو کسی دوسرے کو کاشت نہیں کراؤنگا اور کسی کو شرکت کاشت نہیں
کرونگا اور کوئی مکان پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا پختہ یا خام کنواں نہ بناؤنگا اور کوئی درخت مثمر یا غیر
مثمر نصب نہیں کرونگا اگر افعال مذکورہ میں کسی کا بھی سرزد ہونا پایا جاوے تو بعوض الفسخ بلا القضا و میعاد
قابل بیدخلی ہونگا اور میری تعمیر کردہ کی ملکیت مالک ہوگی اور کسی باب کسی قدر بھی معاوضہ یا لاگت کا بالکل مستحق نہ ہونگا
اور نیز ہر جملہ افعال مذکورہ بالا میں زمیندار کو اختیار ہوگا کہ بر جوع عدالت ہر جملہ چاہے منہدم یا مسمار کرے
دفعہ ۵ ۔ میں جو درخت یعنی شاملات یا خود رو مثل کھیت یا اندر کھیت کے واقع ہیں یا آئندہ پیدا ہونگے ان کی
حفاظت و نگہداشت میرے ذمہ متعلق ہے کسی قسم کا تصرف ان میں نہیں کرونگا اور نہ دوسرے کو کرنے دونگا۔
دفعہ ۶ ۔ میں بصورت زمیندار فصل وار حسب حیثیت پیداوار مالک اراضی کو ادا کرونگا۔
دفعہ ۷ ۔ بصورت خلاف ورزی کسی شرط مندرجہ قبولیت ہذا کے منسوخ بلا القضا میعاد قبولیت قابل بیدخلی
ہونگا اور صاحب قبولیت ہذا آئندہ کے لئے کالعدم و فسخ متصور ہوگی لہذا یہ قبولیت لکھدی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

تفصیل نمبران اراضی

ع ۵۷۵	رقبہ	۶ بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
ع ۳۸۳	رقبہ	۲ بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
ع ۱۸۲	رقبہ	۱ بیگہ ۸ بسوہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

تحریر تاریخ ۲۰ / جون ۳۷ء

بقلم امجد حسین عرضی نویس

باب ہفتم

عدالتی کاغذات

نوٹس بغرض علیحدگی کاشت

نوٹس منجانب رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بنام

سید احمد حسین ولد سید علی حسین مرحوم زمیندار و رئیس قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

واضح ہو کہ اراضی موازی ع بیگہ ۸ بسوہ پختہ الاراضی مزروعہ لگانی مالعہ سالانہ واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی ملکیت آپ کی جو زیر کاشت سائل ہے اب میں اس اراضی مذکور کو اپنی کاشت میں رکھنا منظور نہیں ہے لہٰذا حسب دفعہ ۱۰۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں نے اراضی مذکور بالا کو اپنی کاشت سے ترک کر دیا ہے اور سنہ ۱۳۳۴ ف آسامی پر اپنا قبضہ اٹھا لیا ہے لہٰذا آپ اس کا انتظام کریں ورنہ میں آئندہ محصول اراضی کا ذمہ دار نہ ہوں گا۔

تفصیل نمبران اراضی

۱۰۲ع	رقبہ	سہ	واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی
۱۸۹ع	رقبہ	ع بیگہ ۸ بسوہ	

العبد

نشان انگوٹھا رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام

تحریر بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۷ء

عرضی دعویٰ بقایا لگان

سید الحسنین ولد سید علی حسین قوم سید زمیندار ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

گرو بھاری ولد ہر جھمائی قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۵۰ روپیہ و مرادی فوائد و سود ہمگین مبلغ [illegible]

بابتہ بقایا لگان نسبت [illegible] بیگھہ بخیتہ اراضی نمبر ذیل بابتہ سنہ ۱۳۳۸ فصلی واقع

قصبہ بلگرام محال سید الحسنین پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

دفعہ ۱- یہ کہ مدعی زمیندار اور مدعا علیہ کاشتکار ہے

دفعہ ۲- یہ کہ فصل ہائے متدعویہ میں مدعا علیہ موازی [illegible] بیگھہ بخیتہ اراضی نمبر ذیل کا کاشتکار تھا کی

اور جس کی بابتہ مبلغ ۵۰ روپیہ حسب تفصیل ذیل یافتنی مدعی بذمہ مدعا علیہ واجب الادا ہے

جو مدعا علیہ باوجود طلب و تقاضائے متواتر ادا نہیں کرتا ہے۔

(الف) مبلغ ۵۰ روپیہ اصل و سود حسب حساب [illegible] بالشرح [illegible] سود [illegible]

و آئندہ بعد [illegible] دیگر عدالت [illegible] مدعا علیہ سے دلائے جاویں [illegible]

تاریخ ۱۲ ادسمبر ۱۹۳۲ء یوم انکار مدعا علیہ سے پیدا ہوئے

(ب) اور دیگر داد رسی جو بنظر حالات مقدمہ نزدیک عدالت مناسب ہو اور

حسب پابندی ضابطہ مدعی مستحق ہو عطا فرمائی جاوے

تفصیل نمبران اراضی

۲۸۲ / ۷ للعہ واقع قصبہ بلگرام محال سیدان تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی

۱۲ البسوہ

تفصیل سود

نام فصل	نمبر اراضی و رقبہ	تعداد مطالبہ	وصول	باقی	مدت سود	تعداد سود	جملہ	وصول	باقی
ربیع ۱۳۳۸ فصلی	للعہ ۱۲ البسوہ	[illegible]	•	[illegible]	[illegible] ۱۹۱۶ء	۵/-	[illegible]	•	[illegible]

عرضی

المشتہر نواب امجد علی خاں مختار عام سید محمد حسین صاحب رئیس و زمیندار

یکم دسمبر ۱۹۳۲ء

نوٹس وصولیابی لگان

نوٹس دفعہ ۱۸ قانون لگان ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل باہ ضلع آگرہ

چونکہ سید احمد حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ باہ
ضلع آگرہ نے اپنے آپ کو تمہارا زمیندار قرار دیکر عدالت میں درخواست
بغرض اجراء نوٹس بنام تم رویا ولد جھینگر قوم چمار ساکن قصبہ باہ واقع
ادائیگی زر بقایا لگان مبلغ [illegible] روپیہ بصورت عدم وصول واسطے تمہاری
بیدخلی گذرانی ہے اور چونکہ تم رویا ذمہ بابت بقایا لگان
مندرجہ حاشیہ نسبت جوت مذکورہ ذیل مبلغ [illegible]
واجب الادا ہونیکا دعوی ہے اس لئے تم رویا کو نوٹس
دیا جاتا ہے کہ مبلغ [illegible] مذکورہ بابت بقایا لگان جو تم پر واجب
ہے اس نوٹس کی تعمیل سے اندر میعاد یوم [illegible] اس عدالت
میں داخل کرو یا حاضر ہوکر عذر کرو اگر تم نے عذر نہیں کیا اور
نہ مبلغ [illegible] روپیہ بقایا لگان اور [illegible] اندر تیس یوم

تاریخ تعمیل نوٹس سے ا ماہ گذر گئے تو اراضی مندرجہ ذیل
سے تمہاری بیدخلی کا حکم صادر ہوگا۔

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	میزان واراضی	میزان رقبہ
باڑہ	باڑہ	سید احمد حسین	پٹی دلدار خان	۲۷۶ ع معہ	معہ

سائل	لگان	وصول	بقایا
سید احمد حسین زمیندار	ما		اصل ع ۵ سود × کل ع ۵

دلدار حسین مختار عام سید احمد حسین زمیندار بقلم خود

آج تاریخ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء کو میرے دستخط اور
مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی — مہر عدالت

درخواست داخل خارج

رپورٹ داخل خارج واقعہ محال سید احمد حسین موضع باہ پرگنہ باہ تحصیل باہ ضلع آگرہ

×	۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵	[illegible]	
[illegible]	۷	[illegible]	
[illegible]	۲	[illegible]	
	۲	[illegible]	
[illegible]	۵	[illegible]	
[illegible]	۲	[illegible]	
[illegible]	۲	[illegible]	
[illegible]	۲	[illegible]	
[illegible]	۱	[illegible]	

مختار نامہ خاص

منکہ علی جان ولد نبی جان قوم شیخ ساکن خدا گنج ضلع فرخ آباد کا ہوں
جو منمقر کی مبلغ نو ہزار روپیہ بذریعہ دستاویز مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء بذمہ
رگھوبر سنگھ ولد گنگا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن امین آباد لکھنؤ واجب ہیں اور
روپیہ وصول ہونے کی کوئی امید بجز نالش کے نہیں ہے اور منمقر بوجہ کاروبار
خود لکھنؤ جا کر نالش دائر کرنا و پیروی نہیں کر سکتا لہذا اپنی جانب سے
منشی سید عالم ولد محمد علم قوم شیخ ساکن لکھنؤ رشتہ دار اپنے کو
واسطے دائر کرنے نالش و پیروی مقدمہ کے مختار خاص مقرر کرتا ہوں
منشی صاحب موصوف نالش دائر عدالت کریں اور
مقدمہ کی پیروی کریں اور ڈگری حاصل کریں اس کو اجرا کرا دیں اور روپیہ وصول کر لیں
یا تصفیہ کریں غرض کل کارروائی متعلق مقدمہ از ابتدا تا انتہا سرانجام پرداختہ
منشی صاحب موصوف کی مجھ کو مثل کردہ اپنی ذات خاص کے قبول اور منظور ہوگا لہذا یہ
چند کلمے بطریق مختار نامہ خاص لکھ دیے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

تحریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء

بقلم امجد حسین کاتب

العبد علی جان [illegible]

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

مختار نامہ عام

منکہ الطاف حسین ولد عشرت حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ منمقر کے اکثر مقدمات متعلقہ زمینداری دائر عدالت ہائے ضلع میں اور منمقر بوجہ ضعیفی
خود پیروی مقدمات نہیں کر سکتا اس لئے منمقر اپنی طرف سے مسمی منشی روشن علی ولد [illegible]
قوم پٹھان ساکن قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کو بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی بلا جبر خوشی
و رضامندی سے اپنا مختار عام کرکے لکھے دیتا ہوں اور مختار مذکور کو اختیار دیتا ہوں
کہ وہ منجانب منمقر کل معاملات و مقدمات متعلقہ زمینداری جو عدالت ہائے دیوانی کلکٹری و کمشنری
بورڈ ریونیو منصفی سب جج جج عدالت خفیفہ میں دائر ہوں یا ہونے ہوں ان کی پیروی و جوابدہی کرے یا عرضی
دعویٰ و تصدیق کرے یا سمن یا حکم نامہ جاری کرائے بنام منمقر وصول کرے یا بیان متعلق پیش کرے
یا اقبال دعویٰ کرے یا ثالث مقرر کرے یا فیصلہ ثالثی قبول کرے ڈگری جاری کرے یا نیلام خرید
کرے یا کسی قسم کی درخواست پیش کرے یا نالش یا اپیل دائر کرے یا زر نقد وصول کرے یا کوئی
مختار و وکیل یا بیرسٹر منجانب منمقر مقرر کرے یا کوئی روپیہ یا قیمتی چیز وصول کرے یا رسید [illegible] تمام کام
معاملات میں دستخط کرے جملہ ساختہ و پرداختہ مختار مذکور کا مثل کردہ ذات خاص کے قبول
منظور ہے۔ لہٰذا یہ چند کلمے بطور مختار نامہ عام لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

سید مجتبیٰ حسین کاتب

تحریر تاریخ ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۸ء

نمونہ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مثنی رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا۔	مبلغ ۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ؎ / کھیت نمبر ۹۰ بابت ۵ بسوہ
سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا ہو جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جزو کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان مع قید ماہ و سنہ	۲۸/ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اصل رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا	مبلغ ۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ؎ / کھیت نمبر ۹۰ بابت ۵ بسوہ
سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا ہو جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جزو کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان مع قید ماہ و سنہ	۲۸/ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اقرارنامہ

ٹھیکہ ہی بخش ولد محمد بخش قوم شیخ ساکن شہر لکھنؤ — فریق اول

سید ابو الحسن صاحب رئیس ساکن محلہ محمود نگر شہر لکھنؤ فریق دوم

جو فریق دوم کو ایک گاڑی بگھی تیار کرانی ہے لہذا ٹھیکہ فریق اول نے لیا ہے اسکے متعلق درمیان فریقین حسب ذیل شرائط طے پائیں جنکے ہم ہر دو فریقین پابند رہینگے۔

دفعہ ۱ - یہ فریق اول گاڑی کو حسب منشاء فریق دوم تیار کر کے بتاریخ ۲۰ جولائی تک فریق دوم کو دیدیگا

دفعہ ۲ - یہ گاڑی تیار ہو جانے پر مبلغ دو سو روپیہ بابتہ قیمت گاڑی بالمقطع فریق اول کو فریق دوم بلا عذر ادا کر دیگا۔

دفعہ ۳ - یہ کہ اگر فریق اول تاریخ مقررہ تک گاڑی تیار کر کے نہ دیگا تو مبلغ دو روپیہ یومیہ جرمانہ اس وقت تک جب تک گاڑی تیار کر کے نہ دیگا فریق دوم کو ادا کریگا۔

دفعہ ۴ - یہ کہ اگر فریق دوم گاڑی تیار ہو جانے پر اسکی خریداری اور ادائی اسکی قیمت مقررہ اقرارنامہ ہذا سے انکار کریگا تو فریق اول کو اختیار ہوگا کہ اسکو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیوے اور جو قیمت میں کمی رہ گئی اسکی ادائیگی کا فریق دوم ذمہ دار ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرارنامہ کے تحریر کر دیے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔

تحریر بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء — بقلم مرلی دھر عرضی نویس

العبد ہی بخش ولد محمد بخش [illegible]

العبد سید ابو الحسن [illegible]

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

وقف نامہ

منکہ حشمت علی ولد داد علی قوم شیخ ساکن بنارس کا ہوں

چونکہ اس زندگی مستعار کا کوئی اعتبار نہیں ہے نہ معلوم کس وقت موت آجاوے اور مالک حقیقی کی بارگاہ میں صرف عمل ہی ساتھ جائیگا جو کچھ دستار عاقبت بنا ہو اس لئے میں نے بحالت صحت نفس بلا کسی ترغیب کے اپنی خوشی سے ایک عدد دوکان جنوب رویہ بہ تعمیر پختہ محدودہ ذیل واقع بازار دال منڈی شہر بنارس جو محلہ کہ مقبوضہ بلا اشتراک غیرے متعلق ہے اور مالیت مبلغ تین ہزار روپیہ ہے واسطے خرچ جامع مسجد گیان واپی وقف کر دیا آج کی تاریخ سے دوکان موقوفہ بالا بابت مسجد موصوف مشہور ہو گئی اب مہتمم مسجد کو انتظام و اہتمام اور وصول زر کرایہ کا حق حاصل ہوگا آئندہ سے مجھکو یا وارثان اور قائم مقامان میری کو کسی قسم کا دعویٰ انتقال کرنے کا حق نہیں رہے گا لہذا یہ وقف نامہ لکھدیا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے

حدود اربعہ دوکان موقوفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
شارع عام	مکان سری ناتھ بزاز	دروازہ کرم ناتھ زندہ لال	دوکان حاجی محمد بخش صاحب

تحریر بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء

محمد بخش [illegible]

ہبہ نامہ

منکہ رام رتن ولد شیو دیال قوم برہمن ساکن شہر دہلی محلہ گذرمل کا ہوں۔ جو
ایک مکان نمبری 1173 عبد الحمید کٹڑہ جنوب محدود [illegible] واقع محلہ گذرمل شہر
دہلی بلا شرکت غیرے ہے اور میرے قبضہ میں وقت تک مکان مذکور [illegible]
بالفعل [illegible] بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی خوشی سے مکان مذکور بالا کو جو بالفعل [illegible]
روپیہ مالیتی ہے درگا پرشاد ولد رام پرشاد قوم برہمن ساکن شہر دہلی کو جو میرا [illegible]
[illegible] خدمت گزاری سے خوش ہو کر ہبہ کر دیا اور بخش دیا۔ آئندہ کوئی دعویٰ
کسی قسم کا نسبت مکان موہوبہ مذکور نہیں رہا۔ مکان موہوبہ اپنی تصرف
سے نکال کر موہوب الیہ کے قبضہ دخل میں دیدیا۔ لہٰذا یہ چند کلمہ
بطور ہبہ نامہ کے لکھ دیئے کہ سند ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے۔

المرقوم ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء۔

حدود اربعہ مکان موہوبہ

شرقی — غربی — جنوبی — شمالی

مکان بنسی دھر — عام راستہ — مکان مادھو — مکان گنگا پرشاد برہمن

گومتی پرشاد وثیقہ نویس بقلم خود۔

رہن نامہ

وہ تحریر ہے جسکے ذریعہ سے قرض لینے والا دینے کے اطمینان کیلئے مکان۔ زمین یا کوئی چیز مکفول یا آڑ کر دیتا ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے اور اسٹامپ پر تحریر کیا جاتا ہے ان کی رجسٹری لازمی ہے (۱) رہن نامہ دخلی۔ (۲) رہن نامہ بلا دخلی۔ دونوں کے نمونے ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

رہن نامہ بلا دخلی

منکہ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر [illegible] محلہ کھنجن پورہ کا ہوں جو کہ پانچسو روپیہ ۵۰۰ کے نصف جسکے مبلغ دو سو پچاس ہوتے ہیں بعوض [illegible] خانگی سید فدا حسین ولد حاجی حسن صاحب رئیس [illegible] شہر [illegible] سے نقد قرض لئے ہیں اور وقت تحریر نقد وصول پاکر اپنے تحت و تصرف میں لایا ہوں لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغان مذکور [illegible] سود ایک روپیہ فیصدی ماہوار [illegible] موصوف کو حسب میعاد [illegible] ادا کرونگا اور سود مبلغان مذکور کا ششماہی وار [illegible] موصوف کو ادا کرتا رہونگا اگر ششماہی پر حسب میعاد ادا نہ ہوا تو وہ سود بھی شامل زر اصل ہو کر اس پر بھی بالا شرح مذکور کے بالا چلتا رہیگا [illegible] ادائیگی میں بھی مرتہن کو کچھ عذر نہ ہوگا اور جو روپیہ بابت [illegible]

یا اصل سے بر رقبات چوبھی وصولی اسی کا لیشت تمسک ہذا پر بقلم خاص اپنی
لکھا جاتا رہیگا تم بلا ادخال وصول لیشت تمسک تمامی کا غذات دربار کے قابل
ناجائز و باطل ہونگے اور واسطے اطمینان داین موصوف کے تمسکی و تمامی املاک
منزل مکان پختہ شش دریہ مع تعمیر پختہ واقع محلہ کھجی پور روکے شہر دہلی
مع حق مالکیہ و مقبوضہ منمقر کے داین تمسک ہذا یعنی مکفول کرتا ہوں تا بیباقی
کل زر قرضہ تمسک ہذا مکان مذکور کو کسی جائداد کی جگہ بذریعہ بیع و رہن و ہبہ وغیرہ
منتقل نکرونگا اور اگر کرونگا تو وہ انتقال مقبول نہ ہوگا تمسک ہذا ناجائز و باطل ہوگا
اگر میں روپیہ مع سود ادا نکروں تو داین کو اختیار ہے کہ وہ بذریعہ نالش عدالت
مجاز و نیلام کرا کر جائداد مکان مذکورہ اپنا روپیہ وصول کرلیں منمقر کو کچھ عذر نہ
ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق تمسک مکفولی یعنی رہن نامہ بلا ادخال لکہدئیے کہ سند
رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے فقط المرقوم ۱۸ ستمبر ۳۲ء

بقلم رام سروپ کاتب

حدود اربعہ مکان ملکیہ واقع محلہ کھجی پور روکے شہر دہلی

شرق	جنوب	غرب	شمال
عام راستہ	کوچہ یاسین	مکان سالار بخش	مکان جار رحیم عبدالرحمن

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمی ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کفش بوروان شہر بہرائچ نے ہمسب رجسٹرار بہرائچ مابین دو و تین بجے دن بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد ظہور احمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
9/9/32 بجے

تحریر تکمیل دستاویز ہذا سے مسمی ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر بہرائچ نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے دیئے گئے۔ مقر کی شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت ہردیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم ٹھاکر پیشہ وکالت نے کی۔

العبد ظہور احمد بقلم خود — گواہ سلامت اللہ بقلم خود — گواہ ہردیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہردیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شریک الذین ہیں اور ان کے نشان انگوٹھا باقاعدہ طور پر لے لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی ۲ جلد ۲۰۷ صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۶۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

رہن نامہ دخلی

منکہ زرداد خان ولد سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع حسن گنج ضلع گونڈہ کا ہوں

جو ہمگی و تمامی ایک قطعہ مکان نمبر 742/1 واقع محلہ قلی بازار شہر کانپور مشرق رویہ

پختہ محدودہ ذیل جو مملوکہ و مقبوضہ بلا شرکت غیرے منمقر کا ہے اور ہر طرح بار قرضہ

سے پاک ہے اور منمقر کو بغرض کاروبار خانگی و زمینداری اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے

لہٰذا بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش مکان مذکور کو مع جمیع حقوق دخلی و خارجی

بالعوض مبلغ [illegible] روپیہ جس کے نصف [illegible] روپیہ ہوتے ہیں بدست [illegible]

[illegible] ساکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible] کے رہن بالقبض کیا اور زر رہن تمام و کمال مرتہن موصوف

سے قبض وصول نقد پا لیا اب تحت و تصرف میں لایا اور مکان مذکور کو

اپنے قبضہ و دخل سے نکال کر مرتہن موصوف کو قبضہ و دخل دے دیا اقرار یہ ہے کہ جب

تک زر رہن ادا نہ ہوگا مکان مذکور پر دخل مرتہن رہے گا اور جب کل زر رہن ادا کر دوں

مکان کو فک الرہن کرا لوں اسی طرح منمقر کو ہر وقت اختیار ادائیگی زر رہن الفکاک کا

مرتہن کو ہر وقت اختیار [illegible] زر رہن [illegible] مرتہن کو اختیار ہوگا

مکان میں خود سکونت رکھے یا کسی کو کرایہ پر دے [illegible] کرایہ کی املاع

ہفتہ قبل مرتہن کو دیکر کی جائے اور اس مدت کا حساب رکھے

جس کی ادائیگی ہم بروقت انفکاک کے ہونے [illegible] ذمہ دار ہوں گے۔

اور اگر کوئی [illegible] شریک پیدا ہو یا [illegible] ہونے پر کوئی بار کفالت

پایا جاوے تو ایسی صورت میں [illegible] کو اختیار ہوگا کہ

اپنا کل زر رہن معہ سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ ہمارے [illegible] ہونے [illegible]

ذات سے جس طرح چاہے وصول کرے [illegible] یا وارثان [illegible] کو

کوئی عذر نہ ہوگا لہٰذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھ دئے کہ سند

ہو اور وقت پر کام آوے فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۳۲ء

[illegible] 1742ء [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] عام سڑک

شیخ محمد حسین [illegible] کاتب [illegible]

جس طرح عبارت [illegible] ہوتی ہے جیسی کہ [illegible] نامہ بلا دخلی میں

لکھی جا چکی ہے

بیع نامہ مکان

منکہ رام پرشاد ولد ہر پرشاد قوم برہمن ساکن ملانواں پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ منمقر ایک مکان پختہ [illegible] مع اراضی محدودہ ذیل واقع
محلہ [illegible] قصبہ [illegible] کا مالک و قابض بلا شرکت غیرے ہوں اور منمقر کو بعوض [illegible]
[illegible] روپیہ کی ضرورت ہے لہٰذا منمقر بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی
حواس خمسہ بلا اکراہ و اجبار غیرے اپنی رضا و رغبت سے مکان مذکور کو جمیع
حدود و حقوق داخلی و خارجی و حق [illegible] گذر و نکاس آب مع الاراضی و تعمیر
ہر قسم بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ جس کے نصف مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوتے ہیں
بدست معلی سید اکرام حسین ولد سید کرم حسین [illegible] قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی
بیع قطعی کیا [illegible] اور مکان مبیعہ کو اپنے قبضہ و دخل مالکانہ سے نکال کر مشتری
موصوف کو قبضہ و دخل مالکانہ دیدیا اور کل زر ثمن نقد بوقت [illegible] مشتری موصوف
سے وصول پا لیا منمقر کا کوئی واسطہ مکان مبیعہ سے اور مشتری موصوف
زر ثمن سے نہیں رہا اگر آئندہ کوئی سہیم و شریک مکان مبیعہ میں پیدا ہو کر دعویٰ
[illegible] پیش کرے تو اس کی جوابدہی بذمہ منمقر ہوگی مشتری سے کوئی تعلق [illegible]

[illegible]

سوال و جواب کا یہ حکم اگر بدعوی مالکیت کسی شخص کا کل یا جزو اس مکان مبیعہ
قبض و دخل سے تہی دست کر دیا جاوے یا مکان مبیعہ پر کوئی بار کفالت یا مواخذہ
کسی قسم کا پایا جاوے یا مسمی مجاز بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں
مشتری کو اختیار رہے گا کہ کل یا جزو زر ثمن اپنا حسب تعداد خود مع سود فیصدی
ایک روپیہ ماہانہ از مکان مبیعہ و نیز از ذات خاص و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ
سے مع ہرجہ و خرچہ وصول کر لیں مسمی اور ورثاء مسمی کو کچھ عذر نہ ہوگا
لہذا یہ چند کلمے بطریق وثیقہ بیعنامہ قطعی لکھ دیے کہ سند ہو اور وقت
ضرورت کام آوے۔ تحریر تاریخ ۹ رجب ۱۳۴۷ھ

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شمال	شرق	جنوب	غرب
سڑک سرکاری	مکان شیخ سید حسین صاحب	مکان علی حیدر صاحب	مکان امداد حسین خان

بقلم امداد حسین وثیقہ نویس

نوٹ: رجسٹری کی عبارت رہن نامہ ملا دخلی کے طور پر ہوگی

وصیت نامہ

منکہ جعفر حسین خان ولد امیر حسن خان قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ میں بقر اب نہایت ضعیف العمر ہوں [illegible] ہوا ہوں کچھ اعتبار نہیں حیات کا
اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کروں اور میرے کوئی اولاد ذکور و اناث
نہیں ہے اور میرا [illegible] مکمل [illegible] موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل
بلگرام میں [illegible] آمدنی ایک ہزار پانچسو روپیہ ہے اور ایک قطعہ مکان [illegible]
واقع قصبہ ہذا میں ہے جو مالیتی [illegible] ہزار روپیہ میرے قبضہ و دخل مالکانہ میں اب تک
[illegible] بلا شرکت غیرے موجود ہے اب میں [illegible] بحالت صحت نفس و ثبات عقل بدرستی
ہوش و حواس اپنی بلا جبر و اکراہ کسی کے [illegible] بحق سید توکل حسین ولد سید مظہر حسین
[illegible] عزیز [illegible] میری خدمتگاری [illegible] اور ہر طرح مجھ کو [illegible]
خوش رکھا ہے اور [illegible] مجھ کو توقع امید ہے کہ تا زیست میری [illegible] خدمتگاری اور
اطاعت کرے گا اور [illegible] خوش رکھیں گے [illegible] وصیت [illegible]
[illegible] مذکور [illegible] میری خدمت [illegible] ہر طرح [illegible] بالا [illegible] خوش رکھے
اور کسی [illegible] میری [illegible] بعد [illegible] جائداد مذکورہ بالا پر مالکانہ قابض
و دخیل رہے لیکن تا حیات میری [illegible] کسی طور پر [illegible] منتقل کرنے کا اختیار نہ ہوگا [illegible]

کبھی میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی وقصور کریگا اور مجھکو بجائے آلام
کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ بذریعہ فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موصی الیہ سے واپس لیلوں اور خود قابض
رہوں یا کسی امر حقیت میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کردوں
لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پرگنہ تحصیل بلگرام	نصف مسلم ۸ بسوہ ۱۰	ایکہزار پانچسو روپیہ

چوحدی مکان مسکونہ وصیت شدہ کی واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان نذر علی ولد آغا علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار رضا ولد باقر رضا

المرقوم ۲ رجب ۱۳۴۷ھ

مسماۃ شیخ محمد حسین عرف کلو وثیقہ نویس

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی لچھو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

جرم مار پیٹ و نقصان رسانی

چونکہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعوی مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مقدمہ ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کھنجن پورہ شہر میرٹھ نے دفتر سب رجسٹرار میرٹھ میں مابین دو و تین بجے دن بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد ظہور الصمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
20/9/32

تحریر تکمیل دستاویز ہذا سے مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر میرٹھ نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے وصول کئے مقر کی شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہردیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم بھاٹیہ پیشہ وکالت نے کی۔

العبد ظہور الصمد بقلم خود — گواہ شد سلامت اللہ بقلم خود — گواہ شد ہردیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہردیال سنگھ گواہان شناخت بحال اور شریک الداعین ہیں اور ان کے انگوٹھا باقاعدہ طور پر لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی نمبر ۱ جلد دوام صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۸۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

رہن نامہ دخلی

منکہ زور آور خان ولد سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع حسن گنج ضلع گونڈہ کا ہوں
جو من ہمگی و تمامی ایک منزل المکان کے ۱۷۴۲ء واقع محلہ قلی بازار شہر کانپور مشرق رویہ
پختہ محدودہ ذیل جو مملوکہ مقبوضہ بلا شرکت غیرے منمقر کا ہے اور ہر طرح بار قرضہ
سے بالکل بری ہے اور منمقر کو بغرض کاروبار خانگی و زمینداری اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے
لہٰذا بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش مکان مذکور کو مع جمیع حقوق دخلی و خارجی
بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کے نصف پانچسو روپیہ ہوتے ہیں بدست منشی امداد علی خان ولد
نثار علی خان ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کے رہن بالقبض کیا اور زر رہن تمام و کمال [illegible]
سے قیمت [illegible] نقد وصول پالیا اپنی تحت و تصرف میں لایا اور مکان مذکور کو
اپنے قبضہ و دخل سے نکال کر مرتہن موصوف کے قبضہ و دخل میں دیدیا اقرار یہ ہے کہ جب
کل زر رہن [illegible] مکان مذکور پر دخل مرتہن [illegible] جب تک کل زر رہن [illegible]
مکان [illegible] فک الرہن کرا لونگا [illegible] منمقر کو ہر وقت اختیار ادائگی زر رہن الفکاک کا
مرتہن کا ہے اسی طرح مرتہن کو ہر وقت اختیار [illegible] زر رہن [illegible] مرتہن کو اختیار ہوگا
[illegible] نہیں [illegible] اطلاع

ہفتہ قبل منفک کو دیکر کہا ائے اور اس قدر مدت کا حساب رکھے
جس قدر الحاق کیا ہوگا بر وقت انفکاک کے زمانہ میں مرہونہ متعلق ذمہ دار ہوگا۔
اور اگر کوئی نا ہموار شے منفک پیدا ہو یا مقبوضہ میں مرہونہ پر کوئی بار کفالت
پایا جاوے تو ایسی صورت میں بیع نہیں کی اختیار ہوگا
اپنا کل زر رہن معہ سود فیصدی ایک روپیہ یا نہر یا زر میں مرہونہ وغیرہ
ذات سے جس طرح چاہے وصول کرلے مرتہن یا وارثان منفک کو
کوئی عذر نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھ دیئے کہ سند
ہو اور وقت پر کام آوے فقط تحریر تاریخ ۲ ماہ جولائی ۳۲ء

صدہ الدعبہ [illegible] 1742 [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مقام [illegible] مقام [illegible] دروازہ کریم آمد و رفت
عام [illegible]

شیخ محمد حسین کاتب [illegible]

رجسٹر [illegible] عبارت و لسیکی [illegible] ہوتی ہے جیسی کہ رہن نامہ بلا [illegible]
لکھ جا چکی ہے

بیع نامہ مکان

... ساکن ملانوان پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں

جو کہ منمقر ایک قطعہ مکان تعمیر پختہ خام منزل محدود ذیل واقع

محلہ ... واقع درمیان قصبہ ... کا مالک و قابض بلا شرکت غیر ہوں اور منمقر کو بغرض ادائے

... روپیہ کی ضرورت ہے لہٰذا منمقر بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی

حواس خمسہ بلا اکراہ و اجبار دوسرے اپنی رضا و رغبت سے مکان مذکور کو جمیع

حدود و حقوق داخلی و خارجی و حق ... آمد و رفت ... قیمتی و تعمیر

... بعوض مبلغ ... ہزار روپیہ جس کے نصف مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوتے ہیں

بدست ... سید اکرام حسین ولد سید کرم حسین ... قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بیع قطعی ... کر دیا اور مکان مبیعہ کو اپنے قبضہ و دخل مالکانہ سے نکال کر مشتری

موصوف کے قبضہ و دخل میں دیدیا اور کل زر ثمن نقد بوقت ... مشتری موصوف

سے وصول پالیا ... منمقر کا کوئی واسطہ مکان مبیعہ سے ... اور مشتری موصوف

زر ثمن سے ... اگر آئندہ کوئی ... مکان مبیعہ میں پیدا ہو کر ...

... کرے تو اس کی جوابدہی بذمہ منمقر ہوگی مشتری سے کوئی تعلق ...

سوال و جواب کا نمونہ اگر مشتری یا ہم کسی شخص کل یا جزو مکان مبیعہ قبضہ و دخل مشتری سے نکل جاوے یا مکان مبیعہ پر کوئی بار کفالت یا مواخذہ کسی قسم کا پایا جاوے یا متمسک کا حق بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں مشتری کو اختیار ہوگا کہ کل یا جزو زر ثمن اپنا حسب شرح سود سوا فیصدی ایک روپیہ ماہوار مکان مبیعہ و دیگر ذات خاص و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے ہمہ جہت و خرچہ وصول کرے متمسک اور ورثاء متمسک کو کچھ عذر نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق وثیقہ بیعنامہ قطعی لکھ دیئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ تحریر تاریخ ۹ جون ۱۹۳۷ء

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شمالی شرقی غربی جنوبی
سڑک سرکاری مکان سید حسین صاحب مکان علی حیدر صاحب مکان امداد حسین خان

بقلم امداد حسین وثیقہ نویس

نوٹ:۔ رجسٹری عبارت رہن نامہ بلا دخلی کے طور پر ہوگی

وصیت نامہ

منکہ جعفر حسن خان ولد امیر حسن خان قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
چونکہ میری عمر اب نہایت ضعیف العمر قریب نوے سال کے ہو گئی اور کچھ اعتبار نہیں حیات کا کہ کب
اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر جاؤں اور میری کوئی اولاد از قسم ذکور و اناث سے
نہیں ہے اور میری جائداد منجملہ دیگر جائداد زمینداری موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل
بلگرام میں ہے جسکی آمدنی تخمیناً پچیس روپیہ ہے اور ایک قطعہ مکان پختہ
واقعہ قصبہ ہذا میں ہے جو بالیتی دو ہزار روپیہ میرے قبضہ و دخل مالکانہ میں اس وقت
بلا شرکت غیرے موجود ہے اب میں بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی
ہوش و حواس اپنی بلا جبر و اکراہ کسی کے بحق سید توکل حسین ولد سید مظہر حسین
اپنے عزیز جان کو کہ وہ میرے خدمتگذار اور فرمانبردار ہیں اور ہر طرح مجھکو اپنی
خدمت سے خوش رکھا ہے اور ان سے مجھکو توقع اور امید ہے کہ تا زیست میری اسی طرح خدمتگذاری اور
اطاعت کریں گے اور اپنی خوشی رکھیں گے بدین وصیت [illegible]
مذکور السطور برابر میری خدمت ماہانہ کریں گے اور اسی طرح پر مجھے بالا [illegible] خوشی رکھیں
اور کسی امر میں میری نافرمانی نکریں وے قائمقام میری جائداد مذکورہ بالا پر مالکانہ قابض
خیال رہے لیکن تا حیات میرے ان کو کسی طور پر ملکیت یا منتقل کرنے کا اختیار نہ ہوگا اور اگر

کہیں میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی و قصور کریگا اور مجھکو بحیات آلام
کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اسکو فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موصی الیہ سے واپس لوں اور خود قابض
رہوں یا کسی اور شخص کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کر دوں
لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل بلگرام	نصف سالم ۸ / ۱۰ بسوہ	ایکہزار پانچسو روپیہ

چوحدی مکان مسکونہ وصیت شدہ واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان بندہ علی ولد آغا علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار خان ولد باز خان

المرقوم ۲ر جون ۱۹۳۴ء

شیخ محمد حسین عرف کلو مقر ذیل

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی راجو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مقدمہ ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

وکالت نامہ

بعدالت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی الہی ولد جیرام قوم چمار ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و لقصانی زرالی

منکہ بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور کا ہوں

جو کہ میں نے واسطے جوابدہی و پیروی مقدمہ مندرجہ عنوان میں سید اشفاق صاحب

بی اے ایل ایل بی وکیل کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے لہٰذا وکیل صاحب موصوف امر مقدمہ میں

جو کچھ کوشش یا جواب تحریری یا تقریری کریں وہ کل عرضی ڈگری وغیرہ داخل تصور

فرمائیں جاویں وکیل جو کچھ کرینگے سب بلاشک تمام و کمال کرواندہ کیا ہوا تصور کرونگا اور

اس میں جب کسی طرح کا عذر نہ ہوگا یہ چند کلمہ بطور وکالت نامہ کے لکھدیئے ہیں کہ سند رہے

اور وقت ضرورت کام آوے

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(right margin, vertical annotations:) [illegible]

مچلکہ

میں کہ لچھمی نراین ولد ہردی نراین قوم برہمن ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ مجھ سے باہم لڑائی جھگڑا کرنے سے علیحدہ رہنے کے واسطے ایک سال کے واسطے مچلکہ
طلب ہوا ہے لہذا اقرار کرتا ہوں کہ میعاد مذکور کے اندر مجھ سے کوئی ایسی حرکت
ظہور میں نہ آئیگی جس سے خلاف قانون کوئی فساد پیدا ہو اگر خلاف تحریر مچلکہ
ہذا کے کوئی بات میں کروں تو مبلغ سو روپیہ بطور جرمانہ داخل کرونگا
لہذا یہ چند کلمے بطریق مچلکہ کے لکھدئیے کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں فقط

تحریر تاریخ ۸ جولائی ۳۷ء

ضمانت نامہ برائے ملزم

میں کہ حیدر علی ولد حشمت علی قوم شیخ ساکن قصبہ چاندپور ضلع مراد آباد کا ہوں
جو کہ مسمی اللہ دیا ولد رسولا قوم فقیر جرم مارپیٹ کی حوالات فوجداری میں ماخوذ ہے
میں اندر عدالت کے ان سے ہزار روپیہ کی ضمانت کا مدعی ہوں لہذا میں ہزار روپیہ نقد
بحق ملزمان کی ضمانت کی بابت عدالت ہذا میں داخل کرکے عہد کرتا ہوں کہ ملزم مذکور تا فیصلہ مقدمہ ہذا
ہر تاریخ پیشی کو تاریخ معینہ پر حاضر عدالت کرونگا لہذا یہ چند کلمے بطریق ضمانت نامہ
کے لکھدئیے کہ سند رہیں اور بوقت ضرورت کام آویں فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۳۷ء

ضمانت نامہ برائے ملازمت

مسمیٰ کہ رمضان خان ولد اللہ داد خان قوم پٹھان ساکن قصبہ بگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ مسمی رعایت حسین ولد ولایت حسین قوم شیخ ملازم محکمہ ڈاکخانہ سے
ضمانت بقدر ایک ہزار روپیہ سرکاری مطلوب ہے لہذا میں مقر ضامن رعایت حسین
مذکور کا ہو کر اقرار کرتا ہوں اگر انسے کبھی کسی قسم کا تغلب و تصرف روپیہ یا مال
سرکاری کرینگے تو بقدر ضمانت ایک ہزار روپیہ میں بلا عذر اسکو سرکار میں فوراً داخل کر دونگا
کوئی عذر و حیلہ درمیان میں نہ لاؤنگا اور بعوض ضمانت مذکورہ صرف اپنی جائداد
الکائی یا پانچہزار روپیہ زمینداری محال کہ مقبوضہ اپنی واقع موضع علی پور پرگنہ [illegible] کی
جو کسی جگہ آج تک مکفول یا مستغرق نہیں ہے مکفول الرکھی ہوں اور اگر کسی جگہ تا نفاذ ضمانت نامہ
مکفول و مستغرق نکرونگا ورنہ بذریعہ انتقالات بیع و رہن وغیرہ کے کسی کے حق میں منتقل
کرونگا اگر کروں تو بمقابلہ اس تحریر کے باطل و ناجائز ہو لہذا یہ چند کلمہ بطریق
ضمانت لکھدئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے

المرقوم ۳ جون ۱۹۳۷ع بقلم محمد حسین عرضی نویس ساکن قصبہ بگرام تحصیل بگرام ضلع ہردوئی

استغاثہ

رام بخش مستغیث بنام رام ترن ولد رگھو دیال ۱ ہیر سکن فرصت نگر ضلع بہرائچ

جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند تدارک

جناب عالی دام اقبالہ - گذارش ہے کہ بتاریخ ۳ جون ۹۳۷ء کو کہ میں اپنی املاکی یعنی
کھیت کی نگرانی کر رہا تھا کہ مسمی رام بچن نے اپنے تمام جانوروں کو میرے کھیت میں لیکر نکلا
میرا تمام کھیت اسکے مویشیوں نے چر کر خراب کر دیا جس کی بابت کچھ نقصان واقع ہوا تب فدوی نے
اس سے کہا کہ بھائی تم تمام مویشی ادھر سے کیوں نہ لائے یہ کوئی راستہ سرکاری ہے کیوں نہیں
لے گئے۔ اتنا کہنے پر وہ مجھکو گالیاں دینے لگا یہاں تک کہ مار پیٹ کی نوبت آ گئی اور ایک لاٹھی
میرے سر پر ماری لیکن وہ میرے کندھے پر لگی جس سے میرے کندھے میں چوٹ آئی ہے اور ساتھ ہی برابر کے اپنے
کھیتوں سے دو آدمی آئے اور انھوں نے مجھکو بچایا تب ملزم نے دھمکی دی کہ ہم تو روزانہ اپنے مویشی اسی
طرح اسی کھیت میں سے نکالا کریں گے تم کو کوئی حق ہمارے روکنے کا نہیں ہے چونکہ فدوی کمزور تھا
اسلئے مقابلہ نہ کر سکا لہذا عرض حضور میں گذارش ہے کہ امداد فرما کر بعد حسب ضابطہ
تحقیقات صول مدعا علیہ کا تدارک فرمایا جاوے۔

العبد
فدوی رام بخش کاشتکار سکن فرصت نگر
بتاریخ پیشی مقدمہ و تحقیقات پولیس بحسب موقع

بیان رام دین چمار

اظہار رام دین کاشتکار — حضور واقعہ یہی ہے کہ رام رتن اہیر بہت شریر ہے جس وقت جب رام رتن اہیر اپنے مویشیوں کو لال بخش کاشتکار کے کھیت میں لیکر نکلا تو بکریوں نے تمام کھیت کا نقصان کر دیا تب مدعی مذکور نے اوس کو کہا کہ اس طرف سے مویشیوں کو کیوں نے لائے یہ تو میرا کھیت ہے کچھ راستہ نہیں ہے اب ہمارا نقصان کیوں کر دیا تب اس نے مدعی مذکور کے ساتھ مار پیٹ کی اور رام رتن نے اپنا لٹھ زور سے مدعی مذکور کے کندھے پر ماری جس ضرب سے ہاتھ اتر گیا ہم لوگوں نے الگ چھوڑا دیا ہمارے ساتھ بھی گالیوں سے پیش آیا مگر ہم مدعی کو بچا کر اپنے کھیت پر چلے گئے

العبد رام دین کاشتکار

بیان مرلی اہیر کاشتکار

اظہار مرلی کاشتکار — رام رتن اپنی تمام مویشیوں کو لیکر لال بخش کے کھیت سے نکلا اوس کی مویشیوں نے تمام کھیت اوس کا اجاڑ دیا جس سے مدعی کا بہت نقصان ہوا جب مدعی نے نقصان ہوتا دیکھا تو وہ اپنے کھیت سے آئے کہ روکا رام رتن مدعی علیہ گالیوں سے پیش آیا اور رام رتن نے اپنا لٹھ مدعی پر مارا جس کی وجہ سے ہاتھ اوتر گیا ہم یہ کیفیت دیکھ کر اپنے کھیت سے دوڑے تب مدعی مذکور کو اوس کے ہاتھ سے چھوڑایا گیا ہم نہ آتے تو مدعی کو بہت مارتے

العبد مرلی اہیر کاشتکار

تحقیقات متعلق رپورٹ سب انسپکٹر

جناب عالی۔ کمترین نے حسب الحکم موقع واردات پر پہنچ کر تحقیقات حسب ضابطہ کی اور موقع دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ واقعی مدعی کا بہت نقصان ہوا ہے۔ اس کے تمام کھیت کاشت شدہ مویشیوں نے اجاڑ دیئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملزم رام رتن مدعا علیہ نہایت شریر اور سرکش ہے۔ اور مدعی کا کوئی قصور نہیں ہے۔

العبد
کالی چرن سب انسپکٹر

اظہار رام بخش مدعی عدالت کے سامنے

عدالت۔ تیرا نام کیا ہے۔ رام بخش۔ باپ کا نام۔ رام سنگھ۔ عمر ۴۰ سال
پیشہ۔ کاشتکاری۔

اس فساد کی کیا وجہ ہے۔ حضور میں کھیت کی رکھوالی کر رہا تھا کہ کل شام کو رام رتن اہیر اپنی تمام مویشیوں کو لیکر میرے کھیت سے نکلا اور اس کی بکریوں نے میرے تمام کھیت کو کھا لیا اور کچھ خراب کر دیا۔ غرضکہ میرا تمام کھیت اجاڑ دیا تب میں نے روکا کہ تم ہمیشہ خواہ مخواہ مویشی اس طرف کیوں لائے ہو تم دوسری طرف جب راستہ سے ہمیشہ چلتے تھے کیوں نہیں گئے یہ بات سنتے ہی

لام رتی نے مجھکو گالیاں دیں اور بہ زبردستی و سرکشی میرے ساتھ مار پیٹ کی۔
چنانچہ مدعا علیہ نے ایک لاٹھی اس زور سے ماری کہ جسکی چوٹ سے میرا دانت ہلا اور ٹوٹ گیا یہ معاملہ دیکھکر کاشتکار الہی بخش و لام دین اور موتی اپنے اپنے کھیتوں رکھوالی کو رہے تھے دوڑ آئے اور مجھکو انکے ہاتھ سے ہر شخص ۔۔۔ چھڑایا حضور اگر مجھکو وے دونوں آکر نہ چھڑاتے تو مدعا علیہ مجھکو سخت مارتا۔ اور از رو زبردستی کھاس ہمارا اس علاقہ سے اپنے مویشی کو لیجایا کرینگے۔ العبد

لام بخش کاشتکار

نقل سمن واسطے حاضری مدعا علیہ حاضری مدعا علیہ کیلئے عدالت سے جاری ہوا

اجلاس صاحب مجسٹریٹ بہادر

سمی لام بخش کاشتکار — مدعی

بنام

لام رتی اہیر ولد رام سنگھ — مدعا علیہ

دعوا مار پیٹ و نقصان رسانی

جبکہ مدعی حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا تمہید کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ثبت منہ سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ بہادر بخط انگریزی — مہر عدالت

پیشی مقدمہ اجلاس مجسٹریٹ صاحب بہادر

اظہار - لال بخش مدعا علیہ - تیرا نام کیا ہے - لال بخش - باپ کا نام لال سنگھ

عمر ۲۸ سال - پیشہ چرواہا -

لال بخش نے سنا رسیدہ جو نکلی وہ صحیح ہے اور اسکے کھیت کا نقصان کیوں کیا

حضور ہم اپنی بکریاں اور مویشی لیکر جنگل کو جاتے تھے کہ اتنے میں کچھ بکریاں نکلکر

اسکے کھیت کی منڈیر پر چڑھ گئیں ہم نے فوراً اپنی بکریوں کو اتار لیا اور کچھ بھی نقصان

نہیں ہوا اور نہ ہم نے کھالو مالا مدعی جھوٹ بولتا ہے بلکہ وہ خود مارپیٹ کرتا ہے قسم ہے اللہ کی

اور نہ ہم نے اسکے کھیت کا نقصان کیا - العبد لال بخش مدعا علیہ

مدعا علیہ سے حاکم کا سوال

سوال - کیا تم خود اقرار کرتے ہو کہ تمہاری بکریاں مدعی کے کھیت کی منڈیر پر چڑھ گئی تھیں اور تم نے

حاکم اپنی بکریوں کو مدعی کے کھیت سے بلا نقصان کے باہر نکالا پھر تمہارے

ساتھ مدعی نے زبردستی کی پھر اسکا کیا سبب ہے کہ مدعی کے ہاتھ میں کیونکر چوٹ آئی

اور اسکے کھیت کا کیسے نقصان ہوا جیسا کہ تم نے کہا اور گواہ بیان کرتے ہیں

جواب - حضور ہم نے مدعی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ ہماری بکریوں نے اسکے کھیت کا نقصان کیا

اور نہ ہم نے اسکو کوئی ... معلوم نہیں کہ اسنے اپنے ہاتھ میں کیا مار لیا ہے یہ کام صرف مدعی نے کیا ہے

العبد لال بخش مدعا علیہ بقلم خود

سوال ۔ کیا تم صفائی میں گواہ پیش کرو گے ۔

جواب ۔ نہیں حضور ۔

مقدمہ بحاضری ملزم و مستغیث پیش ہوا بیان ملزم نوٹ کیا گیا اور ثبوت کا تکملہ ہو کر بیان ملزم لیا گیا چونکہ ملزم کو کوئی عذر الت پیش کرنا منظور نہیں ہے لہذا ۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ بغرض سماعت حوالہ عدالت سیشن جج تجویز ہو کر بتعین تاریخ و سنہ پیش ہو ملزم سے نسبت حاضری عدالت محلکہ ذاتی تعدادی روپیہ و ضمانت تعدادی روپیہ لیا جاوے تاریخ پیشی سے مستغیث کو اطلاع دی جاوے ۔

نمونہ فارم محلکہ و ضمانت نامہ برائے حاضری عدالت

محلکہ و ضمانت نامہ وقت تحقیقات ابتدائی روبرو مجسٹریٹ

(۴۹۶ و ۴۹۹ و ضمیمہ ۵ نمونہ نمبر ۴۲)

بعدالت ـ ضلع

مجسٹریٹ

دستخط نمبر تاریخ ۱۹۳۷ء

میں ... ولد ... قوم ... ساکن ... ضلع ...

جرم ... کا ملزم ہوں ... حسب ... مجسٹریٹ مقام ... آیا ہوں ...

ضمانت واسطے حاضر ہونے عدالت مجسٹریٹ میں اور نیز عدالت سشن اگر ضرورت ہو طلب ہو تو میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ ہر روز ملال تحقیقات ابتدائی جو جرم مذکور کی بابت عمل میں آئے مجسٹریٹ مذکور کی عدالت میں حاضر رہونگا اور اگر وہ مقدمہ تجویز کے لئے عدالت سشن میں کمیٹ کیا جاوے تو عدالت مذکور میں بغرض جوابدہی الزام جو مجھ پر لگایا گیا ہی موجود اور حاضر رہونگا۔ اگر حاضر ہونے میں قصور کروں تو مبلغ ایکسو روپیہ ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہ کو بطور تاوان ادا کرونگا۔

موزخہ ۵ جولائی ۱۹۳۷ء دستخط اللہ رکھا بقلم خود

فرد قرار داد جرم

چونکہ بیان اللہ بخش مدعی اور اظہار گواہان مدعی سے بخوبی ثابت ہے کہ ملزم نے مدعی سے نہایت زیادتی کی اور اس کو بلا وجہ نقصان پہنچایا جسکا ثبوت سابقہ نقصان رسانی کے خود مدعا علیہ کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ سخت شریر اور فسادی ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ

حسب ضابطہ بابت جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے مبلغ پچاس روپیہ جرمانہ و شش ماہ قید سخت اور در صورت ادا نہ ہونے زر جرمانہ کے تین ماہ قید اضافہ کی جاوے۔

دستخط حاکم

موزخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء

باب ششم

تنقیدی مضامین

موازنہ اشعار

شائقین ادب کے لئے ہم یہاں بعض اشعار کا موازنہ درج کرتے ہیں اور اس مضمون کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اولاً غالب اور ذوق کے ہم مضمون اشعار کا موازنہ ثانیاً انیس اور دبیر کے بعض اشعار کا موازنہ

ع ۱ مرزا غالب

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

ع ۲ ذوق

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا
آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

موازنہ نمبر ۱ میں ابتداء تمہید اقتضائے مقام کے خلاف ہے نمبر ۲ میں بلاغت کی شان ترکیب کی برجستگی سیاق کلام اور تخاطب جو اس مضمون کی شان کے شایان ہے موجود ہیں اس لئے مصرعہ نہایت خوب ہے

ع ۳ غالب

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

ع۴ ذوق

ایک ایک کچی ترے سر میں ہے دُرِ آلائیں   سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا

موازنہ نمبر ۳ میں سر پر چڑھنا کہ دو الفاظ معًا ظرف کلاہ افضلیت
سر پر ثابت ہوتی جو خلاف مقام تھا ہے نمبر ۴ میں غضب کا مضمون ہے تفصیل
ترقی ہے دستار اور سہرے کی دونوں کی تعریف ہے۔

ع۵ غالب۔

ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی   تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا

ع۶ ذوق

اک گہر بھی نہیں صد کان گہر میں چھوڑا   ترے انبار لے لے جو گوہر سہرا

موازنہ نمبر ۵ میں پروئے گئے ہوں گے اور بنا ہوگا - الفاظ شک میں جو قوت مضمون کے
منافی ہے خلاف ہے ع۶ میں تاکید اور قوت ہے مضمون میں تمام میں ملاحظہ ہو اک
گہر بھی نہیں اور تعداد گوہر بھی بہ نسبت ع۵ کے کہیں زائد ہے ملاحظہ ہو صد کان گہر

ع۷ غالب

رخ پہ دولہا کے جو گرمی سے پسینہ ٹپکا   ہے رگ ابر گہر بار سراسر سہرا

ع۸ ذوق

روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے انوار   تار بارش نما ایک سراسر سہرا
موازنہ نمبر ۷ میں پسینہ کے قطرے کو گوہر سے تشبیہ دی ہے اس لئے سہرا رگ ابر گہر بار ہوا

ع۸ میں مضمون کی ندرت البتہ قابل داد ہے۔ شعر کی قوت متخیلہ نے ایک نورانی سہرا بنا دیا ہے
جو "نور و تجلی" نور کا ہے

ع۹ غالب

جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں ہیں اک چیز
چاہیے پھولوں کا بھی ایک مقرر سہرا

ع۱۰ ذوق

پھرتی خوشبو میں اترائی ہوئی باد بہار
اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

موازنہ ظاہر ہے اصلاح کا حق جو ع۸ میں ادا ہوا تھا اس کا عشر عشیر بھی ع۹ میں نہیں ہے جی میں اترائیں نہ موتی مقام بیان کے خلاف ہے ع۱۰ میں زبان کا زور اور فصاحت بھی قابل داد ہے

ع۱۱ غالب

رخ روشن کی دمک گوہر غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغ مہ و اختر سہرا

ع۱۲ ذوق

وہ کہو صل علیٰ یہ کہو سبحان اللہ
دیکھے منھ پر جو تیرے مہ و اختر سہرا

موازنہ ع۱۱ کا حاصل یہ ہے کہ رخ روشن ماہ اور سہرے کے گوہر اختر ہیں اور نمبر ۱۲ کا مستفاد یہ ہے کہ آپ ہی مہ و اختر سے بہتر ہیں ع۱۲ کی ترکیب چستی اور طرز

اور نہایت درجہ مصنوعی ہے ۔ ع ۱۱ کے قول ۔ ع ۱۲ کے الفاظ میں جو بے لطفی اور لطف ہے وہ اہل ذوق پر ظاہر ہے ۔

ب - دبیر ع ۱   کسی نے نہ دی انگوٹھی رکوع و سجود میں

انیس ع ۲   سائل کو کس نے دی ہے انگوٹھی نماز میں

موازنہ ہر دو مصرعہ حضرت علی علیہ السلام کی ذات نے قیام میں لیکن نمبر ۱ کا استفہام اقرار بے محل سا ہے اور نمبر ۲ کا استفہام مقتضائے مقام کے خلاف ہے ثانیاً نمبر ۲ میں نماز کا لفظ بہ نسبت رکوع و سجود زیادہ مختصر ہے ثالثاً نمبر ۲ میں مفعول کا اظہار ہے یعنی سائل نمبر ۱ میں اس کا خلاف ہے اور بے محل ۔

دبیر ع ۳   آنکھیں نہیں کچھ اور نہ مردم کو خبر ہو

انیس ع ۴   آنکھیں نہیں پتلی بھی اگر ترک کو خبر ہو

موازنہ ع ۳ میں مبالغہ ہی مبالغہ ہے اور بہ حقیقت سے ان نیچرل ہے لیکن ع ۴ میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ترک با خبر نہ ہو سکے ثانیاً پتلی کا لفظ جو یہاں ہے شعر کی کیفیت کو اور تعمیم کرتا ہے اور یہ بات وہاں نہیں ہے ۔

دبیر ع ۵   رویا میں جو حسین کو رویا ہی کرتے ہیں

انیس ع ۶   حسرت ہے اس خواب میں رویا کیجئے

موازنہ ۵ جملہ فعلیہ ہے اور ۶ جملہ اسمیہ اور علم معانی سے واقف ہو چکا ہے کہ جملہ اسمیہ
میں بہ نسبت فعلیہ کے دوام و ثبات بدرجہ اتم ہوتا ہے ثانیاً خواب کا لفظ جو
نمبر ۶ میں ہے رویا سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہی عربی رویا (عربی) اور رویا (ہندی)
میں تنافر ہے جس سے کچھ خوش صورتی پیدا ہو عدم توالی ۵ اور عدم تنافر الفاظ وغیرہ
گو ثقل تنافر پیدا ہو جاتا ہے ثالثاً حسرت کا لفظ جو ۶ میں ہے مضمون کا حسن دوبالا کرتا ہے

دبیر ۷ جیسے مکاں سے زلزلہ میں چلے مکان

انیس ۸ جیسے کوئی بھونچال میں گھر چھوڑ کے بھاگے۔

موازنہ ۸ میں زیادہ روانی اور انسجام ہے اور ثانیاً اس میں فلسفۂ زبان ایک مہتمم
بالشان قاعدہ پر عمل ہوا ہے وہ یہ کہ بہ لحاظ صورت حال کے تصویر اصوات
حروف سے کھینچ گئی ہے یعنی بھونچال۔ گھر۔ چھوڑ۔ بھاگے میں جو خاص
آوازیں پیدا ہوتی ہیں وہ ذہن کو اس خاص حقیقت تک مضمون کی صحیح پیش
کرتی ہیں ثانیاً ۸ میں ایک جملہ ہے جسکے ارکان کمی موضوع ہیں۔
برخلاف اسکے ۷ میں فعل زلزلہ ہے اور گھر چھوڑ کے پر زور اور بامعنی
الفاظ بھی مفقود ہیں۔

پرندوں کی کمیٹی

جب ہُدہُد سبا کی شہزادی بلقیس کے ہاں حضرت سلیمانؑ کا پیغام لیکر چلا تو ایک روز صبح کے وقت اُس کا گذر مشہور باغ خرم میں ہوا۔ سہانا وقت پیروں میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بھری ہوئی۔ ہُدہُد آسمان پر آنکھیں لگائے ہوا اڑا جا رہا تھا۔ رنگ برنگ خوشنما پھول جنہوں نے ہوا کو سونگھ بہت معطر کر رکھا تھا باغ میں کھلے ہوئے تھے۔ یہ بہار دیکھکر ہُدہُد کا جی للچایا ٹھٹکا اور تھرتھراتا ہوا نیچے اترا۔ وسط باغ میں ایک خوشنما چشمہ بہہ رہا تھا جس کی لہریں بڑی تیز تھیں اور درختوں سے ٹکرا رہی تھیں کنارے پر نرگس و یاسمین کے پھول جھک جھک کر پانی کو سجدہ کر رہے تھے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ہزاروں طرح کے درختوں پر خوش الحان پرندے جن کو قدرت نے میٹھی اور سریلی آوازیں عطا کی تھیں گم سم بیٹھے ہیں۔ ہُدہُد کی صورت دیکھتے ہی پرندے استقبال کو آئے۔ اور اظہار خوشی کے واسطے گیت گانے شروع کر دئے۔ چونکہ خرم کے تمام جانور عرصہ سے سوگ میں گوشہ نشین تھے آج پرندوں کے خلاف عادت صدا سنکر سب کے سب درختوں کے پاس جمع ہو گئے۔ شکریہ ختم ہو چکا۔ تو طوطی ہزار داستان نے آگے بڑھ کر ادب سے اس طرح عرض کیا۔

میں تمام پرندوں کی طرف سے وکیل ہو کر آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں
آپ ہمارے سرتاج ہیں ہماری حمایت کیجیے۔ سیاہ لڑکیاں ہماری جانی دشمن ہیں
ہم آزادانہ ہوا میں سیر کرتے ہیں۔ اڑتے ہیں پھرتے ہیں مگر وہ ہمکو گرفتار کر کے طرح طرح
کی تکلیفیں دیتی ہیں۔ اسی رنج و غم میں ہم نے گوشہ نشینی اختیار کی اور یہ عہد
کر لیا کہ کبھی ایک لفظ زبان سے نہ نکالیں گے اور نغمہ شیریں جو ہم پر یہ تمام
آفتیں لاتا ہے اس سے بالکل قطع تعلق کر لیں گے۔

جب طوطی اپنی مصیبت کا حال بیان کر چکی تو ایک چوہا جو بہت بڑا سامنے
آیا سر جھکا کر سلام کیا اور یوں عرض کرنے لگا۔ وزیر اعظم آج ہفتہ بھر ہوا
لقمہ درختوں کے پتوں سے چھپا ہوا نکلا ہوں کہ جمعرات کو میری ماموں زاد
بہن کا چالیسواں ہے۔ رشتہ دار اور ایک معزز عہدہ دار مقیم یہاں گلگشت
کو آئے۔ میرا مرحوم بھائی سوسن کے ایک پتہ پر بیٹھا صبح کی ٹھنڈی ہوا کھا
رہا تھا۔ اور اب جو سحر ہوئی اس جا رہا تھا۔ سنگدل مقیم کی
نے بیکس ٹانگیں توڑ دیں پر نوچے اور پاؤں سے مسل کر چلتی ہوئی گئی۔
غرض بہت سے جانور باری باری اٹھے اور اپنی تمام رام کہانی اول سے
آخر تک دہرائی۔ ہد ہد عظیم الشان نے زبانوں کی مصیبت سنکر ہمدردی

پیدا ہوئی اور مخاطب ہو کر بولا۔ میں ہر طرح سے تمہاری ملکہ کو تیار ہوں۔ آؤ میرے
ساتھ شہزادی کے دربار میں چلو۔ اس کے بعد ہُدہُد پر تولنے لگا اور اڑا۔ اور اس کے
پیچھے پیچھے تمام فوج روانہ ہوئی۔ جب یہ لشکر سبا کے قریب پہنچا۔
تو زمین نے آفتاب کی لالی سحر پردے میں چھپا دیا تھا درختوں پر ان سب نے
بسیرا لیا اور صبح ہوتے ہی شہر میں داخل ہوئے۔

بلقیس کا دربار

(۲)

شہزادی بلقیس کا دربار گرم تھا امراؤ وزرا اپنی اپنی نشستوں پر مؤدب بیٹھے تھے
گویا فرشتہ دیوں کے کثرت سے دیوانِ عام پٹا پڑا تھا مگر شہزادی کے رعب سے سناٹا
چھایا ہوا تھا پرندوں کے جمِ غفیر نے دن کے اجالے اور حشمت الٰہی کو اندھیرا
کر دیا۔ بلقیس نے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو سب سے آگے ہُدہُد اور پیچھے پیچھے تمام قافلہ شہزادی
کے آنکھ اٹھاتے ہی ہُدہُد نیچے اترا۔ زمین بوس ہو کر فرضِ منصبی ادا کیا اس قافلہ کے
آنے کی وجہ بیان کی؟ شہزادی کی اجازت پر جانوروں نے اس طرح اپنی داستان
شروع کی۔ ہماری حور العین شہزادی! عمر و اقبال روز افزوں ہو۔ ہم مظلوم بڑے دکھی ہو کر

دختر الفلس کی دربار میں حاضر ہوتے ہیں ہماری فریاد سن اور ہمارا فیصلہ کر تیرے انصاف کے
ڈنکے چاروں طرف بج رہے ہیں دور دور سے لوگ تیرے حضور میں آتے ہیں اور داد پاتے ہیں یہاں بھی نظام
نے حال ہی میں ستیہ پکیر ایک گھاٹ پانی پی رہے ہیں مگر تیرے تمام رعیت میں سے ایک ہم
ہی بدنصیب ہیں جن پر دنیا بھر کے ظلم ہم پر ہو رہے ہیں اور ہم زبان نہیں ہلا سکتے۔ شہنشاہ معاف
کیجیو تیرا یہ دور حکومت ہمارے واسطے قیامت ہو گیا۔ گو ہم پرند سہی مگر مخلوق
ہونے کے اعتبار سے تیرے برابر ہیں۔ ہمارے جسم میں بھی روح ہے اور تکلیف کا احساس ہم
بھی ویسا ہی ہے جیسا تیرا اور رعیت میں۔ الفلس کے دھاک سنکر ہم نے
اپنے وطن عزیز اقارب سب چھوڑا اور تیری سلطنت میں آباد ہوئے مگر ہم
مٹھی بھر اس سزا کے مستوجب اور ایسے جرم کے قابل نہ تھے جو تیری حکومت
میں آکر ہم کتنی بڑی بے بسی کا شکار ہیں۔ ہمارے جانی دشمن ثابت ہوئے۔ انکو ہماری
پیاری جانوں کی ذرا پروا نہیں۔ ہمکو قید کریں۔ ہمارے پر نوچیں بھوکا رکھیں پیاسا
ماریں اور اُف تک بھی نہ کریں ہم۔ اے شہنشاہ ہم تیرے دیس میں آکر لٹ
گئے۔ تیرے بے رحم رعیت نے ہمارے کلیجے کے ٹکڑے ہم سے جدا کئے۔ شہنشاہ ہم
ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہم سے چھین لئے جائیں۔
اے شہنشاہ! وہ تیرے نزدیک جانور فضول جنہیں بدتر ہیں مخلوق ہو رنگ

مگر سینے پر ہاتھ رکھ۔ مامتا آدمی جانوروں سب میں برابر ہے ہم چپکے بیٹھے دیکھتے ہیں اور اُف نہیں کرتے۔ تیری رعیت کے ظالم ہاتھ۔ ہماری امیدوں خوشیوں اور ارمانوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں اور ہم بے بس و بےکس ان کی جانوں کو دُعا دیتے ہیں۔

شہزادی! زندگی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان دوسروں کی زندگی ہیچ سمجھے اور اپنی آسائش و آرام اپنی مرضی اپنی خواہشوں کے مقابلہ میں دوسروں کا لحاظ نہ کرے ہمارے گھونسلے اُجڑیں ہم زندگی گرفتار ہوں گھر چھوٹے یار چھوٹے مگر پھر بھی بے رحموں کا پیٹ نہ بھرے

بلقیس خدا سے ڈر اور مرنے کو مرنا سمجھ ہماری آہ نہ لے۔ ٹوٹے مجروح دلوں کی فریاد ہے اگر تو نے ہماری طرف توجہ نہ کی تو یاد رکھیو آہ ادھر سے ادھر جانے والی نہیں۔ سیدھی عرش کی فریاد ہو گی۔ اگر منھ سے ادھر اُٹھ گیا تو پھر یہ عرش کے کنگرے تک ہلا دے گی۔ ہم نے صبر کیا۔ صبر کیا۔ ہمارے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے دیکھے۔ بچے بچھڑا اپنے اتنا نہ ستا کہ دُکھے دلوں سے آہ نکل جاوے! ہماری دعا لے اور نمک حلالی پر غور کر ان ظلموں پر جو حضرت سلامت کی ذات نے اٹھا رکھے ہیں ہماری زبانیں ہر وقت تیری خیر خواہ اور ہمارے دل تیری ترقی کی دعا گو ہیں۔ ہمارا رونگٹا رونگٹا تیرے احسانات کا

مشکور ہے اور ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ مشرق سے مغرب تک تیرا راج ہو دنیا میں پھوٹے پھلے اتنا زیادہ کہ عمر خضر اور نصیبہ سکندر ہو ۔!

شہزادی محترمہ! ہماری نادار حالتوں پر رحم کی شفقت کی نظر دیکھ اور انصاف کے کانوں سے سن ورنہ ہم جانوروں کی بات لکھ دے اگر ہمارا اتنا بددعا کر بیٹھی تو اُلٹ تیرے لوہے کے دروازے پر جلے آگے ہم اور تو دونوں برابر ہیں بلقیس بے زبانوں کا صبر خالی نہ جانے دیجے شہزادی انصاف سے کام لے اور صفحۂ تاریخ پر اپنی یادگار چھوڑ کر ہماری اور تیری آنے والی نسلیں ہمیشہ بھلائی سے یاد کریں ۔

منیرہ کا گھر

(۳)

کوٹھی کی وضع پر ایک چھوٹی خوبصورت سے مکان ہے جس کے ساتھ ایک خوشنما باغیچہ لگا ہوا ہے منیرہ اور اس کا خاوند دونوں میاں بیوی بیٹھے ہیں گیارہ بارہ برس کی دو لڑکے کھیل رہے ہیں اور ایک دودھ پیتا بچہ ہنگوڑے میں پڑا جھول رہا ہے اور پیچھے کی دو لڑکیاں جو دس بارہ برس سے زیادہ نہ ہوں گی گھر کے کام دھندوں میں مصروف ہیں چھوٹی لڑکی ماں کے حکم سے ایک پانی کا بھرا ہوا گھڑا اٹھا کر لائی بیچ میں پڑا تھا کونڈا اٹھو لگی برابر ہو

میں رکھی تھی صراحی اسی جا پر مغیرہ کی جگہ سے رحیم کا ماما کچھ ہرا اس نام بھی ساتھا بیٹی کی
چونکہ پیچھے زیادہ متوجہ نہ ہوئی ہاں صراحی ٹوٹنے کا رنج ہوا اور یہ بھی وجہ تھی کہ اس نے بیٹی کی
اندھی اور دھندلی سی حال باتیں سنا ڈالیں داہنی طرف کمرے میں ایک ٹاٹ کا نیچہ کر رکھا تھا
بائیں طرف کبوتروں کی کابک صحن میں مرغیاں بطخیں پھر رہی ہیں۔ کھانے کا وقت آیا پہلے
مرد کھانا کھانے بیٹھے رہے پھر آم آئے پھر دس آم تراش کر مغیرہ کے سامنے میاں نے اور بچوں
کے آگے رکھے اس کے بعد دونوں لڑکیوں کو لیکن آپ کھانا کھانے بیٹھیں ایسا آیا دو آم
دو بیٹیاں چار چار پھانکیں فی کس پڑیں!
شام کے وقت لڑکے کھیل کود میں مصروف ہوئے لڑکیاں کھانے رنیدہ صفیہ بیچاری بے
طوطے نے کہا ہو میٹھو بیٹھے کو روٹی دو مغیرہ دوسرے کاموں میں ایسی محو تھی کہ پرندے تک
نہیں چھوٹی لڑکی بیچاری کسی ضرورت سے ادھر نکلی تو دیکھتی کیا ہے دونوں کلیاں سوکھی
پڑی ہیں دانہ نہ پانی ہے اور بیٹھے اونگھ رہے ہیں۔ کابک کی طرف جا کے دیکھا تو ابھی تک
کبوتر بھی کھولنا بھول گئے بیچارے سارا دن سب بے زبان جانوروں کو صاف بیت گیا لڑکی ان
جانوروں کو دانہ پانی ڈال رہی تھی اتنے میں گود کا بچہ روتا ہوا اٹھا اور مغیرہ سب کاموں
کو چھوڑ چھاڑ اس کی طرف متوجہ ہوئی بہتیرا بہلایا مگر اس کو کچھ ایسی ضد آ گئی کسی
طرح چپ نہ ہوتا تھا [illegible] لگائے ہو رہی تھی اتفاق سے سامنے مونڈھے پر چڑیا آئی بچہ کو بہلا

رہتی ماماتا ماری دور دراز سے ہم چار دانے چرا چھپا چگ کر آتی اور بچہ ہی پیٹ
میں ٹھال دیتی تھی مغیرہ نے بچہ کو بہلانے کو ایسی ہی ذریعہ سوچا چڑیا کو دانے کو
تلاش میں ادھر گئی مغیرہ نے بچہ اتار اپنے بچہ کو ہاتھ میں دیدیا تھا ! میاں نے
ہاتھ میں چڑا لگی غریب چڑیا پلٹی تو بچہ نداردہ چیں چیں کی آواز سنکر ادھر آئی ہر چند
چیخی چلائی روئی پیٹی منت کی سماجت کی مگر اب کیا بچہ ملنے والا تھا گرمی کے
دن مٹھی میں بھنچا ہوا بچہ چار منٹ میں گھٹ کر مر گیا۔

اتنے میں مغیرہ کا خاوند باہر سے ایک حکم نامہ لکھا لایا جس میں جو تون میاں بیوی
کو سنہزادی بلقیس نے یہ ہدایت کی تھی۔

سنا ہے کہ ان بے زبانوں پر تمہارے ظلم حد سے زیادہ گذر گئے اب بھی احتیاط
کرو سمجھے نہیں گیا چند روز کے زندگی کے واسطے دین ودنیا غارت نہ کرو تمہاری
سب خبریں ہم تک پہنچ رہیں اور برابر پہنچیں گی جس وقت ہم نے تم کو
سزا دینی شروع کی تو کچھ نہ ہو سکیگا۔

چپ کی داد

(۴)

ماہ محرم کی اکیسویں تاریخ مغیرہ کے واسطے قیامت تھی دودھ پیتا بچہ رات کو

بھلا چنگا لیے کر سوئی صبح کے وقت بخار میں ہل ہل رہا تھا چند دوائیاں
دیں اور ٹھنڈائیاں پلائیں مگر لمحہ بہ لمحہ اور ساعت بہ ساعت بچے کی حالت ابتر
ہوتی گئی دوپہر سے پہلے پہلے برس سوا برس کا کھیلتا مالتا بچہ ہاتھوں میں آ گیا دنیا
بھر کے جتن کر ڈالے مگر ٹوٹی کو بوٹی کہاں بخار کے ساتھ سانس اور ساتھ ہی
بہتی کلیجے پر چھریاں چل رہی تھیں بھنچ بھنچ لیتے دوا دی اور بگڑ گیا کلیجے سے لگائے بیٹھی تھی اور
گڑگڑا گڑگڑا تندرستی کی دعائیں مانگ رہی تھی دفعتہً بچہ کلبلایا میاں میاں کہہ کر ممیا رہی
تھی بچہ کو ایک ہچکی آئی ہاتھ پاؤں کا ہلنے اور تڑپ تڑپ کر معصوم کے ہاتھوں
میں سرد ہو گیا۔

موٹا تازہ گورا چٹا گل گوتھنا سا بچہ جس کو دیکھ کر غیروں کو پیار آتا تھا چند گھنٹوں
میں معصوم بدنصیب کی گود ہمیشہ کے واسطے سنسان کر گیا دیوانہ وار چاروں طرف
پھرتی ننھی ننھی جوتیاں منے منے کھلونے اٹھاتی سر پر رکھتی آنکھوں سے لگاتی ہمکا ہمک کر
گود میں آنا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر لپٹنا دل سے نہ جاتا تھا پورے بیس روز اسی طرح زندگی
بسر کی صفر کا دوسرا ہفتہ تھا محسن بچہ کا ہاتھ پکڑے باغ میں ٹہل رہی تھی جھٹ پٹا
وقت تھا اور چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ٹہلتے ٹہلتے گھاس کے اس قطعہ پر پہنچی
جہاں وہ چھوٹا سا بچہ گھٹنوں چلتا کھیلتا تھا بچے کی یاد نے ایک بے چین کیا کہ لوٹ

اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی گھاس میں ایک جانب خدا جانے کب سے چھپا بیٹھا تھا ٹڈے لڈو کا قدم رکھنا تھا سانپ نے جھپٹا پھن اٹھا کر کھڑا ہوا اور پھر آگے کو چل دیا بچہ کی زبان سے اتنی بات نکلی کہ ہائے اماں سانپ نے ڈس لیا ماں اور وہ ماں جو ابھی ایک صدمہ سے نہ سنبھلنے پائی تھی کلیجے کے ٹکڑے پر دوڑ کر جھپٹ گئی چاہا بہت کہ بچے کو سنبھالے مگر نہ سنبھال سکا گرا اور گر کے دھڑ ہاتھ پاؤں پٹخنے لگا بدنصیب ماں کی نگاہ اپنے لال کے چہرے پر تھی بدن سن ہو گیا تھا اور حواس باختہ تھے بچے کا سر ماں کے زانو پر تھا کبھی اس کو دیکھتی تھی کبھی آسمان کی طرف منہ اٹھاتی تھی دو باتیں منہ سے لگے ہونگے بچہ نے ماں کے چہرے کی طرف آخری دفعہ حسرت آمیز نظر ڈالی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان نے یاری نہ دی دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کے گلے میں ڈال دئے ایک ہچکی آئی اور رخصت ہوا۔

بہت دیر تک ٹکٹکی باندھ بچہ کو دیکھتی رہی جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ بارہ برس کی محنت ہمیشہ کے لئے زمین برابر ہو گئی اور یہ بچہ جو انگلی پکڑ کر ساتھ ساتھ ٹہل رہا تھا ہمیشہ کے واسطے سو گیا تو ایک چیخ ماری اور یہ کہتی ہوئی اٹھی۔

آہ دنیائے ناپائدار کلیجہ توڑ دیا

لالہ تڑپتی تڑپتی صبح ہوئی تو خواب میں ایک شخص کو کھڑا دیکھا جسکا نورانی چہرہ اور

بزرگ ہوکر خلیل تھی معیر کی طرف اسنے انگلی اٹھائی اور اسی طرح شروع
کیا سنگدل معیر کہ! تو اس سے زیادہ کی سزا کی مستوجب تھی تو نے جیسے جیسے
ظلم دنیا میں ڈھائے اپنی آنکھوں یاد داشت تجھکو جھکتنی باقی ہے تو نے ایسے معصوم بچوں کو
جو سچ پوچھ تیرے یہاں چند روزہ مہمان ہیں کبھی وقعت کی نظر سے نہ دیکھا
تجھکو نہیں معلوم کہ انکو اپنی آئندہ زندگی میں کیا کیا مصیبتیں آنے والی ہیں۔ انکی خوشی اور
فارغ البالی کا زمانہ ہی چند روز تھے مگر تم دونوں میاں بیوی نے کبھی محبت کی نگاہ نہ ڈالی
اور اس بیفکری کے وقت کو جو تمام عمر میں انکے واسطے غنیمت تھا کبھی خوشی سے نہ گزرنے دیا
اے ظالم ماں باپ یہ غریب بچے نہیں جو ماں کی چڑیوں کی طرح تمہاری بچیاں چکی ہیں
عنقریب تم سے رخصت ہونیوالے ہیں طرح طرح کی تکلیفیں اور فکر و رنج و غم انکے
سر پر ہیں مگر یہ غریب لڑکیاں یہ سیدھی سادی ہیں۔ اپنے بچپن کو کیا خاک یاد کریں گی یہ کہنا کیا
بیجا ہوگا کہ بہلا تو بچپن بھی تکلیفوں ہی میں گزرا! اچھا کیا اور ظالم معیر کہ! تو نے
لڑکوں کو ہر قسم کی عیش کرائے اور آرام دیئے مگر ان بدنصیبوں کی راحت کا کبھی خیال
نہ آیا بچی کبھی سالن میلے کچیلے کپڑے الٹا ہی تھا تیرے نواسے قیمتی کپڑے لڑکوں نے کم
اے شقی القلب تجھکو یاد ہوگا کس طرح وہ چڑیا اپنے پیارے بچے کو ادھر ادھر
اور اس محبت سے وہ بچہ پر پھیلا پھیلا کر اور پھڑک پھڑک کر ماں کی طرف جھکا

رہا تھا تو دتے محض اپنے بچہ کو خوش کرنے کے واسطے اپنی جان لی۔ کیوں نہ متغیر کرے؟ چڑیا
کو اتنا کیا کہتی ہو گی! کیا تو اور یہ بے زبان چڑیا ایک خالق کی مخلوق نہیں اے نابکار
تو کسی ہمدردی کی مستحق نہیں یہ جو کچھ تجھے بڑی دنیا کا دنیا میں ہے ابھی ایک زبردست
بادشاہ کا دربار اور ایک منصف حاکم کرسی پر بیٹھے باقی ہے جہاں تجھکو ان تمام بے رحمیوں
اور بے انصافیوں کا جواب دینا ہے۔

تعزیت نامہ

اینیم! نامۂ غم ملا۔ رنج و الم ہوا۔ بجز صبر کے اور کیا کیا جاوے اللہ تعالیٰ
مرحومہ کو خطیرۂ قدس میں مقام اعلیٰ اور درجہ بلند عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل
اور اجر جزیل۔

بھائی رذیلہ کا غم نہ کرو۔ ایک دن آرہا ہے کہ ہم تم مرحومہ سے پھر ملینگے اور
اس طرح کہ جدا نہ ہونگے خدا کرے ہماری وہ ملاقات مسرت خیز ہو۔

اب ہم پر مرحومہ کا یہی حق ہے کہ ایصال ثواب لوجہ اللہ کریں اور محبت
خلوص سے ہاتھ دعائے مغفرت کے لئے درگاہ ارحم الراحمین میں اٹھا لیا کریں
اے خدا۔ "الحمد" پر تجھے اختیار ہے تو زبان پر ہمیں عطا فرما کہ بجز شکر و صبر
و شکایت آمیز گفتگو تجھ سے نہ کریں۔ پاک ہے تیرے مالک الملک! الحمد ہی سے جو موت کو

تجھے قدرت سے تو دنیوی مصائب میں تسلیم و رضا پر ہمیں ثابت قدم کردی تاکہ تیرے
قہر سے بچکر ہم سوہان الطاف و مہربانیاں اور یہ مادی پریشانیاں اور یہ
فرقت الحباب آئینہ عبرت بنکر روحانی مسرت اور مسرت دائم میں تبدیل
ہو جائیں - آمین -

خاک نشین - آزاد

سپاس نامہ

مصطفٰی نواز! تسلیم

آپ مجھے اور خوب ملے شکل و صورت کی پاکیزہ اور بولی کے اچھے انھیں کھاتا ہوں تو محبت کا مزہ پاتا ہوں اور آپ کی یادیں بار بار ہونٹوں سے لگاتا ہوں -

حیرت میں ہوں اس محبت کا بدلہ کیا ہو - بجز ایک اس کے دم بدعا ہیں کہ محبت کی طرح دنیوی آلودگیوں سے پاک ہو لیکن آہ کہ اس پر اپنا قبضہ بھی نہیں ہاں اب اتنا اور کرم ہو کہ میری ناچیز تشکرات قلبی کو قبول فرما کر ممنون کیجئے والسلام

بندے شاکر آزاد

شکایت نامہ

بکلاہ نامہربان - تسلیم و نیاز

ہم نیازمندوں سے مرسلہ خدمت ہو گئے۔ بدقسمتی سے ہم محروم التفات رہا ایک
خادم خیال ہے جو مجھ سے ناراض ہیں۔ خدا کرے اس کی تعبیر الٹی ہو۔
بظاہر میری خطا کچھ نہیں۔ بجز اس کے کہ آپ سے محبت کا سودا دماغ میں
سما رہا ہے اگر یہی باعث عتاب ہے تو اس کی اصلاح مشکل ہے اور اگر کچھ اور بات
ہے تو بیان فرمائیے اور سزائے سکوت کی تاب نہیں۔ ع

یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

مہجور و معتوب (ل)

خطبہ وداعی

حضرات! آج ہم سب اداس چہرے اور غمگین دل لیکر یہاں کیوں جمع ہیں
وہ کون خیال ہے جو ہمیں پریشان کر رہا ہے اور وہ کون جذبہ ہے جو ہمیں از
خود رفتہ کئے دیتا ہے۔ آہ! آج ہم اپنے حقیقی مربی، مخلص سرپرست، سچے
ہمدرد اور قابل تکریم اور واجب التعظیم استاد سے جدا کئے جا رہے ہیں۔
جن کی محبت حکمت آمیز اور جن کا غصہ حکمت آموز تھا۔

آپ ہمارے اخلاق کے مصلح اور قوت حافظہ و مدرکہ کے محافظ و نگہبان تھے
آپ کا لطف تبسم بہار شبنم کی طرح دلوں کو شگفتہ کر دیتا تھا اور آپ کا معنی خیز عتاب

ہمارے سرکشی کے سر کوبی کرتی تھا علم و اخلاق کے دفتر کے دفتر آپ کے الہامی گفتار میں مضمر تھے اور فنون کے دریا کے دشوار گذار مرحلے آپ کی لطیف اشارے سے طے ہو جایا کرتے تھے۔

یہ ناچیز ہستیاں تعلیمی اور اخلاقی بار سے ہمارے سر اور علم کے زیر بار ہیں شرمندگی ہیں اور آپ کے احسانات کا شکریہ قولاً و عملاً کسی طرح ادا نہیں کر سکتے ہمارے آخری درخواست یہی ہے کہ آپ ہماری بے ادبیوں کو معاف کریں اور اپنی دعاؤں سے جدا نہ ہونے دیں گے بلکہ ہمیشہ ورد زبان رکھیں گے۔

ہم ہیں آپ کے حلقہ بگوش ساگرد

طلبائے مدرسہ عالیہ برطانیہ اٹیہ

خطبۂ وداعی کا جواب

پیارے بچو اور ہونہار لڑکو!

تمہارے موء بانہ خدمات اور محبانہ احساسات کا شکریہ ادا کرتا ہوں تم نے میری بہت عزت افزائی کی میری خوشی و ناخوشی کا خیال رکھا بیشک تمہاری محبت کا قلب پر اثر پایا ہوں میں روحانی طور پر تم سے ہرگز جدا نہیں ہو سکتا جب کبھی کسی جگہ بچوں کو مدرسہ جاتا ہوا دیکھوں گا تو تمہارا خیال میرے دل کو تمہاری یاد دلاتا رہے گا

میں دین و دنیا کی کامیابی کے گر ہیں۔ تمہارا نتیجہ اور نام دیکھنے کا مشتاق رہونگا میری خواہش رہے گی کہ تم کو علم میں غزالی، اخلاق میں جنید اور زندہ دلی میں رستم دیکھوں۔ قسم ہے ریاضی کے باصلاحیت اور سائنس کے ادیب ہونے کی، بھاشا کے شیریں اور عربی کے فصیح ہونے کی۔ اگر شوق علم کا ہو اور محنت کا التزام لازمی کامیابی اور شاندار کامیابی اور دین و دنیا کی عزت نیک چلنی اور محض نیک چلنی کا ثمر ہے ع آنا کی یہی ہے صدا آگے بڑھ چلو

شعراء اور ان کے خصائص کلام

سودا۔ قصیدے گوئی کے بادشاہ ہیں۔ ہجو گوئی میں مشتاق ہیں۔ سنگلاخ زمینیں ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ اور شوکت الفاظ بھی ہے جو قصیدہ گوئی کا جوہر ہے برخلاف میر کے۔

میر تقی:۔ تغزل کے مالک ہیں۔ ان کا کلام نہایت پر درد ہے۔ نرمی و لطافت الفاظ جو غزل کا زیور ہے ان کے یہاں بکثرت ہے۔ میر اور سودا کے کلام میں اتنا کم فرق ہے۔ سودا

دوزخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا

میر سودا و دماغ ہو اب کس کو زندگانی کا جو کوئی دم ہے تو افسوس ہے جوانی کا

ناسخ:- اصلاح زبان و بندش میں بہت پابند ہیں - کلام میں اثر کم ہے -

آتش:- کی آتش بیانی مشہور ہے ناسخ ؎

خالی تجھے لباس سے یعقوب ہو گیا
یوسف بغیر کوچۂ کنعاں کا زنداں نہیں

آتش:- جرس کے ساتھ ہمارے بھی ہیں نالے
تیر یوسف کا عاشق کارواں ہے

میر درد:- صوفیانہ شاعری کے لحاظ سے اردو کے حافظ ہیں ؎

حجاب رخ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

مومن:- میں بانکپن ہے ؎

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

وله

الٰہی غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ذوق:- کے کلام میں صفائی - چاشنی اور محاورے کی بندش ہے ؎

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق
اپنی بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

انیس:- رزمیہ شاعری کے بادشاہ ہیں، خوبی زبان، فصاحت، تنوع مضامین آپ کے کلام کے خاص جوہر ہیں -

دبیر کے یہاں لفظی زور و حشو بہت ہے

حالی:- قومی اصلاح اخلاقی شاعری کے علمبردار ہیں ابتدا میں مرزا کا عاشقانہ رنگ رہا مثلاً ؎

تم کو نہ اشرم ہو مجھکو لکھوں ضبط — الفت وہ لا نہ حال چھپایا نہ جائیگا

ابھی اخلاقی شاعری کی طرف متوجہ ہوئے

ہنستے ہیں غیر اپنے ہو نہیں بدنام واقعی — الفت میں جو چھپائیں کیا کچھ زیاں نہیں

مولانا اکبر کے کلام میں محبت وغیرہ کے قافیہ پائے جاتے ہیں جنکا خوبی سے استعمال کرجانا آپ ہی کا حصہ تھا بذلہ سنجی ظرافت شوخی شگفتگی اور مضمون آفرینی جابجا ہے سوشل اور مورل شاعری کے امام ہیں جدید روشنی یا دھرم پر خوب نکتہ چینی کرتے ہیں ان کی شاعری پر احسن الشعر اصدقہ مثال صادق ہوتی ہے

اللہ رے شکر کرکے اترا اترا کے آتے اکبر — ہر روز آتے شاعر ہیں انکی مہربانیاں

شیخ صاحب برہمن لاکھ برتن دیتی — ہے بھجن گائے تو مندر سے نکلتا ہی نہیں

واہ — کبھی جو آتا ہے ذکر مذہب تو آپ ہوتے ہیں صاف منکر

ایضاً — خدا کی ہستی جو دیکھتا ہوں تو یقین رخصت گمان باقی

تعجب آتا ہے طفل ہی پر کہ ہو گیا مست نظم اکبر

ابھی مڈل پاس تک نہ پہنچے ابھی ہیں سب امتحاں باقی

ابتک اسی روش پہ ہے اکبر مست و بیخود — کہدو کوئی عزیز من فصل بہار ہو چکی

چکبست کے کلام میں جذبات محبت وطن کا جوش اور مناظر

قدرت کی تصویروں میں فلسفہ کی جھلک بھی کہیں کہیں خوب ہے ۔

اجل کی نیند میں بھی خوابِ ہستی گر نظر آیا ۔ تو پھر بیکار ہے تنگ آ کے اے امر جینے سے مر جانا

ولہ

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب ۔ موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

ولہ

دفترِ حسن پہ مہرِ یدِ قدرت سمجھو ۔ پھول کا خاک کے تودے میں نمایاں ہونا

باغباں نے یہ انوکھا ستم ایجاد کیا ۔ آشیاں پھونک کے بانی کو بہت یاد کیا

لذتِ دردِ دلِ معراج دکھانے کے لئے ۔ مجھکو بلبل تجھے اللہ نے صیاد کیا

کیا خوب کہا ہے ۔

مے کے قطرے کیا تھے جب تک خم نہ تھے ساغر میں تھے

میرے ہونٹوں تک پہونچنا تھا کہ طوفاں ہو گئے

اقبال ۔ دورِ جدید کے سب سے بڑے شاعر ہیں کلام میں درد و جدت فلسفہ و اخلاق حُبِ قوم و وطن جابجا نمایاں ہے اسلوبِ بیان میں غالب کا رنگ غالب ہے ۔

حسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے ۔ انساں میں وہ سخن ہے غنچہ میں وہ چٹک ہے

یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا ۔ واں چاندنی ہے جو کچھ یاں درد کی کسک ہے

اندازِ گفتگو نے دھوکے دیئے ہیں ورنہ ۔ نغمہ ہے بوئے بلبل بو پھول کی چہک ہے

ولہ

وداعِ غنچہ میں ہے رازِ آفرینشِ گل ۔ عدم عدم ہے کہ آئینہ دارِ ہستی ہے

داغ - کا کلام اگرچہ روزمرہ اور محاورے سے تغزل میں بلند پایہ ہے اور جتنا دقیق غالب کا کلام ہے اتنا ہی سلیس داغ کا ہے۔

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں ‏ ‏ جانے والی چیز کا غم کیا کریں

ولہ

الٰہی بلا کا سخت ہے ظالم ترا مزاج ‏ ‏ اک بندۂ خدا تری خدمت میں چاہیے

کتنی گھر کی بات ہے۔

حاتم کا ہاتھ دولت قاروں و عمر خضر ‏ ‏ اے داغ یہ کسی کو محبت میں چاہیے

ولہ

نہیں سہل کچھ اے داغ یاروں سے کہہ دو ‏ ‏ کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

اور خود فرماتے ہیں۔

کہتے ہیں اسے زبان اُردو ‏ ‏ جس میں نہ ہو رنگ فارسی کا

ولہ

پیچ پڑتے کیا ہو کر دیکھا شعر و غزل کیا کیا داغ ‏ ‏ تم سے تعبیر میں آئے وہ مرا خواب نہیں

غالب - نے ابتدائی مرزا بیدل کی تقلید کی جس وجہ سے ابتدائی کلام میں ان فارسیت کا رنگ بہت ہے۔

ہوائے سیر گل آئینۂ بے مہری قاتل ‏ ‏ کہ انداز بخوں غلطیدن بسمل پسند آیا

شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا ‏ ‏ تماشائے بیک کف بردن صد دل پسند آیا

اور یہ فارسی کہیں کہیں بعض حضرات کے اعتراض کا باعث ہوئی۔

ع۔ تو اور ایک وہ "نہ شنیدن" کہ کیا کہوں۔

(ب) تصوف:—

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگِ گراں اور

بیشک فنائے نفس ہی سے بغیر حصول مطلوب معلوم کس قدر انہیں تحقیق سمجھے

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(ج) ۱۔ فلسفہ:—

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

(ہر شے کا وجود اسکے عدم کا سبب ہے) ۲:—

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

مضمون کو کس خوبی سے سائنس کی روشنی میں جلوہ گر کیا ہے۔

(د) اخلاق:—

نہ کہو گر برا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

(ہ) عاشقانہ:—

ہے سب کہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(و) رندانہ اور خمریات سے

قرض کی پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

رہن شراب ہو گئے آلات میکشی
تھے یہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

(ز) شوخی سے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(ح) بلاغت سے

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(ط) سہل ممتنع سے

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھیے پاتے ہیں بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

(ی) جدت تشبیہ سے۔

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

( ) ندرت تشبیہ سے

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ہستی کو شمع سے تشبیہ دینا کس قدر طبی تحقیقات کے مطابق ہے۔

(ل) شگفتگی الفاظ سے

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا — بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

(م) معنی در معنی سے۔

کون ہوتا ہے حریف مے مردافگن عشق — ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

ساقی اولاً سوالیہ ثانیاً حسرت آمیز لہجہ میں کہتا ہے۔

(ن) رقت پسندی سے

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا — کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

کاو کاو سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ — صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(س) جدت ادا سے

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں — شب فراق سے روز جزا زیاد نہیں

رات کے وقت مے پیے ساتھ رقیب کو لیے — آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں

(ع) رشک سے۔

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب — وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار — اے کاش جانتا نہ ترے رہگذر کو میں

ولہ دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے — میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

غالب تلاش یار میں سرگرداں ہیں لیکن رشک کی وجہ سے غیروں کے سامنے معشوق کا نام تک لینا نہیں چاہتے لہذا کہتے ہیں ع

اک اک سے پوچھتا ہوں کہ کدھر کو جاؤں میں

رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ

ایک شب کو میں حیوانات کے ساتھ حضرت انسان کے سلوک پر غور کر رہا تھا اور مختلف اقوال و افعال کے موازنہ میں غرق تھا کہ اسی حالت میں عالم خواب میں قوت متخیلہ نے ان تمام امور کو مجسم کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے ایک عالیشان عمارت ہے جس کی چمک دمک آفتاب کی آنکھیں مارتی ہے اور جس کی بلندی آسمانوں کو نسبت کرتی ہے اس کے صدر دروازہ پر بخط طغرا یہ الفاظ منقوش ہیں۔

بارگاہ رحم

گو رحم ہماری چشم ظاہر سے پنہاں ہے لیکن حرکت قلم اور آواز تقریر و خطابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام امور علی وجہ الکمال انجام دیئے جاتے ہیں۔ میں ششدر کھڑا تھا دیکھا کہ ایک جانب سے جانوروں کی فوج چلی آتی ہے سیکڑوں طیور اڑ رہے ہیں۔ چرند پھیلیاں

جگنو بھی انکے ساتھ ہیں بھینس بکری گھوڑا گدھا ۔ ہرن کتا شیر چوہے

چیونٹیاں ہیں یہ سب ہمراہ ہیں ۔ بندر ۔ اونٹ گائے اور بہت سے ایسے جانور

جنکے نام سے ہم واقف نہیں چلے آرہے ہیں

یا اللہ یہ کیا قصہ ہے کیا جماعت ہے کیا حشر برپا ہے یکایک دکھائی دیا ہے سرکار کو دیا ہے جو

سرکار سے یہ آوازیں آنے لگیں میں نے بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ الٰہی یہ استغاثہ

کرنے آئی ہیں ۔ قبہ نور سے ایک شخص نورانی لباس میں نکلا جنہوں نے ان سے کہا کہ

اپنا استغاثہ لکھاؤ چنانچہ یہ مضمون معرض تحریر میں آیا ۔

حیوانات مطلق بانتہائے تشدد ناکے بنام افراد حیوانات ناطق بنی آدم خلیفۃ اللہ

بر و بحر مدعیین ملکانے ربع مسکون مدعا علیہم

جرائم مختلفہ ۔ دفعات مختلفہ ۔ تعزیرات اخلاق تدارک

حسب ضابطہ احکام الصلوٰۃ

عرض یہ ہے کہ حیوانات ناطق ہم پر بہت سے مظالم ہیں جن سے ہم تنگ

آگئے ہیں ایک دو ہوں تو حضور کی سمع خراشی کریں

قتل عمد ۔ سرقہ ۔ خیانت مجرمانہ ۔ ڈکیتی ۔ مارپیٹ ۔ نقصان رسانی

حبس بیجا ۔ ازالہ حیثیت عرفی جبر و تشدد کہاں تک بیان کیا جاوے دکھڑا روئیں لہٰذا براہ عدل

دیکھو گستر اس کام تبارک فرمایا جاوے۔ العیاذ۔ حیوانات مطلق
اس پر عدالت میں ان کو پیش کیا گیا نہ تاہم تم نے تائید کی گواہی دی بغداد زادو
انوار بنی آدم کے تمام احکام جاری ہوں اور حیوانات مطلق نے تم پر الزام جرم
مظالم عاید کیا ہے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ معینہ پر آکر جواب دہی کرو
تاریخ معینہ پر اس عجیب مقدمہ کو سننے کے شوق میں میں بھی پہنچا۔ عدالت
کیا تھی میدان حشر تھا۔ ازروئے ہندو، مسلمان، عیسائی، موسائی، جینی، آریہ
پارسی، دہریے۔ فرقہ فرقہ، ملک ملک اور گروہ کے لوگ آئے تھے۔ اول اعتراف
کے قابل سے سوال ہوا کہ تم نے ایسے ایسے جرائم کا ارتکاب کیا ہے
مدعا علیہم نے عرض کی کہ اس معمے کو ہم نہیں سمجھے حضور مستغیثین کا مقصد ہمارے روبرو لائیں
چنانچہ جب الحکم مرغیوں نے کہا۔ حضور یہ لوگ ہمارے انڈے چھین لیتے ہیں
اور ہماری اولاد کو اسی میں تڑاتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں نے عرض کی کہ یہ شہد کا سرقہ
بالجبر کرتے ہیں۔ جگنو نے کہا کہ بچے اپنی تفریح طبع کے واسطے ہمیں قید کر لیتے ہیں
مچھروں نے کہا کہ ہم جنہیں ستا لیں تو خواہ مخواہ یعنی بلا غفلت سے جلا دیتے ہیں تاہم سر قتل
کے قابل رہتے ہیں۔ کھٹملوں نے کہا کہ ہم کو بدنام کر رکھا ہے یا چھیلانے کا الزام
ہم پر لگاتے ہیں۔ مکھی نے کہا مجھے مورچھل سے مارتے ہیں ملکہ [illegible]

کُتّے نے کہا کہ اگرچہ بعض میری ایک عادت قدر کرتے ہیں تاہم ہم اور ماں کبھی کبھی
میری شکار میں مشاق بناتے ہیں۔ پروانہ نے کہا خود تو میرے خانماں سوز بن کر ستایا کرتے ہیں
اور ہمیں خود ہی شمع کی جو ہے محبوب ہے ستمگر کہتے ہیں۔ الو نے کہا مجھے منحوس بتایا
کرتے ہیں کبھی منہ لو پیار کبھی ہنٹروں سے مارا۔ ہرن نے کہا کہ میری کھال کی چھالا
بناتے ہیں اور کستوری کی ہوس میں میرا کام تمام کرتے ہیں۔ اونٹ اور گھوڑے نے کہا
اور مجھ سے بیگار لیتے ہیں حق سوار ہوتے ہیں اور اپنا سامان لاد دیتے ہیں۔ گائے
بیل اور گاؤمیش نے کہا کہ ہماری آزادی چھین کے جیسے بیجا کرتے ہیں۔ ہمارے
گلے میں جوا رکھتے ہیں۔ ہمیں کولھو میں پیلتے ہیں اور بار برداری کا کام بھی لیتے ہیں
ذرا ہم ادھر ادھر ہو جائیں اور غلہ جو اپنی محنت کا ثمرہ ہے کھالیں تو بری طرح
مارتے ہیں۔ جب قدرت ہمکو اولاد دیتی ہے اور ان کی پرورش کیواسطے دودھ
دیتی ہے تو اسے بھی غصب کر لیتے ہیں حتی کہ ایک دن سے انکی درستی ہماری جان لے
لیتی ہے اور میرے بچے حق محبت اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ہماری کھال کو
پاؤں میں لتاڑتے پھرتے ہیں۔ گدھے نے کہا مجھ سے زیادہ عاجز اور سادہ لوح
ان کا کوئی خادم نہیں۔ لیکن میری محنت کا صلہ یہ ہے کہ مجھے احمق کہتے ہیں
حیدر نے عرض کیا کہ حضور دم الفساد سے فرمائیے مجھے انیا حبّ لمحہ ہوا کہتے ہیں

اور جانوروں نے طرف لئے ہوئے نجات بھی پھرتے ہیں خدا نہ کرے کہ ان الیوں کی جلابہ
الوں - چوہے نے کہا کہ اپنی رہٹ اور سم الفار ایسی چیزوں سے میری نسل کو
برباد کرتے ہیں اور طاعون کے پھیلانے کا بہتان بھی مجھ پر لگاتے ہیں اپنے
گناہوں پر نظر نہیں کرتے - چیونٹی نے کہا کہ اپنی تو قبل آہیر اور قیامت نار قندار سے
مجھے پائمال کرتے ہیں - کھٹمل نے کہا کہ اگرچہ میرا دنیا ہمسایہ ہوں تاہم مجھ سے بھی
نہیں چوکتے - تمازت آفتاب - آب جمیم اور آتش سوزان سے
میری تعذیب کرتے ہیں - چرکلوں نے کہا کہ ہمارا گوالا کہ یا یہ للاحت ...
ہو کہ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں - اسی طرح سے اور بہت سے جانوروں نے اپنی
اپنی بپتا سنائی - عبدالحق نے مدعا علیہم سے جواب طلب کیا بہت سے اہل لوگ
حمشنہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن البتہ بعض بعض مقتدر افراد جواب کے لئے لب بستہ
حضور والا جانوروں کے بیانات حرف بحرف ٹھیک ہوتے ہیں انہیں
بعض امور تو حضور والا صاحب العلم ہیں جن کے ہمارے بعض بھائی ... رنگ ہیں
اور بعض بعض غلط فہمیوں اور افترا پردازیاں ہیں - بہرحال تو یہ عقدہ کھل گیا

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
چون بار ہمی برد عزیز است
گاوان و خران بار بردار
بہ ز آدمیان مردم آزار

جرائم تشدد۔ ازالہ حیثیت عرفی، حبس بیجا، نقصان رسانی، مار پیٹ، ڈکیتی سے
ہم یقیناً بیزار ہیں۔ البتہ خیانت مجرمانہ، سرقہ، اور قتل عمد کا الزام ہم پر نہایت
بے محل ہے۔ اول الذکر تینوں جرائم ہم پر عائد نہیں ہوتے۔ بالخصوص اس لئے کہ خالق
کائنات نے جملہ موجودات کو ہمارے لئے اور ہمیں اپنی محبت و معرفت کیلئے
پیدا کیا ہے۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند — تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار — شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری
رہا قتل کا سوال۔ جواب یہ ہے کہ قدرت نے ہمیں جو شرف عطا فرمایا اور قوت
عقلیہ کی بنا پر ہمیں یہ استحقاق دیا کہ اپنے فائدے کے لئے بعض حیوانات
کو حسب منشا ہیولانی ماکول اللحم قرار دیں۔ چنانچہ ہمارے دانشوروں نے بحث میں یہ نکتہ بھی
نکالا کہ ان حیوانات میں سے بعض بعض کو ہمیں کھانے کیا قدرت کا
منشا نہیں ہے کہ ان کا گوشت کھایا جاوے چونکہ نباتات خور بھی ہیں۔ اس لئے
انھوں نے بھی ہماری دشمنی میں حیوانات کا ساتھ دیا۔ اور ہم پر تائید گواہی
در اصل ساقط ہے، معتبر نہیں۔ اگرچہ منوجی نے یہی فرمایا کہ ساگ پات میں بھی
ہماری طرح جان ہے۔ اور انھیں بھی ہماری طرح دکھ سکھ ہوتا ہے۔ لیکن قدرت کا یہ
منشا نے ان کو ہماری خاطر جاں نہ رکھا ہے۔ اگرچہ ہمارے مانند پانی پیتے ہیں نہ اور

جلد جراثیم جو پانی میں ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ اور ہماری تنفس کی راہ سے سیکڑوں جراثیم
داخل بدن ہو جاتے ہیں تاہم قدرت بوجہ عنایت محبت ہمیں یہ سب اختیارات
دے رکھتی ہیں۔ بادی النظر میں نقصان ہے حیوانات و نباتات کا لیکن فی الحقیقت
فائدہ ہے۔ ان کا بھی کیونکہ انھیں بطریق اکل
شے اشرف کا جزو بدن بنا کر مرتبہ نزول سے مرتبہ عروج کو پہونچایا جاتا ہے
اور فرض کیلئے ہم لوگ انھیں استعمال میں نہ لائیں تو کیا ہو وہ وبا۔ وہ سمجھئے
وہ قحط الرجال۔ وہ قحط الماء اور وہ قحط الطعام ہو کہ خدا کی اور بندے
ہاں اگر قدرت یہ اختیارات ہمکو عطا فرما کر ظالم ٹھہراتی ہے تو ہم عرض کرتے ہیں
کہ تمام سباع اور اشیاء سمیہ کے پیدا کرنے سے بھی یہ الزام اسی پر عائد ہوتا
ہے اور جب یہ علی سبیل الترقی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فنا و ہلاک
کل بہ سبب موت طبعی بھی ایک ظلم ہے۔ ثانیاً یہ حیوانات
بھی جب قابو چلتا ہے ہم سے نہیں چوکتے وید ان البطن ہمارے جسموں میں
بیٹھ کر جراثیم امراض ہمارے خون میں سرایت کر کے ہمیں ہلاک کرتے ہیں
بعض کیڑے ہماری کتابوں کو۔ بعض ہمارے کپڑوں کو بعض ہمارے مکانوں
کو برباد کرتے ہیں۔ بعض طیور ہماری فصلوں کو اجاڑتے ہیں۔ ہماری کھیتوں پر

چھپا پا مارتے ہیں تاہم ہم ان پر کوئی نالش نہیں کرتے۔ تو کیا اب بارگاہ
رحم میں ہر وقت انصاف ان کا استغاثہ ہم پر نامناسب نہیں کیا
اس سے صراحتاً ہماری حیثیت عرفی کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ہماری شان
انسانیت کو بٹہ نہیں لگتا۔

یہ تقریریں ہوا کیں۔ حتی کہ حکم ہوا کہ اچھا فلاں تاریخ حکم سنانے کیلئے مقرر کی جاتی ہے
حکم سنانے کی آواز میں اسقدر گھبرایا کہ خواب سے چونک پڑا۔ اب دیکھتا ہوں
کہ نہ وہ عدالت ہے نہ عمارت نہ حجرے وقدم نہ بحث ومباحثہ وہی میں اور
میری وہی گھوڑی اندھیری رات اور بیکسی۔

کسی شے کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانا اسی وقت ممکن ہے جب اسکے حسن وقبح سے
آگاہی ہو۔ چنانچہ پرتال اور آزمائش حاصل ہوتی ہے۔ سونے چاندی اور موتی اور جواہرات
کا کیا ذکر ہے انسان دمڑی کی ہنڈیا بھی لیتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر آزما لیتا ہے۔
تجربہ کار اور ماہران فن نے اشیائے مختلف کی جانچ کیلئے مختلف طریقے مقرر
کئے ہیں۔ بعض چیزیں اپنی ظاہری صورت یا خوشبو یا ذائقہ یا بعض
حواس خمسہ ہی سے پہچان لی جاتی ہیں۔ بعض کانٹے پر تول کر پرکھی جاتی ہیں۔ بعض
آگ میں تپا کر یا کسی کیمیائی طریقے سے تیزاب وغیرہ میں ڈال کر بعض تحقیق کسی

اکثر ایسی صورت پیدا ہوئی جن میں اسی طرح استعداد ذہنی اور قوائے عقلیہ جانچ لینے ان کی تقریر
و تحریر سے ہوتی ہے جو تعلیمی دنیا میں امتحان کے نام سے مشہور ہے۔

ہر درسگاہ میں ماہوار، ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج ہے۔ یہ امتحانات معلم و متعلم دونوں
کیلئے مفید ہیں۔ معلم کو طلباء کی دماغی نشوونما اور ضروریات کا اندازہ ہوتا رہتا ہے اور اسی کے
مطابق وہ اپنی ہدایت اور درس و تدریس میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ طلبہ اپنی خامیوں
اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسی طرح انکے رفع کرنے میں مناسب کوشش کر سکتے ہیں۔ انکے
علاوہ ایک امتحان اختتام سال پر ہوتا ہے جو ایک عام ہے۔ مدارس کی ہر جماعت کیلئے
سررشتہ تعلیم نے دماغی استعداد کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے۔ سالانہ امتحان کا مقصود
اسی امر کا اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ طلباء کے قوائے دماغ معیار مقررہ پر پہونچ گئے یا نہیں۔
جو طالب علم اس معیار پر پورے اترتے ہیں انھیں اوپر کی جماعت میں ترقی دیجاتی ہے
تاکہ وہ تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھا سکیں جن میں کمی پائی جاتی ہے وہ اسی جماعت
میں رکھے جاتے ہیں تاکہ از سر نو کوشش کریں اور مقررہ استعداد بہم پہونچانے کے بعد
آگے بڑھیں یہی غرض بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات سے بھی ہوتی ہے۔

اکثر طلباء امتحان کے متعلق ایک غلط فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں جو جسقدر جلد رفع ہوجائے
اچھا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انکی جملہ تعلیمی مساعی کی غرض و غایت ایک جماعت سے دوسری درجہ میں

ترقی پانا یا یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنا ہے لہذا انکی نگاہ میں ما سوائے اور سالانہ امتحانات
کے کوئی وقعت اور اہمیت نہیں۔ امتحانات کے موقعہ پر وہ ہر طرح کی غفلت اور
لاپرواہی برتتے ہیں۔ اور تمام کوشش سالانہ امتحان کے وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں
سالانہ امتحان کا زمانہ لازمی طور پر انکی سخت جد و جہد اور سر گرمی کا زمانہ ہوتا ہے
طلبا جو تمام سال خواب غفلت میں پڑے رہے ہیں اور جنہوں نے کتاب الٹ کر بھی
نہیں دیکھی اس وقت چونک پڑتے ہیں رات دن مطالعہ کتب کا مشغلہ رہتا ہے نہ کھانے کا
ہوش رہتا ہے نہ کسی سے بات چیت کرنے کا۔ بس وہ ہیں اور کتابیں۔ کبھی چار بجے
شام سے بیٹھے تو رات کے دو بجا دیے۔ کبھی بارہ بجے سے بیٹھے تو صبح کر دی۔ بعض تو رات
رات بھر خبر لیتے ہیں۔ اس ادھا دھند دماغی محنت کا نتیجہ تندرستی کے لئے اچھا
نہیں ہو سکتا۔ کمزور بیمار پڑ جاتے ہیں جنکے قوائے مضبوط ہیں وہ خستہ و پریشان
نظر آتے ہیں اور ایسے وقت میں جبکہ تر و تازگی کی سب سے زیادہ اور تندرستی کی بہت
زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دماغ پراگندہ قوائے مضمحل جسم کمزور اور طبیعت
افسردہ رہتی ہے۔
طلباء کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح اعضائے جسمانی تدریجاً نشو و نما پاتے اور
طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح قوائے دماغی بھی رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ اگر

کوئی شخص سال کے گیارہ مہینے کاہلی اور بیکاری میں بسر کرے اور ایک مہینہ دن رات ورزش میں مصروف رہے تو کیا اس کا لازمی نتیجہ بیماری اور اعضاء کی کمزوری نہ ہوگا؟ پھر ہم کیونکر امید کر سکتے ہیں کہ نو مہینے عقلت میں بسر کرنے اور دماغ کو خالی رکھنے کے بعد ایک ماہ شب و روز دماغی ورزش کر کے استعداد معینہ حاصل کر لیں گے؟ کیا قوی دماغی بجائے قوی ہونے کے اس طریقے سے زیادہ کمزور نہ ہو جائیں گے؟ ایک انگریزی ضرب المثل ہے کہ "اگر روپیہ اور اشرفیاں بچانی ہیں تو اپنے پیسوں سے ہوشیار رہو"

تعلیمی معاملات میں بھی یہی صورت صادق آتی ہے اگر سالانہ امتحان میں کامیابی کی آرزو اور ضرور ہونی چاہئیے تو نہ صرف ماہوار اور ششماہی امتحان کی فکر ضروری ہے بلکہ ہر روز ہر گھنٹہ میں ایک امتحان ہوتا ہے اگر ان امتحانات میں وہ کامیاب ہوتا ہے تو ماہوار اور سالانہ امتحانات کے لیئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ان میں کامیابی یقینی ہے۔

افسوس کہ بالعموم غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ آج کل کے زمانہ میں بعض طلباء جائز سعی کی بجائے ناجائز طریقے حصول کامیابی کے لیئے اختیار کرتے ہیں پرچہ سوالات پہلے بہم پہنچانے کی فکر میں دنیا بھر کی خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اپنے والدین کی گاڑھی کمائی اور اس سے زیادہ قیمتی چیز اپنا ایمان دھرم دا…

وقت برباد کرتے ہیں بعض امتحانوں کی پیروی کرتے ہیں اور ضروری سوالات
کے لئے محنت و خوشامد کرتے ہیں اگر اڑتی پڑتی کوئی خبر سن لو تو
انکے جوابات کتابوں سے لکھوا کر حفظ کرتے ہیں بعض امتحانی
کمروں میں خلاف دیانت جوابی عمل کا استعمال کرنے پر آمادہ ہوتے
ہیں جسکا لازمی نتیجہ عادات و اخلاق کا خراب ہونا اور عمر عزیز کا
برباد ہونا ہے اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے لئے اکثر طلباء
ممتحن صاحب کے پاس دوڑ دوڑ کر پہنچتے ہیں اور انکے کام میں
مزاحم ہوتے ہیں اگر ان کو حسب منشاء نمبر نہ ملے تو بے ایمانی
بخل ظلم اور سنگدلی سے تعبیر کرتے ہیں الٹے انہیں صاحب پر
الزام ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور سفارش بہم پہونچاتے ہیں غرض
ہر طرح کی درگت دوانیاں کرتے اور پریشان ہوتے ہیں انھیں معلوم
ہونا چاہیئے کہ امتحان قوائے عقلیہ اور اوصاف ذہنی کی نشو و نما کا
جانچ ہے جو روزانہ مطالعہ دماغی ورزش کا نتیجہ ہے دو چار سوالات کے
جوابات حفظ کر لینے سے نہ دماغ ترقی کر سکتا ہے نہ امتحان کی
کسوٹی پر پورا اتر سکتا ہے اگر انہیں ذرائع سے انھیں مدارج اعلیٰ

میں ترقی حاصل بھی کی گئی تو اسکا نتیجہ انحطاط ہی کے لئے مضرت رساں ہے کسی
کمزور شخص کے جسم پر دس من کا بوجھ لاد دیا جائے تو وہ اسکے نیچے دب کر رہ جائیگا
اور جنبش تک نہ کر سکیگا اسی طرح جو کتابیں اور مضامین دماغی استعداد سے
بالاتر ہیں انکے مطالعے پر دماغ کو پابند کرنا ایسا ہے جیسے پیتل پر ملمع کر دیں سونے
کی جگہ اگر چلا بھی دیا تو تاہم جس وقت تاؤ دیا جائے گا قلعی کھل جائیگی
بہتر یہی ہے کہ بجائے دماغ کو کمزور کرنے کے اسکی تقویت کی طرف
توجہ کی جائے اور استعداد کو مد نظر رکھنے کی کوشش کی جائے اکثر ماہرین
تعلیم موجودہ طریق امتحان کے مخالف ہیں ان کی رائے ہے کہ اکثر یہ
امتحانات بجائے تعلیم میں ممد و معاون ہونے کے قطعی مضر رساں
ہیں جب تک حصول ڈگری کا دار و مدار امتحانات میں کامیابی پر ہے
اسوقت تک لازمی طور پر معلم و متعلم دونوں ہی سے یہی کام کرا امتحانات
ہی رہیگا بجائے تعلیم کے قوائے دماغی کی نشو و نما خاص میں امتحانات سے
ہیں اور لڑکے وہی حصے توجہ سے پڑھیں جائینگے جو امتحانات میں پوچھے
جانیکے قابل ہیں جب تک ان امتحانات کا سلسلہ جاری رہیگا لڑکوں کی
حالت یہ رہیگی متوسط طلباء نظر تا ایام امتحان میں سخت محنت کرینگے جسکا نتیجہ

حیات اور دماغی کمزوری بھی لہذا تعلیم کا اعلیٰ غرض مفقود ہو گی ۔
علاوہ کہ بہت سے ان امتحانات سے استعداد و ذہن کا صحیح اندازہ ہونا محال
ہے اس لئے کامیابی اور ناکامیابی کا دارومدار محض اتفاق پر ہو جاتا ہے
ہوتا ہے کہ جو باتیں شب بیٹھ پڑھ گئیں وہ صحیح امتحان میں پوچھی گئیں
ایسی حالت میں ناقابل بھی کامیاب ہو جاتے ہیں ۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام
پڑھتے رہے مگر جو باتیں امتحان میں پوچھی گئیں وہ نگاہ سے نہ گذری تھیں
لہذا وہ طالب علم جنہیں کامیاب ہونا چاہئے تھا ناکام رہتے ہیں
مزید اس کے ممتحن دریافت کریں کہ معیار الگ الگ ہے جس کے تو
توازن نمبر دینے میں مختلف ممتحن ایک ہی جواب پر مختلف نمبر دیتے
خود ایک شخص مختلف اوقات میں ایک ہی جواب پر مختلف جواب
دیکھا گیا کہ ممتحن ذرا سی غلطی پر نمبر کاٹ لیتے ہیں اکثر اوقات سی بات
پر خوش ہو کر زیادہ نمبر دے دیتے ہیں کہیں دو چار نمبر کی کمی بیشی کچھ معنی
نہیں رکھتی اکثر ذہین اور قابل افراد امتحان کے وقت گھبرا جاتے ہیں یا کسی
دوسری وجہ سے ان کا دماغ حاضر نہیں رہتا اور وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے
جس کا نتیجہ ناکامیابی ہی ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ امتحان کا ذکر جان لینے کو لکھ

استعداد اور قابلیت نہیں رکھتے جو اس ڈگری سے مقصود ہو سکتی ہے
اسی طرح اکثر ناکامیاب طلباء ہر طرح ڈگری پانے کے اہل ہوتے ہیں کیا یہ
تعلیمی نقطۂ نظر سے زیادہ مفید نہ ہوگا کہ سال کا ایک قیمتی حصہ بجائے ان
لاحاصل امتحانات میں ضائع ہونے کے درس و تدریس میں صرف کیا جائے
اس میں شک نہیں کہ یہ اعتراضات قابل غور ہیں اور کسی حد تک صحیح بھی تسلیم
کئے جا سکتے ہیں معترضین کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ کسی طرز عمل پر
نکتہ چینی کرنا آسان ہے اور اس سے بہتر تجویز کرنا دشوار حتی الامکان
کوشش یہی کی جاتی ہے کہ لیاقت و استعداد کا صحیح اندازہ کیا جائے مگر
جب تک انسان انسان ہی ہے اور ممتحن انسانی دماغ رکھتا ہے اس وقت
تک غلطی اور فروگذاشت کا ہونا صرف قرین قیاس ہی نہیں بلکہ ضروری
ہے جوہری کتنا ہی ہوشیار ہو دھوکا کھا جاتا ہے اور کھرے سکوں کے
ساتھ کھوٹے بھی چل ہی جاتے ہیں ہاں اگر ماہرین سائنس کوئی ایسا
آلہ ایجاد کر دیں جو ذہنی قابلیت اور ناقابلیت کی صحت کے
ساتھ بتا دے جیسے آلہ مقیاس الحرارت گرمی اور سردی بتا دیتا ہے
تو شاید غلطیوں کا امکان باقی نہ رہے ۔

بہرحال تکلیف سو اچھی طرح پالا رکھنا چاہئے اگر ان امتحانات میں
اتفاق کا اتنا ہی امکان ہے جتنا لاٹری کے ایک لاکھ ٹکٹوں میں
اپنے ٹکٹ کا برآمد ہونے کا اتنا لہذا اتفاق کے خیال کو قطعی نظر انداز
کر کے اپنی کوشش میں مصروف ہوں کہ دنیا دارالاسباب ہے
اچھے نتیجہ کے لئے اچھے اسباب پیدا کرنا لازم ہے چنانچہ محنت
لائیگا یقین کر لو کہ اگر اچھی طرح سے باقاعدہ کوشش کی ہے تو یقیناً
کامیاب ہوگی اگر نصیب دشمنان کے باوجود محنت و مشقت ناکامی کا
سامنا ہو تو یہی سمجھنا کہ کوئی خامی رہ گئی اور بجائے دل شکستہ ہونے کے
صبر و استقلال کو کام میں لائیے اور کف افسوس ملنے کے بدلے کمر ہمت
باندھیں اور میدان سعی میں پھر قدم زن ہوں سے

کام ہمت سے جوانمرد اگر لیتا ہے   سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

اگر وہ امتحانات میں ہمت ہار گئے تو اس بڑے امتحان میں کیا کریں گے جو انہیں
دنیا میں قدم رکھنے کے بعد پیش آنے والا ہے جس کے یہ امتحانات
محض پیش خیمہ ہیں۔ یہ دنیا دارالامتحان ہے ہر شخص جو اس میں داخل ہوتا ہے
کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور ہر شخص کو پرکھتا ہے

ہمارے دوست و دشمن یار و اغیار نیک و بد ہم نفس اعزا و اقربا اہل و عیال
افسر و ماتحت آقا و خادم سب ہمارے چھوٹے بڑے اپنے بیگانے اہل وطن اہل عالم سب موقع
موقع سے ہمارا امتحان لیتے ہیں مدارس کے امتحانات میں صرف
چند باتوں کا امتحان لیا جاتا ہے مگر زندگی کے امتحان میں کہیں زیادہ
دشوار مضامین ہوتے ہیں شکل و شمائل صحت و تندرستی حرکات
و سکنات رفتار و گفتار آداب و اخلاق عادات و خصائل عقل
و شعور صفات ذہنی و اوصاف قلبی محبت و مروت اتفاق و اتحاد
ہمدردی و حب وطن ایثار نفسی و خدمت خلق صبر و استقلال
عزم و ہمت محنت و مشقت دیانت داری و راست بازی حق
شناسی انصاف پسندی غرض ہر چیز پرکھی جاتی ہے اور جو
لوگ مدارج زندگی میں آگے بڑھتے جاتے ہیں جن کا امتحان
بہتر ہوتا رہتا ہے ہماری کامیابی و ناکامیابی ترقی و تنزلی عزت
و ذلت تمول و افلاس نیک نامی و بدنامی شہرت و گمنامی جاہ و اقتدار
منصب و اختیار ہم نشینی و عزلت آسانی و مشکلات اطمینان و
پریشانی خوشی و رنج و راحت سب کا انحصار اسی امتحان پر ہے

اور حقیقت تو یوں ہے کہ ہماری حیات و موت اور یہ سفرِ زندگی خود ایک امتحان ہے جس پر ابدی راحت اور جاودانی خوشی کا انحصار ہے۔ خدا ہمیں اس قابل کر دے کہ ہم حضرت غالب کی ہم آہنگ ہو کر یہ کہہ سکیں کہ ؎

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلّی نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی

1931

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

منکہ محمد یونس ولد محمد یٰسین ساکن ہتگام شہر فتحپور کا ہوں ۔
جو کہ مبلغ سو روپیہ یا نصف جسکے مبلغ ایکصد روپیہ ہوتے ہیں لالہ رگھوبیر شاہ
ولد کاشی پرشاد قوم اگروال ویش ساکن بنارس سے بشرح سود آٹھ آنہ فیصدی قرض لیکر
اپنے تصرف میں لایا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مبلغ مذکور معہ سود بشرح صدر
عرصہ ایک سال میں ادا کر دونگا اور جو روپیہ بدفعات ادا کرونگا اوسکو تمسک
ہذا کی پشت پر لکھاتا رہونگا یا بر وقت رسید لکھا کر دونگا اگر سوا مذکور کے کل روپیہ
معہ سود ادا نہ کروں تو صاحب مذکور کو اختیار ہے کہ اپنا زر یافتنی بذریعہ نالش عدالت
مجھ سے و نیز میری جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے وصول کر لیں مجھکو کچھ عذر
نہ ہوگا اسلئے یہ چند کلمات بطور تمسک سادہ کے لکھدئے کہ سند رہے اور وقت
ضرورت کام آوے فقط المرقوم یکم فروری سنہ ۱۹۱۹ء بقلم رحیم

1934

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

چاندنی رات میں تاج محل کو ذرا فاصلے سے دیکھو تو ایک نغمہ کا قبہ
معلوم ہوتا ہے پتھر میں باریک باریک جالیاں کاٹی ہیں رنگین پتھروں
کے پھول پتیاں تراش کر سنگ مرمر کی دیواروں میں پیوست کر دیے ہیں
کیسے خوش نما بیل بوٹے بنائے ہیں۔ کوئی سیدھی جالی جا رہی ہے کوئی بل کھاتی
ہوئی جاتی ہے۔ ان بیلوں میں جو پھول کھلے کلیاں لگائی ہیں کوئی نیم بند
کوئی ادھ کھلی کوئی کھلا کھلایا پھول ہے ایک ایک پھول کھلے
ایک ایک کلی میں بھی نہ معلوم کتنے جوڑ ہیں ان کے نازک رگیں اور
باریک باریک دھاریاں تک صاف دکھائی گئی ہیں ان سنگ تراشوں کے
ہاتھوں میں کس غضب کی صفائی تھی اللہ رے [illegible] حسابوں پتھر تھا
موم ہو گیا جیسا چاہا تراش لیا۔

1930

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی زمانے میں یہاں بڑی سلطنت بڑی تجارت تھی بڑے بڑے مہاجن اور بڑے بڑے فراخ حوصلہ
لوگ تھے روپیہ کو ٹھیکری سمجھتے تھے۔ دریائے گنگ کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔
دریا کے گھاٹ نہایت شاندار ہیں خاصکر پختہ گھاٹ تو ایسے ہی نظر
ہیں۔ سیڑھیاں چوڑی چکلی اور مضبوط۔ در سنگین اور نہایت وسیع
جن پر طرح طرح کے نقش و نگار ہیں۔ کناروں پر پتھروں میں جالیاں ایسی تراشی گئی ہیں
اور شاید و باید دالان ایسے وسیع اور سایہ دار کہیں ہیں۔ ہزاروں آدمی انھیں میں بیٹھ کے دریا
کی سیر کرتے ہیں۔ گل فروشوں اور تنبولیوں کی بہت دکانیں نہایت سے آراستہ اور پیراستہ نظر
آتی ہیں۔

1929

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی ملک کی خوشحالی اور فارغ البالی کا مدار اس امر پر نہیں ہے کہ اس کی آمدنی وافر ہو یا اس کے قلعے مضبوط ہوں یا اُس کی عمارات نہایت شاندار ہوں بلکہ اس کا دارومدار محض اس بات پر ہے کہ اس ملک میں اعلیٰ پایہ کے تربیت یافتہ لوگ صاحب الرائے اہل دماغ کتنے ہیں کتنے لوگ ایسے ہیں جو تعلیم روشن خیالی اور کیریکٹر میں بھروسہ کیا جا سکے محض انہیں باتوں پر اس ملک کی حقیقی بہبود کا مدار ہے - یہی اس کی اصلی قوت - یہی اس کی واقعی طاقت ہے -

1933

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

شب تاریک میں جب کہ گنبد گردوں کے گرد و غبار سے صاف ہو ستاروں کا مشاہدہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے ہم ایک
ان کے خوبصورت نظارے کو دیکھتے ہیں جو خاموشی اور خوشنمائی سے چمکتے ہیں ہم ان کے نظارے سے کچھ نہیں سیکھتے ان تماشوں کے
طرح طرح کے خیالات ہمارے دل میں پیدا کرتے ہیں سرسری طور پر دیکھنے سے ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کس چیز سے بنے ہیں کتنے
بڑے ہیں ان کے تعلقات اور ان کا فاصلہ کس قدر ہے زمانہ قدیم میں دوربین کے ایجاد سے پہلے ان کی اصل نسبت لوگوں کے
عجیب خیالات تھے یعنی لوگ اپنے زعم میں ان کو ذریعہ خیال کرتے تھے جب دوربین شیشہ کے آلات ایجاد
ہوئے تو بہت سے دلاویز حقائق ان کی بابت دریافت ہوئے جن سے اگلے وقتوں کے لوگ محض ناواقف تھے۔



927

HIGH SCH EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— **10**

ہر جاندار علوم و رہنمائے طریق [illegible] لوہ کندا آتش تسلیم

و تمنائے قدسیوں کی ملتمس [illegible] حیوان ناطق یعنی لفظ سے انسان مراد ہے

جسکو خداوند عالم نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسکو عقل و

علم کا جوہر عطا فرمایا ہے اور جو انسان کہ اس سے تمام نباتات و جمادات کی اثر

و تاثیرات و قدر و منزلت و نفع و نقصان سے ماہر و واقف ہو کر انکو ہر قسم کے کام میں

جو انکی زندگی وغیرہ کے کارآمد ہوں استعمال میں لاتا ہے اور حیوانات مطلق کو

جو کسی علم کے قابل ہوں اپنے قابو و تابع میں رکھکر انسے اکثر قسم کی خدمت

لیتا ہے حیوانات میں گھوڑے بیل و ہاتھی اونٹ ہیں سب سے بڑا ذی شیر طاقت

میں سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن انسان عقل کے زور سے انکو بھی قابو میں لا کر

اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور انسانوں میں سے ایک کو بادشاہ

و فرمانروا ہم سب کا بناتا ہے اور اس طرح سے کل جہان سے

امن و امان رہتا ہے   ہر لفظ نیا تر لکھیے سر الکھیے